قوموں کے عروج وزوال میں درہم ودینار کا کردار

تالیف

شیخ امداد الحق حنفی شیووی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ ... کراچی

الناشر

اسلامی کتب خانہ

عبدالرحمٰن پلازہ صوابی 0344-9212922

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیا میں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف

Play Store اور Website سے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Store سے " مکتبۃ الاشاعت " انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاؤن لوڈ کریں

نیز اپنی کتاب کو Website / Play Store پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

نیز ماہنامہ التوحید والسنۃ پلے سٹور اور ویب سائٹ دونوں پر دستیاب ہے۔

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Store اور website پر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تا کہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت " کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ **maktabatulishaat.com** (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب: قوموں کی عروج وزوال میں درہم ودینار کا کردار

مصنف: شیخ امداد الحق حنفی شیوویؒ حفظہ اللہ تعالیٰ

کمپوزنگ: عبدالواحد

ترتیب وتزئین: مفتی اکمل محمد سعید اُدینوی

طبع اول: صفر 1434ھ = جنوری 2013ء

تعداد: 1100

ناشر: دارالعلوم تعلیم القرآن یار حسین (صوابی)

نوٹ: انسانی بساط کی حد تک کوشش کی گئی ہے کہ عبارات، آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہے، مگر پھر بھی بتقاضائے بشریت کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع کریں۔ انشاء اللہ الرحمٰن آئندہ ایڈیشن میں آپ کے شکریے کے ساتھ اُس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ:

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ [سورۃ التوبۃ ۹:۳۴]

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ:

فو اللہ لا الفقر أخشی علیکم و لکن أخشی علیکم أن تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوها کما تنافسوها و تهلککم کما اهلکتهم۔ [صحیح بخاری حدیث: ۳۱۵۸ ترقیم فتح الباری]

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	انتساب	۷
۲	تقریظ شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری سلمہ اللہ تعالیٰ	۸
۳	تقریظ مولانا مفتی سراج الدین سلمہ اللہ تعالیٰ	۹
۴	ابتدائی گزارشات	۱۰
۵	سکہ کے دو رُخ	۱۲
۶	تاریخ کے انمٹ نقوش	۱۲
۷	سیاست کے بونوں کا کردار	۱۲
۸	عنوان تحقیق اور عالم دین	۱۳
۹	دنیاوی محبت کے وائرس	۱۳
۱۰	تاریخ کا کارنامہ	۱۴
۱۱	طاعات کے لئے مال حلال کی اہمیت	۱۶
۱۲	فسادات کا منبع ناجائز طمع	۱۸
۱۳	دنیا کی انتہائی وسعت ومنافست تباہ کن ہے	۲۰
۱۴	درہم ودینار کے چتر	۲۰
۱۵	درہم ودینار کے بندوں کے لئے نبی ﷺ کی بددعا	۲۱
۱۶	کیا بعض جہاد اور نئی تنظیمیں بنانا کاروبار ہے؟	۲۲
۱۷	مرغینانی کا فتویٰ	۲۳
۱۸	غیر مقلد احسان الٰہی کا انکشاف	۲۳
۱۹	دنیا پرست علماء کے علامات اور شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ	۲۴
۲۰	ڈاکٹر شمس الدین سلفی کا انکشاف	۲۵
۲۱	ابوداؤد کی ایک روایت	۲۵
۲۲	مولوی عبد العزیز نورستانی کا انکشاف	۲۶
۲۳	فرنگی ٹولہ کہنے کی وجہ	۲۶
۲۴	مولانا مسعود عالم ندوی غیر مقلد کا انکشاف	۲۷

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

۲۵	امام زہریؒ اور دراہم	۲۸
۲۶	جناب عبدالرحیم مسلم دوست غیر مقلد کی گواہی	۲۹
۲۷	علی رضی اللہ عنہ کا دنیا کو خطاب	۲۹
۲۸	آپ ﷺ کا مال کی تقسیم	۲۹
۲۹	خوارج کا فتنہ دنیا پرستی کا نتیجہ ہے	۳۰
۳۰	اعتزال کے فتنے کا پھیلاؤ اور حکومت کی سرپرستی	۳۰
۳۱	فتنۂ سرسید کی بنیادِ شکم	۳۱
۳۲	سرسید کے قابل اعتماد کی خیانت	۳۱
۳۳	غیر مقلد محمد احسن مصباح الادلہ کا انجام	۳۱
۳۴	مودودی صاحب کے ورثہ کا مال پر جھگڑا	۳۲
۳۵	غلام احمد قادیانی کا مال و دولت سے کھیلنے کی وجہ	۳۲
۳۶	دورنگی کی وجہ	۳۳
۳۷	دورنگی ٹولے کے سرغنے عبداللہ بن اُبی کی منافقت کیوں؟	۳۳
۳۸	لوگ قادیانی اور عیسائی کیوں بنتے ہیں؟	۳۴
۳۹	مرزا مرتضیٰ قادیانی اور انگریز کا شاباش!	۳۴
۴۰	باطل پرستوں کا دلفریب پیشکش	۳۵
۴۱	عورت کا جھانسہ	۳۶
۴۲	علامہ شامی کا حوالہ	۳۶
۴۳	شیخ عبدالسلام مدظلہ کا بے لاگ تبصرہ	۳۷
۴۴	بیوی کے لئے اہل السنۃ کے مسلک کو اللہ حافظ	۳۸
۴۵	مدرسہ کے نام تعاون اور چندہ	۳۸
۴۶	تمباکو کے کاروبار کی حرمت یا اباحت؟	۳۹
۴۷	علماء دیوبند کا تمباکو کے متعلق فتویٰ	۳۹
۴۸	مولانا عبدالحیؒ کا فتویٰ	۳۹
۴۹	پیسہ، مسجد یا مدرسہ کے تعاون سے سلفیت کی ترویج	۴۰

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

۵۰	چندہ کے متعلق مفتی شفیعؒ کا ایک فتویٰ	۴۱
۵۱	عبداللہ بن مبارکؒ اور مذمت دنیا	۴۱
۵۲	شہر بن حوشب بعض کے ہاں مجروح کیوں؟	۴۲
۵۳	حق ماننے میں رکاوٹ مال ودولت اور اکرام	۴۳
۵۴	پرویز مشرف کا سب سے پہلے پاکستان	۴۳
۵۵	سرورکائنات ﷺ پر جادو کیوں؟	۴۴
۵۶	الکمل التاریخ کا حوالہ	۴۴
۵۷	سرچارج منتھم کی ڈائری	۴۵
۵۸	دو درہم کے لئے ردوکد	۴۵
۵۹	میلاد اور نعت خوانی کا نذرانہ	۴۶
۶۰	ابن دحیہ اور ہزار دینار	۴۶
۶۱	یحییٰ بن معین کی حق پرستی	۴۷
۶۲	دراہم کی وجہ سے فتویٰ کی تبدیلی	۴۷
۶۳	روپیہ نے ابوطالب کو مومن بنایا	۴۸
۶۴	دوستی، دشمنی اور بغض وحسد کیوں؟	۴۹
۶۵	کتوں کی محبت اور دشمنی کیوں؟	۴۹
۶۶	فراء کا دوٹوک جواب	۵۰
۶۷	جمعیت علماء پاکستان اور خرد برد	۵۱
۶۸	ایک عارف کا بادشاہ کو دانشمندانہ جواب	۵۱
۶۹	عامر بن طفیل اور کھجور کا مطالبہ	۵۱
۷۰	صلح کرتے وقت کھجور کا شرط	۵۲
۷۱	رشوتی اسلام	۵۳
۷۲	لالچ کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو بدنام کرنا	۵۳
۷۳	ناقۂ صالح کے قتل میں عورت کا فتنہ	۵۳
۷۴	بلغم بن باعوراء کا حشر	۵۳

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

۷۵	برادران یوسف (علیہ السلام) اور دراہم معدودۃ	۵۵
۷۶	میر جعفر انگریز ایک وفادار ٹٹو	۵۵
۷۷	مسلکی استقامت اور دنیوی مفادات کا ٹکرانا	۵۷
۷۸	شاہی مسجد کی امامت کو لات مارنا	۵۷
۷۹	نعیم بن مسعود اور دس اونٹ کا لالچ	۵۸
۸۰	عمر بن عبدالعزیزؒ کو زہر دینے کا سبب	۵۹
۸۱	تین سو دراہم کے لالچ میں امام زین العابدینؒ کی گرفتاری	۶۰
۸۲	عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف جاسوسی اور تیس دراہم	۶۱
۸۳	دنیوی چمک دمک اور اسلاف کا طرز عمل	۶۲
۸۴	عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۶۲
۸۵	عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۶۲
۸۶	خاتم الانبیاء کا کعب رضی اللہ عنہ سے روٹھ جانا	۶۳
۸۷	مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا رستم کو دلیرانہ جواب	۶۳
۸۸	ابو حازم تابعیؒ اور سو دینار	۶۳
۸۹	طاؤس یمنی تابعیؒ اور پانچ سو دینار	۶۵
۹۰	امام احمدؒ کے شاگرد اور دس ہزار دراہم	۶۷
۹۱	فضیل بن عیاضؒ اور ہزار دینار	۶۷
۹۲	محمد بن رافع محدث اور پانچ ہزار دراہم	۶۹
۹۳	محمود غزنویؒ بت فروش یا بت شکن؟	۶۹
۹۴	مولانا قاسم نانوتویؒ اور روپوں کی تھیلی جوتوں میں	۷۱
۹۵	شاہ عبدالغنیؒ اور تین سو روپے	۷۲
۹۶	سید احمد شہیدؒ کو نو لاکھ کی پیشکش	۷۲
۹۷	تذبذب اور دنیوی منافع	۷۳
۹۸	مہاراجہ کا نو لاکھ روپے کا آفر	۷۳
۹۹	شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنج پیری رحمہ اللہ تعالیٰ اور سکندرانہ جلال	۷۳

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

۱۰۰	شیر کا بچہ بھی شیر ہوتا ہے	۷۵
۱۰۱	ایک صنف نازک کو دلفریب پیشکش	۷۵
۱۰۲	ابن مبارکؒ کی تجارت اور مبارک ہستیوں کی امداد	۷۶
۱۰۳	غیب سے دینار برآمد	۷۸
۱۰۴	عامر بن قیسؒ کی دراہم میں برکت	۷۹
۱۰۵	کیا اہل تبلیغ کو انگریز روپے دیتے ہیں؟	۷۹
۱۰۶	مکالمۃ الصدرین کی حقیقت	۸۰
۱۰۷	تصویر کا دوسرا رخ، حکومت وقت کا مذہب ظاہر کرنا	۸۱
۱۰۸	نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم	۸۲
۱۰۹	مالداری کا تعلق تقدیر سے ہے	۸۳
۱۱۰	نواب صدیق حسن خان کی نوابی کیسے؟	۸۴
۱۱۱	تونگری بدل است نہ بہ مال	۸۶
۱۱۲	امام ابوحنیفہؒ کا کوفہ کے گورنر کا دلیرانہ جواب	۸۷
۱۱۳	امام احمدؒ مال قبول نہ کرنا	۸۷
۱۱۴	امام مالکؒ کا مشروط دینار کو ٹکرانا	۸۷
۱۱۵	استاذ المفسرین شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ کا استغناء	۸۸
۱۱۶	باب الکسب	۸۸
۱۱۷	قرآن کریم کے رجال کار	۸۹
۱۱۸	حدیث سے کسب کی اہمیت	۸۹
۱۱۹	مولوی صادق سیالکوٹی غیر مقلد کا حوالہ	۹۰
۱۲۰	سگ مدینہ الیاس عطار بریلوی کا نسخہ	۹۱
۱۲۱	امام شعبہؒ کی نصیحت	۹۱
۱۲۲	صنف نازک بشر الحافی کی بہن کا تلاش معاش	۹۲
۱۲۳	یہ بھی سوال کی ایک قسم ہے	۹۲
۱۲۴	امام نوویؒ اور کسب کی اہمیت	۹۳

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

۱۲۵	امیر جماعت شیخ القرآن مولانا محمد طیب پنج پیری زید مجدہ	۹۳
۱۲۶	امام سرخسیؒ کی کتاب کے چند اقتباسات	۹۳
۱۲۷	کسب زراعت	۹۴
۱۲۸	صحابہ وتابعین کا زراعت پر عمل	۹۵
۱۲۹	امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ	۹۵
۱۳۰	شیخ الاسلام ابواسماعیل الانصاریؒ کا بادشاہوں سے استغناء	۹۶
۱۳۱	شیخ الاسلام ہرویؒ کی شخصیت	۹۶
۱۳۲	سیر اعلام النبلاء سے ایک تفصیلی حوالہ	۹۸
۱۳۳	اپنی پیٹھ پر مال برداری اور دیگر کسب کرنے والے اسلاف	۱۰۰
۱۳۴	تجارت کرنے والے اسلاف	۱۰۰
۱۳۵	محمد بن احمد بن الحسن العسکری التاجر	۱۰۰
۱۳۶	بزاز یعنی کپڑے کا کاروبار	۱۰۱
۱۳۷	شہد بیچنے کا پیشہ	۱۰۱
۱۳۸	حلال مال کی توہین بھی نعمت کی ناقدری ہے	۱۰۱
۱۳۹	اختتامی کلمات اور ایک وضاحت	۱۰۲

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

انتساب

اصحاب استقامت شخصیات اوران کے مشن کے نام جنہوں نے اپنے لہو سے دین اسلام کی آبیاری کر کے اسلام کے چمن کو لالہ زار کیا۔ نہ بکے اور نہ جھکے اور اسلام کے علم کو اونچا رکھا۔

ثابت قدم وہ رہتے تھے حق کی ہر بات پر　　سجدہ خدا کا کرتے تھے خنجر کی دھار پر

فأعرض عمن تولىٰ عن ذكرنا و لم يرد الا الحيوٰة الدنيا ذالك مبلغهم من العلم.

جس نے ہمارے قرآن سے اعراض کیا اور صرف دنیوی زندگی کے خواہاں میں ان سے پہلو یہی اختیار کر یہی بس ان کے علم کا انتہاء ہے۔

سبب کچھ اور ہے تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندہ مؤمن کا بے زری سے نہیں
اگر جہاں میں مرا جوہر آشکار ہوا
قلندری سے ہوا ہے تونگری سے نہیں

ایک مدلل تاریخی دستاویز، کس نے، کہاں، کب، کیوں اور کیسے دنیا پرستی سے صحیح موقف چھوڑا، اور کون استقامت کے شاہراہ پر گامزن رہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

تقریظ

والحدیث

شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری سلمہ اللہ تعالیٰ امیر جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ

الحمد لله الهادی المتین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آله وصحبه اجمعین اما بعد!

ہر دور میں حق کی مقابلہ کرنے کے لئے باطل اسلحے سے لیس ہوکر میدان کارزار میں اُترتا ہے۔باطل اپنے کیل کانٹوں کی پرورش کے لئے ہمیشہ زروزن کا سہارا لیتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن وسنت کے نصوص کثیرہ میں اسی طرف اشارے ملتے ہیں۔

کون ،کب اور کس طرح درہم ودینار کی جال میں پھنس گیا اسی موضوع پر شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طاہر پنج پیری نوراللہ مرقدہ کے تلمیذ رشید مولانا امداد الحق صاحب نے قلم اُٹھایا ہے۔کثرت مشاغل کی وجہ سے بالاستیعاب مطالعہ نہ کرسکا صرف بعض مواضع کا مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ معلومات کا خزینہ ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائیں۔(امین)

ابوالیمان محمد طیب طاہری عفی عنہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

تقریظ

شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی سراج الدین سلمہ اللہ تعالیٰ

رئیس دارالافتاء جامعۃ الامام محمد طاہرؒ دارالقرآن پنج پیر

الحمد للہ ربّ العالمین والصّلاۃ والسّلام علیٰ سیّد المرسلین وخاتم النبیّین وآلہ وصحبہ وحملۃ دینہ، الدعاۃ المجاھدین أمابعد!

مولانا امدادالحق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مسمّٰی "قوموں کے عروج وزوال میں درہم ودینار کا کردار" کی فہرست اور چند مواضع مطالعہ کئے۔ سچ فرمایا آپ ﷺ نے:

لُعِن عَبدُ الدّینار ولُعِن عَبدُ الدّرھم. [رواہ الترمذی]

دینارودرہم کا بندہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

ما أُوحیَ اِلیّ أن أجمع المال وأکون من التّاجرین ولکن أُوحِیَ اِلیّ أن سبّح بحمد ربّك وکن من السّاجدین واعبد ربّك حتیٰ یاتیك الیقین.

جبیر بن نفیرؒ تابعی مرسلاً نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم اور وحی نہیں کی گئی کہ میں مال ودولت جمع کروں اور تاجر بنوں۔ مجھے رب کی تسبیح وتحمید میں رہنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

جس نے دینار اور درہم کو معبود بنایا ہو اُس کو دین فروشی آسان ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے۔ حضرت العلام نے طمع دنیا اور محبت درہم ودینار کے تباہ کن نتائج کی نشان دہی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور قارئین کتاب کو طمع دنیا اور حرص دنیا سے دور فرمادیں اور مولانا صاحب کی سعی مشکور ومقبول فرمادیں۔ فیا اللّٰھم وفقنا للخیر وما یرضیك ارضاء. (امین)

احقر سراج الدین عفا اللہ عنہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائی گزارشات

میری ابتدائے نگارش یہی ہے
ترے نام سے ابتداء کر رہا ہوں

ہر انسان کے بنیادی دشمن چار ہیں۔ ان ''چار'' یاروں میں سے ہر ایک کی دوستی تباہ کن ہے، علامہ سیوطیؒ نے ایک شعر نقل کیا ہے:

ابلیس والدنیا و نفسی والھوٰی
کیف الخلاص و کلھم اعداء ی

[الکنز المدفون:۲۰]

خواہش پرستی، نفس پرستی، دنیا پرستی، اور ابلیس کے ایجنڈے پر چلنا۔ یہ چاروں میرے دشمن ہیں ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

ان الدنیا کالحیة فکل من یعرف رقیتها یجوز له أخذها و الا فلا۔ فقیل و ما رقیتها قال ان یعرف من این یاخذها و فی این یصرفها. [مرقات۹:۳۵۴]

''دنیا'' سانپ کی طرح ہے جو اس کا دم جانے اسکو ہاتھ لگانا درست ہے ورنہ نہیں۔ اسی نقشبندی عالم سے پوچھا گیا کہ اس کا دم کیا ہے فرمایا یہ جاننا کہ کہاں سے دنیا ملتا ہے اور کہاں اسے خرچ کرتا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک سوال مال و دولت کے متعلق ہوگا و عن ماله این اکتسبه و فیما انفقه. مال کی کمائی اور خرچ دونوں کے بارے میں قیامت کے دن پوچھ ہوگی۔ اگر کوئی حدود و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ سے دنیا اور دینار مانگے تو یہ جرم نہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ ابو بکر الخطیب البغدادی کے متعلق لکھتے ہیں:

و قد کان سئل اللہ ان یملك الف دینار فملك الف دینار او مایقار بها ذهبا .

[البدایة والنهایة ۶:۵۶۶]

خطیبؒ نے اللہ سے ہزار دینار کی ملکیت کا سوال کیا تو ہزار دینار یا اس کے لگ بھگ سونے کا مالک ہوگیا لیکن دنیا کی محبت اور اسکی وجہ سے اصولوں پر سودا بازی کر کے اپنے نظریات کو قربانی کا بکرا بنانا مذموم عمل

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ہے۔ذہن کی صفائی اور تازگی کے لیے ایک حوالہ ملاحظہ کیجئے شیخ القرآن عبدالسلام حفظہ اللہ نے اپنے مایہ ناز کتاب تنشیط الاذھان میں لکھا ہے: فالتذ هید فی الدنیا و ذکر قلتها و فناء ها و کون محبتها سببا لزوال محبة الله لئلا یر غب فیها .

یعنی اس قلیل اور فانی دنیا کی محبت، اللہ کی محبت کے زوال کا سبب ہے، پھر اسکے مبرہن کرنے کیلئے (۲۴) آیات قرآنیہ لا چکے ہیں۔

علی ہجویریؒ سعید بن مسیب تابعیؒ کا قول نقل کرتے ہیں:

ارض بالیسیر من الدنیا مع سلامة دینك کما رضی قوم یکثر ها مع ذهاب دینهم . [کشف المحجوب:۶۲]

دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑی سی دنیا پر اسطرح خوش ہو جائیں جسطرح ایک قوم زیادہ دنیا پر، دین کے جانے کے باوجود خوش ہے۔

البدایہ والنھایہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ میں ہے:

أرٰی رجالاً بأدنی الدین قد قنعوا و لا أراهم رضوا فی العیش بالدون

فاستغن بالدین عن دنیا الملوك کما استغنٰی الملوك بدنیاهم عن الدین

[البدایہ والنھایہ ۱:۷۷ ۴]

یعنی میں نے ایسے آدمی دیکھے ہیں جو معمولی دین پر قناعت اختیار کر گئے لیکن دنیا کمانے میں معمولی چیز پر میں انہیں راضی ہونا نہیں دیکھتا تو اپنے دین کی وجہ دنیاوی بادشاہوں سے اسطرح بے نیاز ہو جاؤ جس طرح یہ بادشاہ دین سے اپنے دنیا کی وجہ سے بے نیاز بن چکے ہیں۔

دین ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت ہے ایسی حکومت میں مسلمان کا خسارہ

اس پرفتن دور میں جہاں ہر طرف خودغرضی کی آندھیاں چل رہی ہیں۔زیادہ خطرہ اونچے درختوں کو ہوتا ہے کہ کہیں آندھی اس درخت کو اکھاڑ کر نہ پھینکے۔

ان الریاح اذا اشتدت عواصفها فلیس ترمی سوی العالی من الشجر [ابن خلکان]

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

سکہ کے دو رُخ

درہم ودینار کی محبت نے اکثر لوگوں کو دیوانہ بنادیا ہے دینار ودرہم کا ایک رخ اور زاویہ نگاہ یہی ہے کہ اپنے ''انا'' کی تسکین اور پیٹ کے جہنم بھرنے کے لیے حلال وحرام کے پرواہ کیے بغیر ہوس زر کے پجاری بنے۔ نظریہ اور عقیدہ کو بالائے طاق رکھ کر اسی محبوب لیلیٰ کے وصال اور لگن میں مگن بعض لوگ درہم ودینار کے بندے اور گردیدہ بن جاتے ہیں اور گندگی کے اس ڈھیر کو خوبصورت چمن کے لبادہ میں پھول سمجھتے ہوئے خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔

تاریخ کے انمٹ نقوش

ماضی وحال کے سلسلہ کو ملاتے ہوئے یہ نفس الامری، ٹھوس اور اٹل حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ہلاکو کی ہلاکتیں ہو یا چنگیز خان کی چنگیزیت اور بربریت، جہانگیر واکبر کی رسہ کشی ہو یا اورنگ زیب اور شاہ جہان کا باہمی چپقلش حصول اقتدار کا ہوس ہو یا تحفظ اقتدار کے گرو کے گر۔ تاڑنے والا معاملہ کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے کہ یہ سب اس بوڑھی دنیا کے کرتب ہیں کرکٹ کے میدان میں گرگٹ بننے والے اس میدان سے بیک بینی، دردگوش اگر آوٹ ہوتے ہیں اور پیارے پاکستان کے وقار وعزت کو خاک میں ملا کر دم لیتے ہیں تو اسکی وجہ یہی سیم وزر کی غلامی ہے یہاں تک کہ اخبارات کے ذریعہ یہ خبر چار دانگ عالم میں گردش کرگئی کہ ملکہ برطانیہ وزیر انصاف کی سفارش پر سکینڈل عامر کی سزا معاف کرسکتی ہے، سلمان بٹ اور آصف عامر نے ملک کے وقار کو مجروح کردیا اور اپنے چاہنے والوں کو مایوس کرکے بدعنوانی کے مرتکب ہوئے۔ حجاج جیسے ظالم بادشاہ نے اگر خانہ کعبہ پر گولے پھینکے، خلفائے ثلاثہ کو شہادت ملی یا عمر بن عبدالعزیز کو زہر دے کر ابدی نیند سلادیا گیا اسکی تہہ میں سیم وزر کے ہوس کا جذبہ کارفرما ہے۔

سیاست کے بونوں کا کردار

سیاست کے بونے اپنے قد اونچا کرنے کیلئے اگر پارٹی اور وفاداری تبدیل کرتے ہیں اور

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

موسمی بٹیروں کا کردار اپنا کر اصولوں پر سودا بازی کرتے ہیں تو جمہوریت کی مضبوطی کا رٹ لگا ئیں گے اور ملک کے وسیع تر مفادات کے بل بوتے پر اپنی منافقت کو چھپانے کے سرتوڑ کوشش میں لگے رہیں گے اور اس کاروائی میں بھی سیم وزر کا عنصر پنہاں رہے گا۔ کبھی اخبارات میں اور خصوصاً الیکشن کے موقع پر یہ انکشاف ہوتا ہے کہ فلاں جماعت یا شخص نے مجھے اتنے کروڑ کا آفر کیا لیکن بندہ نے ٹھکرا دیا، اکثر ٹھکرانے اور آفر کرنے والے دونوں اس حمام میں ننگے ہوتے ہیں اور ایک ہی مورتی کو پوجا کرنے والے آخر در محبوب پر جانے کا ہوس جاری رکھتے ہیں۔ اصغر خان کیس جو حال ہی میں سپریم کورٹ نے فیصلہ کی ہے اس سے واضح ہے کہ ہمارے سیاستدان کس طرح درہم ودینار پر بکتے ہیں لیکن مذہبی قائدین اور رہنماؤں کو اپنی دامن صاف رکھنی چاہئے۔

عنوان تحقیق اور عالم دین

کبھی ایک نوجوان یا ادھیڑ عمر کا عالم دین اور بڑھاپے کے دہلیز پر قدم رکھنے والا متبحر اپنے تمام عمر کے کاوشوں پر پانی پھیر کر تحقیق اور عدم تعصب جیسے خوبصورت عنوانات سے اپنے مفادات کو ہضم کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن گھر کا بھیدی اور معاملہ کی تہہ تک پہنچا ہوا شخص اس کے مطمح نظر اور نصب العین کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے، کہ اسکے دل پر درہم ودینار کا عفریت سوار ہے۔ اللھم لا تجعل الدنیا اکبر ھمنا و لا مبلغ علمنا و لا غایۃ رہنا.

مری نوائے پریشان کو شاعری نہ سمجھو — کہ میں ہوں محرم راز دروں میخانہ
مکن بچشم ارادت نگاہ بر دنیا — کہ پشت مار منقش است زہر او قتال

یعنی اس دنیا پر محبوبیت وارادت کی نگاہ نہ کر کہ سانپ کا ظاہر خوبصورت اور منقش ہوتا ہے لیکن اس سانپ کے اندر نظر نہ آنے والا زہر جان لیوا ہوتا ہے۔

دنیاوی محبت کے وائیرس

حب الدنیا راس کل خطیئۃ. دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے۔

[ذکرہ السخاوی فی المقاصد الحسنۃ رقم: ۳۸۴ وقال اخرجہ البیھقی فی الشعب باسناد حسن الی الحسن البصری رفعہ مرسلا]

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

امتحانات میں پرچے آؤٹ ہوتے ہیں کرپشن کا بازار گرم ہے، جعلی ادویات، جعلی حکیموں ، ڈاکٹروں، مولویوں اور پیروں کا بہتات ہے اسناد فروخت ہونے کا خفیہ کاروبار جاری ہے یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں جعلی اسناد پر قوم کی نمائندگی کرنے والے اب پہچانے جا چکے ہیں، میرٹ کا جنازہ تو پہلے نکالا گیا تھا اب اسکی تدفین ہاتھوں کی صفائی سے کی جارہی ہے تاکہ اسکے خدوخال بھی نظر نہ آئے۔ چوری ، ڈکیتی، ناجائز ذخیرہ اندوزی اور اغواء برائے تاوان روزمرہ کا معمول ہے، جھوٹ، مکروفریب، دھوکہ، سود، اور رشوت، کا رواج ہے، بھائی اپنے بھائی اور والدین سے نالاں اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے سے مکر چکا ہے اساتذہ میں سے صرف ایک سرمایہ دار کا انتخاب ہے، وعدہ خلافی ایک معمول بن چکا ہے، حرام کمانا وقت کی ضرورت ہے۔ ڈبل گیم کھیلنے کے کھلاڑی میدان میں ہیں۔ بعض سنگدل اپنی بیٹی اور بہن کو فروخت کر کے اسے اخلاص کے عنوان سے پیش کرنے میں پیش پیش ہے، لٹیرے، رکھوالے بنتے ہیں غرض ہر جگہ اس دیوتا کا پوجا جاری ہے اور مختلف شکلوں میں یہی وائیرس پھیلتا جاتا ہے۔

خضر راہ بنتا ہے ہر غول بیاباں ان دنوں	علم دین مفقود ہے گم ہے صراط مستقیم

تاریخ کا کارنامہ

تاریخ نے اپنے اوراق میں ان منحوسوں اور ننگ انسانیت لیڈروں، مولویوں، پیروں، بادشاہوں، اور ضمیر کے سوداگروں کے نام طشت ازبام کیئے ہیں جو اس خطرناک کھیل کے مہرے تھے اور یہی دنیا کے پجاری اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہیرو سے زیرو بن گئے۔ دوسری طرف تاریخ میں وہ شخصیات نقش ہیں جنہوں نے اس بت کو پاش پاش کر کے دم لیا، اپنے عقیدہ، نظریہ اور دستور و منشور کی حفاظت کی اور دنیوی مفادات کو جوتے کی نوک سے لات مار کر ردی کی ٹھوکری میں پھینک دیا۔ اور وفاداری تبدیل نہ کی سلطان عبدالحمید ثانی نے انگریز سے (۱۵) کروڑ لیرہ برطانوی ٹھکرا کر تاریخ میں اپنا نام زندہ رکھا۔ جبکہ دوسری طرف میر جعفر اور اس کی ذریت نے درہم ودینار کو الہ بنا کر بنگلے بنائے۔

یہ بلڈنگ جو تم کو نظر آرہی ہے	اداؤں پہ اپنی جو اترا رہی ہیں
اگر اسکے گملے کے پھولوں کو سونگھو	تو پٹرول کی اس سے بو آرہی ہے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

آنے والے مباحث میں ربط کا چنداں لحاظ کئے بغیر اس حقیقت کے اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سیم وزر کے زلفوں کے اسیر کون اور کہاں تھے ؟ اور اس درہم ودینار پر سودانہ کرنے والے نیز اس مقدس مشن کو گدلانہ کرنے والے جانباز مجاہد کون تھے تا کہ درہم ودینار کے دونوں طرف کے خدو خال واضح ہو۔ اللہ ہمیں اپنے خوددار اسلاف کے طریقہ پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ (آمین)

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

الحمد لله معطى النعم والحكم ، دافع البلاء والنقم ، والصلوٰة والسلام على صاحب الشيم الذى اعطى له جوامع الكلم ، فقال صلى الله عليه وسلم تعس عبدالدينار و عبدالدرهم .

طاعات کیلئے مال حلال کی اہمیت

مشکوٰۃ کے باب استحباب المال و العمر للطاعة کے فصل ثالث میں سفیان ثوریؒ کی روایت ہے:

كان المال فيما مضى يكره فاما اليوم فهو ترس المؤمن و قال لو لا هٰذه الدنانير لتمندل بنا هٰؤلاء الملوك قال من كان في يده من هٰذه شيء فليصلحه فانه زمان ان احتاج كان اول من يبذل دينه .

گزرے ہوئے زمانہ میں مال ودولت مکروہ سمجھا جاتا تھا۔آج کے زمانہ میں تو یہ مومن کیلئے ڈھال ہے اوراگر یہ دنانیر نہ ہوتے تو یہ بادشاہ کبھی ہم کو ٹیشو پیپر بنا کر دم لیتے اور فرمایا جس کے ہاتھ میں کچھ مال و دولت ہو تو اس کا اصلاح اس لئے کرے کہ ایسا زمانہ ہے کہ احتیاج کے وقت اول اپنے دین کو قربانی کا بکرا بنائے گا۔

اسی طرح علامہ ابن قیمؒ نے لکھا ہے: لو لا ذالك لتمندل بنا هؤلاء..[اعلام الموقعین ۴:۲۶۱]

ملاعلی قاریؒ نے امام احمدؒ کا قول نقل کیا ہے: سيأتي على الناس زمان لا ينفع فيه الاالدرهم والدينار و قد قيل الدراهم للجراحات مراهم . [مرقات ۱۰:۴۱]

لوگوں پر عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے جس میں صرف درہم اور دینار کام آئیں گے۔اس لئے کہا گیا ہے کہ زخموں کیلئے دراہم، مرہم لگانے کا کام دیتا ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ اور علامہ آلوسیؒ ﴿ و منهم من ان تامنه بدينار ﴾ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

انه سمي الدينار دينارا لانه دين و نار ، معناه ان من اخذه بحقه فهو دينه و من اخذه بغير حقه فله النار .

دینار دین اور نار سے مرکب ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے اپنا حق سمجھتے ہوئے اسے لیا تو اس کیلئے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

دین ہے اور اسے اگر ناحق لیا اس کیلئے آگ ہے قرآن کریم نے مال و دولت کو سبب معاش اور گزران کا سبب بتلایا ہے۔ سورۃ النساء میں ہے: و لا توء تو السفهاء اموالکم التی جعل الله لکم قیاماً.

ترجمہ: اور بے وقوفوں کو اپنا وہ مال نہ دو جو اللہ نے تمہارے لیے گزران کا سبب بتلایا ہے۔

اس آیت کے ذیل میں علامہ آلوسیؒ نے لکھا ہے: قال عبدالله بن عباس: الدراهم والدنانیر خواتیم الله فی الارض.

یعنی درہم ودینار زمین میں اللہ کے مہر ہیں۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: و سئل و هب عن الدنانیر والدراهم فقال هی خو اتیم رب العالمین. [البدایہ والنھایۃ ۵:۳۳۹]

وہب بن منبہؒ سے جب درہم ودینار کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا یہ رب العالمین کے مہر ہیں۔

اور وہبؒ فرماتے ہیں: اذا اتتك الهدیة من الباب خر ج الحق من الکوة. [حلیۃ الاولیاء ۴:۶۴]

جب بعض ہدایا دروازہ سے اندر ہو تو حق روشندان سے نکلتا ہے اور مذکورہ آیت کے نیچے تفسیر مدارک میں سفیان ثوریؒ کا عمل یہ نقل کیا ہے: کا ن له بضا عة یقلبها لو لا ها لمتندل بی بنوالعباس.

اور اس کے پاس مال و دولت کی پونجی تھی اسے الٹ پلٹ کرتے وقت کہتا تھا کہ اگر یہ پونجی نہ ہوتی تو بنوالعباس مجھے ٹیشو پیپر بناتے:

پلٹنا، جھپٹنا، جھپٹ کر پلٹنا لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

قیس بن عاصمؒ نے اپنے بچوں کو وصیت کی تھی جسکا ایک حصہ ہے: و علیکم بالمال و اصطناعه فانه منبهة لکریم و یستغنی به عن اللئیم. [الجامع شعب الایمان ۳:۲۴۰]

یعنی مال و دولت کا بینک بیلنس لازم پکڑو یہ ایک شریف النفس کے قدر و منزلت کا غماز ہے اور اس کے ذریعہ ایک کمینہ سے استغناء حاصل کیا جاتا ہے۔ ہاں جب مال و دولت کی کمائی حرام ہو۔ انسان آخرت کے فکر سے کوسوں دور ہو اور آج کو قیامت کے کل پر، قربان کرے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دے تو یہ کافروں کی خصلت اور تباہ کن عمل ہے اکبر الہ آبادی کے کلیات اکبر حصہ سوم میں ہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

دنیا کو خوب دیکھا بنتی محبتیں ہیں — موقع کی سازشیں ہیں مطلب کی ساعتیں ہیں
البتہ جو تعلق دینی خیال سے ہے — اس میں وفا ہے شامل اور دل کو راحتیں ہیں

فسادات کا منبع نا جائز طمع

مشکوٰۃ باب الریاء والسمعۃ میں معاذ بن جبل نے آپ ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے:

یکون فی آخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ فقیل یا رسول اللہ کیف یکون ذالک : قال ذالک بر غبۃ بعضھم الی بعض و رھبۃ بعضھم من بعضھم[1].

ترجمہ: آخر زمانہ میں ایسے اقوام ہوں گے کہ آپس میں ان کی ظاہری طور پر بھائی بندی ہوگی اور دل سے دشمن ہوں گے (دلوں میں چبھ رہے کانٹے بظاہر دوستانہ ہے) آپ سے پوچھا گیا یہ کیسے؟ فرمایا بعض بعض سے طمع رکھیں گے اور ڈر کی وجہ سے اسطرح کرنے پر مجبور ہوں گے۔

اس حدیث کی تشریح ملا علی قاری ؒ نے مرقات میں کی ہے:

بسبب طمع طایفۃ فیھم الی الأخریٰ و خوف بعضھم من بعضھم والحاصل انھم لیسوا من اھل الحب فی اللہ البعض فی اللہ بل امورھم متعلقۃ باغراض فاسدۃ فتارۃ یرغبون فی قوم لاغراضھم فیظھرون لھم الصداقۃ و تارۃ یکرھون قوما لعللٍ ینظرون لھم العداوۃ.

یعنی ایک گروہ دوسرے سے طمع رکھیں گے اور ایک دوسرے سے ڈر کی بناء پر ظاہری علیک سلیک کریں گے۔ حاصل یہ ہے کہ ان کی محبت و بغض اللہ کیلئے نہیں ہوں گی بلکہ فاسد اغراض کی وجہ سے ان کا آپس میں تعلق ہوگا۔ کبھی اپنے اغراض پورا کرنے کیلئے ایک قوم کی طرف جھک کر دوستی ظاہر کریں گے اور کبھی چند وجوہات کی بناء پر ان کو برا سمجھتے ہوئے دشمنی ظاہر کریں گے۔

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے — فقیہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی

---

(۱) مذکورہ بالا روایت سنداً ضعیف ہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

اور اکبر الہ آبادی نے کیا خوب فرمایا:

گو ہو گئے شکم کے مطالب کے ترجمان　　　افسوس ہے کہ دل کے زبان دان نہیں رہے

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذیل میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک شیخ صاحب نے بلی پالی تھی اور روزانہ پڑوس کے قصائی سے بلی کیلئے کچھ بے کار گوشت لاتے تھے ایک دفعہ قصائی نے کسی منکر کا ارتکاب کیا۔ دل میں ٹھان لیا کہ اس منکر سے قصائی کو روک دوں لیکن معاملہ بلی کے راشن کا تھا تو پہلے بلی کو ملک بدر کیا پھر قصائی کو منکر سے روکنے لگا تو قصائی نے کہا آج کے بعد بلی کا مواد بند۔ اس نے جواباً کہا۔ بلی اس سے پہلے میں نے ملکیت سے نکال دی ہے۔

اور احیاء علوم الدین کے ساتھ ملحق عوارف المعارف میں بنان حمال کا قول منقول ہے کہ وہ اکثر فرماتے تھے: الحر عبد ما طمع والعبد حر ما قنع.

کہ اگر ایک آزاد شخص طمع رکھے تو وہ ذہنی غلامی کرے گا لیکن اگر غلام نے قناعت اختیار کی تو اسے آزاد شخص جیسے سمجھو۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مشکوٰۃ کی شرح میں لکھا ہے کہ طمع ''شیر'' سے کھی بناتا ہے۔

ہر چہ شیراں را کند روباہ مزاج　　　احتیاج است واحتیاج است واحتیاج

یعنی شیر اگر لومڑی کے چال چلتا ہے تو محتاجی کے علاوہ اس کا کوئی سبب ہی نہیں، بال جبریل میں علامہ اقبالؒ نے جوانمردوں کا وطیرہ یہ بیان کیا۔

آئین جوانمرداں حق گوئی و بے باکی　　　اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

مسعر بن کدامؒ جو امام اعظم ابوحنیفہؒ کا ہم عصر تھا فرماتے تھے کہ اگر کوئی ساگ، سرکہ پر قناعت کرے تو کبھی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہوگا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے: ویروی عن عمرؓ قال الطمع فقر والیاس غنی.

سیدنا عمرؓ کا مقولہ ہے کہ طمع فقر ہے اور طمع نہ رکھنا تونگری ہے۔

مرا فقر بہتر ہے اسکندری سے　　　یہ آدم گری ہے وہ آئینہ سازی

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

خطیب بغدادیؒ نے اشعار میں نصیحت کی ہے:

لا تضرعن لمخلوق علی طمع — فان ذالک مضر بالدین

واسترزق اللہ مما فی خزائنہ — فانما ھو بین الکاف والنون

[تاریخ بغداد۳:۴۴۵]

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ان اشعار کو امام بیہقی کی طرف منسوب کیا ہے۔ مخلوق سے طمع کر کے عاجزی ان کے سامنے مت کر، کیونکہ یہ دین کیلئے ضرر کا باعث ہے اور اللہ سے وہ رزق مانگ جو اس کے خزائن میں ہے، کیونکہ کن کے کلمہ سے آپ کو رزق پہنچے گا۔

دنیا کی انتہائی وسعت ومنافست تباہ کن ہے

بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فو اللہ لا الفقر اخشی علیکم و لکن اخشی علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا و تھلککم کما اھلکتھم.

قسم ہے اللہ کی میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا لیکن ڈر اس کی ہے کہ کہیں دنیا تم پر اتنی وسعت سے نہ آئے جیسے آپ سے پہلے لوگوں پر نہایت فراخی کی گئی تھی تم ایک دوسرے سے ان کی طرح آگے جانے کی سر توڑ کوشش کرو گے اور جس طرح اس سے وہ پرانے لوگ تباہ ہوئے تھے تم بھی تباہی کے دھانے پر نہ پہنچو۔

درہم ودینار کے پتر

علامہ آلوسی نے باب الاشارات میں ان الذین اتخذوا العجل کے نیچے یہ انکشاف کیا ہے:

وکثیر من الناس الیوم عبید الدرھم والدینار و ھما العجل المعنوی لھم .

بہت سے لوگ آج کل درہم ودینار کے بندے ہیں اور یہ دونوں ان کیلئے معنوی بچھڑے کی طرح ہے اگرچہ ظاہراً اُس کو سجدہ ریز نہیں ہوئے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

درہم و دینار کے بندوں کیلئے نبی کی بدعا

بخاری شریف کے جلد ثانی میں کتاب الجھاد:۴۰۴ پرابو ہریرۃؓ کی روایت ہے:

عن النبی ﷺ قال تعس عبد الدینار و عبد الدرھم و عبد الخمیصیة ان أعطی رضی و ان لم یعط سخط، تعس وا ذا شیك فلا انتقش.

درہم و دینار اور کالی کملی کا بندہ ہلاک اور نامراد ہو۔ تباہ اور سرنگوں ہو اگر اس کے پاؤں میں کانٹے چبھ جائے تو نہ نکالے جا سکے۔ اگر اس کو کچھ مواد ملے تو خوش ہوتا ہے ورنہ غصہ رہتا ہے۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابن تیمیہؒ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی مراد برنہ آئے اور نہ کسی مکروہ سے اسے چھٹکارا ملے۔ آخر میں لکھا ہے:

و ھذا حال من عبد المال.

یعنی آپ ﷺ کی بددعا عبدالدینار والدرہم پر لگ گئی ہے۔

مولوی امین اللہ پشاوری لکھتا ہے:

ان المحبوبات لغیر اللہ قد اثبت الشارع علیھا اسم التعبد کقوله ﷺ فی الحدیث تعس عبد الدینار و عبد الدرھم.

یعنی غیر اللہ کے محبوبات پر بھی شارع نے تعبد کا اطلاق کیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے درہم و دینار کا بندہ ہلاک ہو۔

اور اسی صفحہ پر خالص فتاویٰ میں ہے: فسمی ھؤلاء الذین اذا أعطوا رضوا و ان منعوا سخطوا عبید الھذہ الاشیاء لانتھاء محبتھم و رضاھم و رغبتھم الیھا.

یعنی آپ ﷺ نے ان لوگوں کو ان چیزوں کا بندہ بتلایا کہ اگر انہیں کچھ دیا جائے، خوش ہوتے ہیں اور اگر ان چیزوں کو ان سے روک دیئے جائیں تو آپے سے باہر ہوتے ہیں اور اس کی وجہ ان لوگوں کا ان مواد کی انتہائی محبت و چاہت اور رضامندی ہے۔ اور یاد رہے کہ تعس عبد الدینار و الدرھم کی روایت بخاری کے کتاب الجھاد میں ہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

کیا بعض جہاد اور نئی تنظیمیں بنانا کاروبار ہے

مولوی امین اللہ پشاوری لکھتا ہے:

وقد جعل بعض الناس الجهاد كسبادنيويا لا يرى فيه آثار الطاعة و نور العبادة.

[فتاویٰ دین خالص ۹:۲٦]

بعض لوگوں نے تو جہاد کو دنیاوی کاروبار بنایا ہے نہ اس میں طاعت کے آثار اور نہ عبادت کا نور نظر آتا ہے۔

اور آگے جا کر لکھا ہے: و بناء التنظيمات يدل على هوى في نفوسهم و ميل الى الامارة و الزعامة و حب الدنيا و عدم الاعتماد على الكبار. [فتاویٰ خالص ۹:۳۵]

یعنی بعض نئی تنظیموں کے بنانے میں اس کی دلالت ہے کہ ان کے دلوں میں خواہش پرستی، امارت و سرداری کا میلان، دنیا کی محبت اور اپنے بڑوں پر عدم اعتماد کا جذبہ کارفرما ہے۔فتاویٰ خالص کے مؤلف کا حاصل مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ حب مال و جاہ کے گرویدہ ہیں۔اور ترمذی میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت نقل کی ہے:

ما ذئبان جائعان أرسلا في زريبة غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال و الشرف لدينه و قال الترمذي هذا حديث حسن صحيح.

یعنی اگر دو بھوکے بھیڑئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دئے جائیں تو ان کے فساد برپا کرنے سے زیادہ فساد اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ایک آدمی مال اور دینی شرافت و سیاست کا حریص ہو اور اسی مؤلف اور مفتی نے جس کے افتاء کی تصدیق منہج کے ایک رسالہ میں بھی ہے آگے جا کر کھری بات لکھی:

و بعضهم اذا وجد الى الاموال سبيلا، بنى تنظيما و جماعة منفردةعن جماعة المجاهدين الأخرين الذين هم أقدم منهم و أصلح حالاً، والباعث عليه حب الأموال و التصرف فيها كيف يشاء و لا يحاسبه أحد و لكن لا يدرى هذا المسكين ان المحاسب الحقيقي هو الله تعالىٰ.

یعنی ان میں سے بعض کو جب مال ہاتھ لگنے کا راستہ ملتا ہے تو تنظیم اور مستقل جماعت ان دیگر مجاہدین

Maktaba Tul Ishaat.com

سے الگ تھلگ بناتے ہیں جوان سے سنیارٹی کے لحاظ سے آگے اور حالت کے اعتبار اچھے خاصے ہوتے ہیں اور اس کا باعث مال کی محبت ہے اور جسطرح بھی یہ لوگ چاہے مال میں اپنی مرضی سے تصرف کر سکے اور کوئی اس کے ساتھ حساب وکتاب نہ کرے لیکن یہ مسکین اتنا بھی نہیں جانتا کہ حقیقی محاسب اللہ تعالیٰ ہی ہے یادرہے کہ صرف مدرسہ کی روئیداد مکمل آرڈٹ کا ضامن نہیں ہوسکتا، تبصرہ تو بے لاگ کیا۔ اگران تنظیمات کا نام لے کرنشان دہی کرتے تو معاملہ اور بھی آسان ہوتا۔

تبصرہ غیر کے کردار پر کرنے والا کیا تیری اپنی آپ سے ملاقات نہیں ہوتی

مرغینانی کا فتویٰ

المسائل التسع کے ص ۴۶ پر ہے:

اللھم الا ان یکون الاکل بالدین بالاضطرار فعلیٰ قدر الضرورۃ لا ان یشتریٰ بالدین السیارۃ و ان یبنی القصور و یجمع حطام الدنیا لنحو قولہ سبحانہ و تعالیٰ و من کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا و مالہ فی الاخرۃ من نصیب.

ہاں مجبوری کی وجہ سے ضرورت کے اندازہ پر دین کے ذریعہ کھانا جائز ہوگا لیکن یہ تو نہیں کہ دین کے نام پر حاصل شدہ رقم سے موٹر خریدے جائیں اور بنگلے بنائے جائے اور دنیا کا دھندہ جمع کیا جائے۔

غیر مقلد علامہ احسان الٰہی کا انکشاف

غیر مقلدین کے ماہنامہ رسالوں میں سے ایک ترجمان الحدیث ہے اس کا مدیر اعلیٰ پروفیسر ساجد میر ہے اور اسکے ٹائٹل پر ہے، اسلامی نظریات، سلفی عقائد اور روحانی اقدار کا پیامبر، بانی شہید اسلام حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر" جلد ۲۱ مارچ اپریل ۱۹۸۸ء، اس خصوصی نمبر کے ص ۲۰۳ پر ہے کہ علامہ صاحب نے پورے ملک سے علماء اہل حدیث کو گوجرانوالہ میں جمع کیا اور ان کی جماعتی فنڈز میں گڑبڑ، جماعتی پراپرٹی میں خرد برد اور غیر دستوری حربوں کو جماعت کے سامنے پیش کیا۔ انتھیٰ

وہ سجدہ، روح زمین جس سے کانپ جاتی تھی اسی کو آج ترستے ہیں ممبر ومحراب

یہ فتاویٰ خالص کے خالص فتویٰ کیلئے منزلہ تائید سمجھ لیجئے۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

دنیا پرست علماء کے علامات اور شیخ القرآن علامہ محمد طاہر رحمہ اللہ الغافر

شیخ القرآن نے ”علا مات علماء الد نیا“ کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

ومنها أنهم يشددون في المسائل التي اختلف فيها الأئمة مثل رفع الأيدي في الصلوٰة و القراءة خلف الامام و غير ذالك ويعدون ذالك ديناً و يحسبون أنهم مهتدون و مع ذالك يسلمون الأحاديث التي جاء فيها خلافهم فهل بعث الرسول للخلاف أو دفعه .[ضیاء النور:۵۹]

شیخ القرآن ؒ کی عبارت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جن مسائل میں ائمہ کا پہلے سے اختلاف چلا آ رہا ہے مثلاً امام کے پیچھے قراءۃ اور رفع الیدین وغیرہ۔ تو جن احادیث میں عدم رفع اور عدم قراءۃ کا تذکرہ ہے ان کو ماننے کے باوجود ایک علاقہ میں احادیث کے مطابق اگر ایک عمل جاری ہے تو وہاں ان مسائل میں تشدد کرتے ہوئے اختلاف برپا کر کے اس کو دین سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتے ہیں، تو کیا نبی کی بعثت خلاف پیدا کرنے کیلئے تھی یا اس کے دفع کیلئے، تو شیخ محترم ؒ کی تحریر سے ثابت ہوا جس پر ان کی تقریر گواہ ہے کہ یہ دنیوی آب ودانہ زیادہ کرنے کے کرتب ہیں بقول اکبرالہ آبادی ۔

اگر چہ نام خدا اور رسول لیتے ہیں   دراصل جزو شکم ہے یہ مذہبی عنصر

امام احمد ؒ اور امام شافعی ؒ کے مسلک والے اگر رفع الیدین کرتے ہیں تو کونسا مسلمان اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ کر عاقبت خراب کر سکتا ہے۔ یا ایک مجتہد یا ایسا عالم دین جو اصحاب الترجیح میں سے ہو کسی بھی مسئلہ میں ترجیح ایک طرف کو دے تو اس کے ساتھ پھر جھگڑا کرنا ”ان لا ننازع الا مر اهله“ کے خلاف ہے اگر دو ائمہ رفع الیدین کو ترجیح دیتے ہیں تو دلائل کے علاوہ اس کی ایک حکمت کٹر شافعی مسلک کے پابند مقلد علامہ ابن حجر نے یوں بیان کیا ہے:

معناه الاشارة الى طرح الدنيا و الاقبال بكلية على العبادة .[فتح الباری۲:۱۷۲]

اس عمل کرنے میں دنیا کے پھینکنے اور مکمل طور پر عبادت کو توجہ دینے کی طرف اشارہ ہے۔ انتہی

لیکن افسوس کہ بعض شخصیات دنیا پرستی کو ملحوظ رکھتے ہوئے گندم نما جوفروش بنتے ہیں اسکی تائید کیلئے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

سر دست ایک حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر شمس الدین سلفی کا انکشاف

کما ظهر فيهم أشخاص بأعواديهم لغرض من الدنيا تملقوا الى بعض السلفيين فحصلوا منهم أموالاً هائلة و لكن المجربين من أهل الحديث لا يوئدهم الا بعد أن يكونوا من السلفيين. [الماتريدية:۲/٤٧]

جیسے ان میں ایسے اشخاص نمودار ہو چکے ہیں جنہوں نے دنیوی اغراض کی وجہ سے اپنا دین نیلام کیا ہے اور بعض سلفیہ کی چمچہ گیری کرنے لگ گئے تو ان سے زبردست اموال حاصل کئے لیکن تجربہ کار اہل حدیث ان کی تائید نہ کریں گے جب تک مکمل سلفی نہ بنے۔

ابوداؤد کی ایک روایت

یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

أذن رسول الله ﷺ بالغزو، و أنا شيخ كبير ليس لي خادم فالتمست أجيرا يكفيني فوجدت رجلا سميت له ثلاثة دنانير فلما حضرت غنيمة أردت ان أجري له فجئت النبي ﷺ فذكرت له فقال: ما أجد له في غزوته هذه في الدنيا و الآخرة الا دنانيره التي تسمّى.

یعلیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جہاد کا اعلان کیا اور میں بہت بوڑھا تھا اور میرے پاس خادم نہ تھا تو میں نے اجرت پر ایک نوکر طلب کیا جو میری کفایت کرے میں نے ایک آدمی کو پایا، اور اس کیلئے تین دنانیر متعین کئے جب غنیمت ملی تو میں نے اسکی مزدوری اسکو دینا چاہا میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو کارگزاری سنائی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس غزوہ میں دنیا اور آخرت میں اسکے لئے صرف یہی متعین دنانیر کے علاوہ کچھ اجر نہیں پاتا۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

مولوی عبدالعزیز نورستانی کا انکشاف

اُنہوں نے لکھا ہے: ثمامہ بن اثال نے جب قید سے نجات حاصل کی تو آ کر اسلام قبول کیا ٹھیک اسی طرح (تشبیہ میں من کل الوجوہ مماثلت شرط نہیں: امداد) شیخ عبدالسلام صاحب نے آپ کے محسن شیخ جمیل الرحمٰن مرحوم (مرحوم کے جواز وعدم جواز کیلئے خالص فتاوی کی طرف رجوع کریں: امداد) جس کو آپ نمک حرامی کر کے فرنگی ٹولہ کہہ رہے ہیں فوت ہوئے (فوت ہونے کا واقعہ عبدالرحیم مسلم دوست سے سیکھ لیں امداد) اور لینا دینا ختم ہوا تو میرے (عبدالعزیز) (بارک اللہ فی عمرہ امداد) ساتھ صلح کر کے بدعت اور اہل بدعت کے دامن کو چھوڑ کر (اب پھر دامن سے جڑے ہوئے ہیں امداد) اور بالکل او من کان میتا فاحییناہ کے مصداق بن گئے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون امداد)

[شمشیر شہنشاہ:۷۶]

اوپر کی عبارت سے چند حقائق نکھر کر سکرین پر صاف نظر آتے ہیں جن سے صرف چار حقائق ذکر کئے جاتے ہیں۔

[۱] ان کے ساتھ صلح قید و بند کے دور سے پہلے نہ تھی۔

[۲] مولوی جمیل الرحمٰن کے فوت ہونے سے پہلے یعنی ان کی زندگی میں صلح نہیں تھی۔

[۳] ان دونوں ادوار سے پہلے حقیقی اہل السنّت والجماعت کے شرف سے ان کے نزدیک شیخ صاحب مشرف نہ تھے۔

[۴] صلح کے بعد ان کو روحانی زندگی ملی بندہ کے نزدیک آخری دور یمارکس گستاخانہ ہے اور حقائق سے آنکھیں چرانے کی اس میں کوشش کی گئی ہے اور جن غیر متعصبین کے ہاں مولانا نورستانی مجتہد ہیں۔تو اس تلخ حقیقت آشکارا کرانے پر ان کیلئے اجر و ثواب کا امید رکھیں۔

فرنگی ٹولہ کہنے کی وجہ

شیخ نذیر حسین غیر مقلد جسے شیخ الکل بھی کہا جاتا ہے اور فتاوی نذیریہ کے نام سے اس کا فتاوی بھی شائع ہے اسکے متعلق متضاد باتیں کی جاتی ہیں۔نزھۃ الخواطر میں اسکے ترجمہ میں لکھا ہے کہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

انگریز نے پکڑی جلاوطن کیا تھا ایک سال جیل میں رہا۔اس عبارت سے جو ایک حنفی عالم کا ہے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز کے ساتھ ان کے مراسم مخصوصہ نہ تھے لیکن ''الحیات بعد الممات'' جو ان کے شاگرد فضل حسین کی کتاب ہے اس نے غیر متعصبانہ طور پر اسکے حالات میں لکھا ہے:

''کہ حالت مجروحی میں اُنہوں نے ان کا علاج کیا ساڑھے تین مہینے انہیں اپنے گھر میں رکھا اور بالآخر برٹش کیمپ میں ان کو پہنچا دیا اور (ص ۱۲۷) پر ہے کہ اسکے صلے میں میاں صاحب کو (۱۳۰۰) روپے انعام ملا۔اور الحیات کے (ص ۱۴۰) پر صدر روپیہ اور کبھی سات صدر روپیہ ملنے کا ذکر ہے۔اگر چہ اسکا تذکرہ ''علماء کی حق گوئی'' نامی کتاب میں مفتی انتظام اللہ شہابی نے بھی کیا ہے لیکن ''الحیات'' کا حوالہ شهد شاهد من اهلها کا مصداق ہے اللہ کرے کہ اسی شاہد نے غلط بیانی کی ہو اگر کوئی کہے کہ دو گواہوں کی ضرورت ہے ''صاحب الحیات'' تو من شهد خزيمة فهو يكفيه کا مصداق نہیں تو مطالبہ چونکہ درست ہے اس لئے دوسرے گواہ کی تحریر ملاحظہ کیجئے۔اور مولانا نذیر حسین، فضل حسین، اور محمد حسین کے مثلث کارروائی پر تدبر سے کام لیں۔

مولانا مسعود عالم ندوی غیر مقلد کا انکشاف

موصوف ''الاقتصاد'' کے متعلق لکھتے ہیں اس کتاب پر مولانا محمد حسین بٹالوی انعام سے بھی سر فراز ہوئے اور معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ اس کے معاوضے میں سرکار انگریزی سے انہیں جاگیر بھی ملی تھی۔ ہندوستان میں پہلی اسلامی تحریک ص ۱۲۹ اسکی تاویل زیادہ سے زیادہ یہ کی جا سکتی ہے کہ دونوں نے ''انعام'' کا تذکرہ کیا، ایک غیر مقلد السید امداد علی گزرے ہیں۔

نزہۃ الخواطر میں ہے:

لازم القاضی بشیر الدین العثمانی القنوجی و اخذ منه وخدم الدولة الانكريزية .[نزہۃ الخواطر ۸:۲۹]

یہ قنوجی صاحب کا شاگرد ہے جس نے فرنگی حکومت کی خدمت کی ہے اور اس کی کتاب امداد السنة فی التراويح وانها ليست بسنة مؤكدة و انها ثمان ركعات ہے۔یعنی تراویح آٹھ رکعات ہے اور

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

وہ بھی سنت موکدہ نہیں۔

ابن ماجہ کی روایت مشکوٰۃ کے کتاب العلم میں ہے:

نا تی الا مرا ء فنصیب من دنیا هم و نعتز لهم بد یننا و لا یکو ن ذالك کما لا یجتنٰی من القتا د الا الشوك كذالك لا یجتنٰی من قر بهم قال محمد بن صبا ح كأ نه یعنی الخطا یا.

یعنی بادشاہوں کے پاس جا کر ان کی صرف دنیا حاصل کریں گے اور دین کو ان سے یکسور کھیں گے اور یہ ہرگز نہیں ہوسکتا جیسا کہ خاردار درخت سے صرف کانٹا حاصل ہوسکتا ہے اس طرح ان کی نزدیکت خطایا کمانے کے مترادف ہے۔

اس روایت کی تشریح میں ملا علی قاری نے اس خط کو ذکر کیا اور اس کو البدایہ والنھایہ میں حافظ ابن کثیرؒ نے بھی لایا ہے، کہ یہ ظالم بادشاہ آپ کے ذریعہ اپنے باطل کی چکی گھمائیں گے اور آپ سے اپنے کرتوتوں تک پہنچنے کے لئے پل کا کام لیں گے اور آپ کو سیڑھی کی طرح بنا کر وہ اپنے گمراہیوں تک رسائی اس کے ذریعہ حاصل کریں گے۔ اور الحق الصریح جو مشکوٰۃ کی پشتو زبان میں شرح ہے یہاں مؤلف نے بے نظیر کی بات نقل کی ہے (وہ تو اب اللہ کو پیاری ہو چکی ہے) لیکن اسکا مقولہ یوں درج کیا گیا ہے کہ ''ہمارے ساتھ علمائے حق ہیں''۔

امام زہریؒ اور درہم

امام ترمذی نے با ب فی الصلوٰة قبل الجمعة و بعد ها[۱:۱۱۸] پر عمرو بن دینار کا قول نقل کیا:

ما رأ یت ا حد ا انص للحد یث من الزهر ی و ما رأیت احد ا الد راهم اهو ن عنده منه ان كا نت الد راهم عنده بمنزلة البعر [البدایہ والنھایہ ۵:۳۹۶،حلیۃ الاولیاء ۳:۴۷]

یعنی درہم امام زہریؒ کے ہاں اونٹ کی مینگنی جیسی بلکہ اس سے گئی گزری تھی، افسوس آج کل بعض علم کے مدعی ایسے ہیں کہ اسے مینگنی، درہم نظر آتا ہے۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

جناب عبدالرحیم مسلم دوست غیر مقلد کی گواہی

ایسے نام نہاد بعض اہل حدیث کے بارے میں اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

ځنــے خلق داسی پکښی وانی　　چی پیسی دی جیب ته راشی

ټول هدف ئې مادیات وی　　که په مخکښی که په شا شی

[ماتی زولنــے: ۲۲۵]

ترجمہ: بعض ایسے بھی کہتے کہ جیب میں پیسہ آنا چاہئے اوران کے تمام اہداف مادیات ہوتے ہیں چاہے آگے جاتے ہیں یا ریورس گیر لگاتے ہیں اور بعد میں حاصل مطلب یہ نکالا:

چی سیپاره ئې لا ونیلی نه وی　　مونږ ته درسونه اوس ددین راکوی

جنہوں نے ایک پارہ بھی نہیں پڑھا وہ اب ہم کو دین کا درس دیتے ہیں، سچ ہے ۔

بڑا افسوس ہوتا ہے بہاروں کی جوانی پر　　تعاقب میں خزاں پا کر بڑا افسوس ہوتا ہے

علی رضی اللہ عنہ کا دنیا کو خطاب

ایک دفعہ علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ بیت المال بھرا ہوا ہے (آج کل تو پاکستان کا خزانہ خالی ہے کارٹ ہے) اندر داخل ہو کر فرمانے لگے: یا صفراء یا بیضاء غری غیری حتی ما بقی منہ درھم.

اے سونے چاندی کسی اور کو دھوکہ دیں سارا تقسیم کیا، یہاں تک کہ وہاں ایک درہم بھی نہیں رہا۔

[مرقات ۱۱: ۳۴۵]

بروایں دام بر مرغ دگرنہ　　کہ عنقا را بلند است آشیانہ

اور

دادِ سکندر سے وہ مردِ فقیر اولیٰ　　ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللہی [اقبال]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مال کی تقسیم

بخاری کے کتاب الجھاد کی روایت ہے کہ جب بحرین سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مال ملا تو فرمایا:

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

انثروہ فی المسجد و کان اکثر مال اتی بہ رسو لﷺ اذ جاءہ عباس رضی اللہ عنہ فقال یا رسول اللہ ﷺ اعطنی انی فا دیت نفسی و فا دیت عقیلا قال خذ۔

آپ ﷺ نے مسجد میں مال بکھیرا، اور مال کا اتنا وافر مقدار اس سے پہلے نہیں آیا تھا۔ عباسؓ نے آکر عرض کیا کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا ہے مجھے کچھ دیں آپ ﷺ نے فرمایا لے لو۔ لیکن گٹھڑی بھاری ہونے کی وجہ سے جب چچا محترم اٹھانے سے قاصر رہے تو آپ ﷺ سے عرض کیا کسی کو حکم دیں کہ اٹھانے میں میرے ساتھ تعاون کریں، سرور کائنات نے انکار کیا، کہنے لگا آپ اے اللہ کے رسول میرے ساتھ اٹھانے میں تعاون کریں فرمایا نہیں۔ آخر کار عباسؓ نے کچھ کم کر کے اٹھایا اور اپنے کاندھے پر رکھ کر جانے لگا۔ آپ ﷺ چچا جان کو اس وقت گھور گھور کر دیکھتے جب تک نظر آتے، آپ ﷺ جب اس مجلس سے اٹھنے لگے و ثم منها درهم مسجد میں ایک درہم بھی نہ تھا۔

خوارج کا فتنہ دنیا پرستی کا نتیجہ ہے

سورۃ آل عمران کے ابتدائی رکوع میں حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

ان اول بدعة وقعت فی الا سلام فتنة الخوارج و كان مبدنهم بسبب الد نيا حين قسم النبی غنا ئيم حنين انه لم يعدل فی القسمة.

اسلام میں اول بدعت جو خوارج کے فتنہ کی شکل میں ظاہر ہوئی اس کی بنیاد دنیا ہے۔ آپ ﷺ نے حنین کے غنائم کی تقسیم کی، ان کا سرغنہ بکنے لگا کہ آپ ﷺ نے تقسیم میں انصاف کا خون کیا۔ یہ بنو تمیم قبیلے کا ذوالخویصرہ تھا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا:

ويلك من يعدل اذا لم اعدل قد خبت و خسرت.

تیرا ستیاناس اگر میں عدل نہ کروں تو کون پھر عدل کرے گا۔ تم ناکام و نامراد ہوئے۔

اعتزال کے فتنے کا پھیلاؤ اور حکومت کی سرپرستی

دوسری صدی ہجری میں جب اس (معتزلہ) فتنہ نے جنم لیا تو علماء امت نے اس کا بھرپور دفاع کیا جن ائمہ کرام نے یہ فریضہ سرانجام دیا ان میں امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام بخاریؒ، اور ابن قتیبہؒ کے نام بالخصوص

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

قابل ذکر ہیں اس پر اتفاق کی بات ہے کہ اس دور میں فتنہ انکار سنت یا اعتزال کو حکومت سرپرستی حاصل ہوگئی جس کی وجہ سے یہ فتنہ تقریباً سوا سو سال زندہ رہا اور جب یہ سرپرستی ختم ہوگئی تو یہ فتنہ بھی آپ ہی اپنا موت مرگیا۔[آئینہ پرویزیت غیر مقلد عبدالرحمٰن گیلانی:۳۰]

فتنہ سرسید کی بنیاد غم شکم

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے: ان کو پھر اپنی روٹیوں کی فکر ہوئی مصلحت یہ دیکھی کہ مذمت باغیان میں کتاب لکھو۔[امداد الفتاویٰ ۶:۱۵۶]

پتہ چلا کہ اپنے پیٹ کی فکر کیلئے غلط راستہ اختیار کرنا سرسیدی فکر ہے ۱۸۵۷ء میں جب جہاد حریت کا معرکہ گرم ہوا تو سرسید نے اپنے انگریز محسنوں کی جان و مال اور اقتدار کی تحفظ کیلئے ہراول دستے کا کردار ادا کیا اور مقدس جہاد کو بغاوت کا نام دے کر مجاہدین اسلام کے خلاف دل کھول کر لکھا، حسن خدمت کے اس صلے میں حکومت برطانیہ نے (کے بی. ایس، ائی، آر) وہندوستان میں امن کا جج کے خطابات دینے کے علاوہ دو پشتوں تک دو سو ماہانہ شاہی وظیفہ جاری کردیا۔

[بحوالہ سرسید کی تفسیر کا سرسری جائزہ، ماہنامہ وفاق المدارس ملتان ستمبر ۲۰۰۸ء]

شکم سے حضرت انسان نجات پا نہ سکے اب اپنے پیٹ میں ہیں پہلے ماں کے پیٹ میں تھے

[اکبر]

سرسید کے قابل اعتماد کی خیانت

سرسید احمد خان کا جو خاص قابل اعتماد امین منشی تھا ایک لاکھ پانچ ہزار میں اس پر خیانت ثابت ہوئی اس لئے سرسید کے آخری ایام خراب ہوئے اور اس کا بیٹا سید حامد بھی مرا تو صحت گرگئی۔نزھۃ الخواطر یعنی الاعلام لمن فی تاریخ الھند من الاعلام، الجزء الثانی لابی حسن علی ندوی۔

غیر مقلد محمد احسن مصنف مصباح الادلۃ کا انجام

غیر مقلدین کی تردید میں ایضاح الادلۃ شیخ الہند مولانا محمود احسنؒ کا لاجواب تصنیف ہے، یہ مصباح الادلہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

کا جواب ہے۔ایضاح کے مقدمہ ص پر ہے کہ مرزا کی وساطت سے اس کیلئے (۱۹) روپے دو آنے کی رقم کا چندہ ہوا۔ یہ اشتہاری ذلت ہے ورنہ مرزا آسانی سے پچاس روپے ماہواری دے سکتے تھے۔

مودودی صاحب کے ورثہ کا مال پر جھگڑا

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۷ اپریل ۱۹۸۳ء لاہور ۶ اپریل مولانا مودودی مرحوم کے صاحبزادے سید حیدر فاروق مودودی نے اپنی والدہ محمودہ بیگم کے خلاف (۸۳) ہزار (۹۸۳) روپے کی عدم ادائیگی کا دعویٰ دائر کیا، مدعی نے اپنے دعوٰی میں لکھا ہے کہ اسکی والدہ جانشینی کے سرٹیفکیٹ کے تحت اپنے والد کے ترکہ سے اس کا حصہ ادا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ مولانا مودودی مرحوم کی بنکوں میں چھوڑی ہوئی رقم دس لاکھ (۳۷) ہزار روپے میں اس کا حصہ ایک لاکھ، بیس ہزار ۹۸۳ روپے بنتا ہے۔ جس میں سے اسے صرف (۲۷) ہزار روپے ادا کیا گیا ہے۔

غلام احمد قادیانی کا مال ودولت سے کھیلنے کی وجہ

علامہ احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد نے اپنی مایہ ناز کتاب میں یہ راز فاش کیا کہ قادیانی کیوں مال و دولت سے کھیلتا ہے:

فسر منه المستعمرون ایما سرور و قد موا له کل المساعدات من الحمایه والمال حتّی اعطوه اناس یتبعو نه و یقلد ونه فکان الرجل الذ ی ما رای طوال حیاته ما ة جنیة یلعب بما لا ت الا لو ف یو میاً۔والمسکین الذ ی کا ن مو ظفاً بسیطاًلا یاخذ اکثر من خمس جنیها ت فی الشهر و ینقل بطلب المعا ش من بلد الی بلد و من قریة الی قریة یبنی قصورا شا مخة و یر کب عر با ت فحمة و یا خذ خد مه معا شا اکثر مما کان یا خذ سید هم فهذا کله من بر کا ت الا ستعما ر البر یطا نی .[القادیانیۃ ۲۰۔۲۱]

یعنی قادیانی سے انگریز حد درجہ خوش ہوا اور انہوں نے اس کیلئے مال و دولت کے خزانوں کے دہانے کھولے، یہاں تک اسکی تابعداری اور پیروی کرنے کیلئے اسے جیالے بھی دیئے تو جس شخص نے اپنی پوری زندگی میں سو روپے کی شکل بھی نہیں دیکھی تھی۔روزانہ لاکھوں روپوں کے ساتھ کھیلتا تھا اور وہ مسکین

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

جسکا ماہانہ مشاہرہ پانچ روپے سے زیادہ نہ تھا اور روزی کمانے کیلئے گاؤں گاؤں اور شہر شہر گھومتا پھرتا تھا اب اس نے بڑے بڑے بنگلے بنائے اور قیمتی گاڑیوں میں سواری کرنے لگ گئے اور اس کے نوکر چاکر اپنے گرو سے بھی زیادہ آب ودانہ لینے لگ گئے۔ یہ سب فرنگی ٹولہ کی نوکری چاکری کے برکات ہیں۔

دورنگی کی وجہ

رفع العجاجۃ غیر مقلد مولوی وحید الزمان کے ابن ماجہ کا شرح ہے وہ ذوا لـو جهيـن الـذ ی یأتی هٰؤلاء بو جه والیٰ هٰؤ لا ء بو جه. حدیث کی تشریح کرتے وقت لکھتے ہیں " رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسی کام کا نہیں کوئی اس پر بھروسہ نہیں کرتا"۔ [رفع العجاجہ ۶: ۱۸۳]

جیسا موسم ہے مطابق اس کے میں دیوانہ ہوں مارچ میں بلبل ہوں، جولائی میں پروانہ ہوں [اکبر]

دورنگی ٹولے کے سرغنہ عبداللہ بن ابی کی منافقت کیوں؟

امام بخاریؒ نے باب عیادۃ المریض ۲: ۸۴۶ پر ایک لمبے واقعہ کے آخر میں لکھا ہے:

قال سعد : یا رسول الله اعف عنه واصفح فلقد اعطاك الله ما اعطاك و لقد اجتمع اهل هٰذ ه البحرة ان یتو جو ه فیعصبو ه فلما رد بالحق الذ ی اعطاك الله شرق بذاك الذ ی فعل به ما رائیت . [بخاری ۲: ۹۱۶، مسلم ۲: ۱۱۰، البدایہ والنہایۃ ۳: ۳۸۱]

(آپ ﷺ کے مراکب کے بیان ہیں) اور امام نوویؒ نے مسلم کی شرح میں لکھا ہے۔ معناه اتفقوا علی ان یجعلوه ملکهم و کان من عا رتهم اذا ملکو ا انسانا ان یتو جو ه و یعصبو ه.

سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول، عبداللہ بن ابی سے عفو اور درگزر کر۔ آپ کو اللہ نے وہ سب کچھ دیا جو دیا۔ آپ کی آمد سے پہلے بحیرہ عرب کے لوگوں کا اتفاق تھا کہ اسکی تاج پوشی اور دستار بندی ہوگی۔ اور یہ سب کچھ اللہ نے حق کی بدولت دیا تو یہ تاج نہ ملنے کے غصہ کی وجہ سے آپے سے باہر ہوا اس لئے جو آپ نے اسکے بھیانک کردار کو دیکھا اسکی وجہ یہی ہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

لوگ عیسائی اور قادیانی کیوں بنتے ہیں؟

مفتی رشید احمد لدھیانویؒ لکھتے ہیں:

عیسائی مشنریاں، شفاخانوں، گھی، دودھ کے ڈبوں اور مختلف چیزوں کی تقسیم، روپے اور ملازمت کے لالچ میں لوگوں کو عیسائی بنارہی ہیں اس لئے اچھوت قومیں عیسائی مذہب اختیار کرچکی ہیں یہی طریقہ عیسائیوں سے قادیانیوں نے سیکھا بہت سے قادیانی ڈاکٹروں نے اپنی خدمات وقف کررکھی ہیں، دوکانوں پر بورڈ لگے ہوئے ہیں کہ مریض کے گھر پر جاکر بلافیس معائنہ کیا جاتا ہے۔ تقسیم کے ایام میں بعض قادیانیوں کو دیکھا کہ منوں کی مقدار میں روزانہ مہاجرین میں تازہ دودھ تقسیم کرتے تھے یہ ایک دودن کا واقعہ نہیں بلکہ کئی مہینوں تک ان کا یہ معمول دیکھا گیا۔ عیسائی مشنریاں ڈبے کا دودھ تقسیم کرتی ہیں مگر قادیانی اس سے بڑھ کر تازہ دودھ تقسیم کرتے رہے تو کیا یہ عیسائی اور قادیانی اہل حق ہو سکتے ہیں؟ انہی عیسائی مشنریوں اور قادیانیوں کے طریقہ تبلیغ کی تقلید بعض مسلم جماعتیں بھی کرنے لگیں، یہ لوگ شفاخانوں اور مختلف مواقع پر امدادی فنڈوں اور تعاون کے ذریعہ لوگوں کو متاثر کرنے کی سعی کرتی ہیں۔ شرعی نظر سے صرف یہ کہ یہ چیز معیارِ حق نہیں بلکہ سرے سے یہ طریقہ تبلیغ غلط ہے، آپ نے کوئی احسان یا طمع دلاکر کسی کو اپنی طرف مائل کرلیا تو ایسے شخص کا کیا اعتبار؟ کل کوئی دوسری جماعت کوئی بڑی طمع دے کر اپنی طرف کھینچ سکتی ہے ایسے ہی اہتمام اعمال بھی معیارِ حق نہیں۔ [احسن الفتاویٰ ۱:۳۰۱]

مفتی صاحبؒ کی بات بالکل درست ہے۔ سورۃ النحل کی آیت ہے: ان تکون امة هي اربیٰ من امة. کی وجہ سے لوگ وعدے توڑتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ رشتے جوڑتے ہیں۔

مرزا غلام مرتضیٰ قادیانی اور انگریز کا شاباش

قادیانی غداروں کی نشاندہی محمد طاہر رزاق ص ۱۲ پر ایک خط اس طرح منقول ہے:

تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان بعافیت باشندہ از آنجد کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ کے ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیرخواہی و مدد ہی سرکار دولتمدار انگلشیہ در باب نگہداشت و بہرسانی اسپانی بخوبی منصۂ ظہور پہنچی اور شروع مفسدے سے آج تک آپ بدل ہوا خواہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

تعلق اس خیر خواہی اور خیر سگالی کے خلعت مبلغ دوصد روپیہ سرکار زر ہے اور باعث خوشنودی سرکار ہوالہذا سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی صاحب کمشنر بہادر نمبر (۵۷۶ مورخہ ۱۸۵۸ء) پروانہ ہذا باظہار خوشنودی سرکار و نیک نامی وفاداری بنام آپ لکھا جاتا ہے۔ (مرقومہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء) نقل مراسلہ فنانشل کمشنر پنجاب مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظہ۔

نوٹ: اصل خط انگریزی میں ہے۔

باطل پرستوں کے دلفریب پیش کش

داستان ایمان فروشوں کی ایک قابل عبرت، ایمان افروز ناول ہے، اگرچہ بعض باتیں قابل گرفت اور بعض قطعاً غلط ہے، مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کی وفات، پر صاد کرنا۔ لیکن مجموعی طور پر ذھن کو جھنجھوڑنے والا داستان ہے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی اور نورالدین زنگی کے فتح بیت المقدس کے مقدس مشن میں برائے نام مسلمان حائل ہیں۔ مال و دولت اور لڑکیوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ جب سلطان کہیں سے تیر کھاتا تو وہی منظر تھا۔

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف　　　اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہوگئی

ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اسی بیت المقدس کے مشن کے موقع پر خوبصورت لڑکیوں کا طوفان دیکھا کہ مخالفین انہیں تربیت دے کر مسلمانوں کو اپنے نصب العین سے ہٹانا چاہتے تھے تو فوراً فرمایا: علیکم بسورۃ النور یعنی نظریں جھکا دو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و دولت، حکومت و سلطنت اور خوبصورت لڑکی سے شادی، بادشاہی اور مال و دولت کی پرزور پیش کش کی گئی تھی جیسا کہ مفسرین نے حم السجدہ کے اوائل اور ابن کثیر نے البدایہ والنھایہ میں لکھا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشروط پیش کش بدبودار انڈوں کی طرف قطعاً التفات بھی نہ کیا اور ایک صحیح موحد کی یہی نشانی ہے۔

موحد چہ در پائے ریزی زرش　　　چہ فولاد ہندی نہی برسرش
امید وہراسش نہ باشد زکس　　　ہمیں است بنیاد توحید بس

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

اگر مؤحد کے جوتے سونے کا بناؤ یا ھندی تلوار اسکے سر پر رکھ دیں ۔ترغیب و ترہیب کے جھانسے میں وہ کبھی نہیں آسکتا ،توحید کی بنیاد صرف اور صرف یہی ہے ۔آپ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:

لو وضعوا الشمس فی یمینی و القمرفی یساری علی ان اترک ھذاالامر ما فعلت .

[مختصر سیرۃ الرسول ،البدایہ والنھایہ ۲:۵۳]

میرے ہاتھوں پہ لاکر چاند سورج بھی اگر رکھ دیں مرے پاؤں تلے روئے زمین کا مال و زر رکھ دیں
مجھے یہ فرض ادا کرنا ہے اس سے ہٹ نہیں سکتا یہ بت جھوٹے ہیں میں جھوٹوں کو سچا کہہ نہیں سکتا

عورت کا جھانسہ

آپ ﷺ نے اگر لڑکیوں کے آفر کی وجہ سے اپنا موقف تبدیل نہیں کیا لیکن تف ہے ایسے نام نہاد مؤحد پر جو لڑکی کے رشتے ملنے یا اس کے لاج رکھنے کیلئے مذہب تبدیل کرنے لگتا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فتاویٰ میں لکھا ہے: و لا ریب ان التزام المذھب او الخروج منھا ان کان لغرض دنیوی ... الخ [فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۵:۲۲۲]

بے شک چاہے مذہب کا التزام ہو اور یا اس سے باہر جانے کا التزام ہو اگر یہ دنیوی اغراض کی وجہ سے ہو تو یہ مہاجر ام قیس کا مصداق بنے گا اور یہ کاروائی ناجائز ہے ۔

علامہ شامی کا حوالہ

شامی میں ایک مسئلہ ہے :باب القبول و عدمہ اول درمختار کی عبارت ملاحظہ کیجئے :

و لا من انتقل من مذھب ابی حنیفۃ الی مذھب الشافعی . [شامی ۴:۵۲۹]

اگر حنفی مذہب سے شافعی مسلک اپنانے پر چلا گیا تو اسکی گواہی قبول نہیں ۔اب یہاں دو اشکال بالکل واضح ہیں ۔

[ا] یہ تو صحیح ہے کہ التزام مذہب واحد نص قطعی کا حکم نہیں ۔اور چاروں مذاہب میں سے ایک مذہب میں ہوتے ہوئے ایک محقق عالم دین کو مکمل مذہب کی تبدیلی جائز ہے چاہے حنفی ،شافعی بنے یا عکس ،صاحب الدر نے صرف ایک طرف کیوں ذکر کیا ۔یہاں تک کہ ایک متعصب حنفی نے تعزیر کی بات نقل کی اگر

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

شافعی حنفی بنتا ہے تو غلط ہے۔

[۲] یہ تبدیلی جب کوئی تحقیق کے بعد ایک متبحر عالم کرے تو یہاں اسکی حوصلہ شکنی کیوں کی گئی ہے؟

علامہ شامی دونوں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: یستوی فیه الحنفی والشافعی کہ دونوں طرف کی بات ہے۔ ''ون وے'' نہیں آگے لکھا ہے: و قیل انتقل الی مذهب الشافعی لیزوجه له اخاف ان یموت مسلوب الایمان لاهانته للدین لجیفة قذرة ۔۔۔الخ

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر مذہب کی تبدیلی صرف شادی رچانے کیلئے ہو میں ڈرتا ہوں کہ اس کا خاتمہ کفر پر کہیں نہ ہو کیونکہ سڑے ہوئے گندے مردار دنیا کیلئے دین کی اہانت اس نے کتنی دلیری سے کی، اگر کوئی اس کا انکار کرے کہ ایسا نہیں ہوسکتا تو اسکی تسلی کیلئے ایک حوالہ دیتا ہوں۔

شیخ عبدالسلام مدظلہ کا بے لاگ تبصرہ

شیخ موصوف نے موضع پلوسئی میں غیر مقلدین کے خلاف ایک تقریر کی تھی۔ مانتا ہوں کہ انہوں نے وہاں جو دینی مسائل بیان کئے ہیں۔ ان مسائل سے رجوع کیا ہے۔ لیکن جب کسی کے متعلق دلیرانہ ذاتی انکشاف کیا ہو تو وہاں رجوع، کذب بیانی کے مترادف ہوگا یا کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع کا مصداق بنے گا اور شیخ صاحب کے متعلق اس طرح کہنا درست نہیں تو ایک نفس الامری حقیقت اس تقریر کے اقتباس سے ذکر کرتا ہوں۔ ان کی یہ تقریر ''غیر مقلدین کا اپریشن '' کے نام سے عبداللہ توحیدی نے قلم بند کیا ہے اور نوجوانان اشاعت التوحید والسنۃ کراچی نے پشتو میں اسے شائع کیا ہے۔

چا له خو یوتن لور خور ورکړی ده چه راځه ته غیر مقلد شه هغهٔ وئیل څه . یوله یو تن خور ورکړهٔ نو هغه غیر مقلد شو .

ترجمہ: کسی کو کسی نے بہن دیا، بیٹی دیا ہے کہ آؤ غیر مقلد بنو اس نے کہا ٹھیک ہے ایک کو ایک شخص نے بہن دیا تو وہ غیر مقلد بن گیا۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

بیوی کیلئے اہل السنّت کے مسلک کو اللہ حافظ

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے:

عمران بن حطان الخارجی کان اولا من اہل السنة والجماعة فتزوج امرءة من الخوارج حسنة جميلة جداً فاحبها و كان هو دميم الشكل فاراد ان يردها الى السنة فابت فارتد منها الى مذهبها [البدایہ والنہایہ ۵:۶۵]

عمران اول اہل السنّت میں سے تھا خوارج کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جو انتہائی خوبصورت تھی اسکے دل میں سما گئی اور عمران بدشکل تھا ارادہ کیا کہ لڑکی سنیہ بنائے وہ انکار کرنے لگی تو یہ بھی مرتد ہو کر بیوی کا مذہب اختیار کرنے لگا۔

مدرسہ کے نام تعاون اور چندہ

مدارس اور مساجد کیلئے چندہ دینا مطلوب عمل ہے چاہئے کہ ایک سرمایہ دار اور مخلص بلا مطالبہ اپنے حلال مال سے قریبی مسجد و مدرسہ یا دور دراز ایک مدرسہ کیلئے خوشی سے چندہ دے کر اسے مذہبی فریضہ سمجھیں۔ لیکن آج کل کبھی انسان شک میں پڑتا ہے کہ چندہ برائے مدرسہ ہے یا مدرسہ برائے چندہ۔ اور کبھی مہتمم کمیشن کے طور پر اس چندہ سے تہائی یا پانچواں حصہ وصول کرنا اپنا حق سمجھتا ہے۔ چندہ دیتے وقت اس کا خیال رکھیں کہ مہتمم صاحب زکوۃ کا رقم مسجد یا مدرسہ کی تعمیر پر خرچ نہ کریں۔ کیونکہ فتاوی دین خالص ۸:۲۰۷ پر ہے: ولا يراد به كل المشانخ الخير به.

اور ص ۲۰۸ پر لکھا ہے کہ مساجد و مدارس کی تعمیر میں زکوۃ کے رقم کو درست سمجھنا:

لا دليل عليه لا من كتاب و لا من سنة صحيحة و لا سقيمة ولا اجماع و لا راى صحابى و لا قياس صحيح ولا فاسد.

اسی طرح ص ۲۱۲ پر بھی انکی تحقیق یہی ہے۔ اگر مہتمم صاحب کو معلوم ہو کہ فلاں صرف حرام کماتا ہے اور اس سے چندہ بھی وصول کرتا ہے تو یہ حق پرستی کند چھری سے ذبح کرنا ہے۔ مثلاً اگر کسی کی تحقیق ہو کہ تمباکو کاشت کرنا درست نہیں اور اسکی تجارت حرام ہے، نسوار حرام ہے اور پھر حرام سمجھتے ہوئے اسکی آمدنی سے زکوۃ یا زکوۃ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

کے علاوہ اور کوئی چندہ وصول کرتا ہے اور یا اُسے جزاك الله خیرا کہتا یا لکھتا ہے تو مقام افسوس ہے۔

تمباکو کے کاروبار کی حرمت یا اباحت

فتاویٰ دین خالص ۸:۱۷۷ پر ہے: زرعها حرام و بیعها حرام و الا تجار فیها حرام.

تمباکو کاشت کرنا حرام ہے اس کا بیچنا حرام اور اسکی تجارت حرام ہے۔ اب ٹربل حرام کے فتویٰ لگانے کے بعد ان تینوں قسم لوگوں سے چندہ وصول کرنا چوری اور سینہ زوری ہے۔ باقی مسائل میں جب محقق کی تحقیق پسند ہے تو یہاں اس سے کبوتر کی طرح آنکھیں چرانا اور وہ بھی دنیوی مفادات کے خاطر اس کا مصداق اگر نہیں کہ جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے۔ تو کیا ہے۔

علماء دیوبند کا تمباکو کے متعلق فتویٰ

مفتی عزیز الرحمٰنؒ رقمطراز ہے: تمباکو کھانا، پینا، سونگھنا مباح ہے مگر غیر اولیٰ جس کا حاصل یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور تجارت تمباکو کی درست ہے۔ [فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۷:۲۳۶]

مفتی محمد شفیع نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں: البتہ اگر بلا ضرورت پئے تو مکروہ تنزیہی ہے اور ضرورت میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔ [فتاویٰ دار العلوم: ۲۹۲]

مولانا حسین احمد مدنیؒ لکھتے ہیں: یہ جملہ بزرگان دین تمباکو کے استعمال پر سوائے کراہت تنزیہی اور خلاف اولیٰ کے اور کوئی حکم نہیں فرماتے۔ [الشہاب الثاقب ۱:۸۲]

عزیز الفتاویٰ میں ہے: تمباکو کا استعمال مباح ہے [عزیز الفتاویٰ: ۲۱۴]

مقصد یہی ہے کہ حرام کہنے والے اس قسم چندہ سے احتراز کریں۔

مولانا عبد الحی لکھنوی کا فتویٰ

فقه اهل العراق و حدیثهم: ۳۳۵ پر ہے:

الشیخ محمد عبد الحئی الکهنوی اعلم اهل عصره با حادیث الاحکام المتوفی ۱۳۰۴ھ الا ان له بعض آراء شاذة لا تقبل فی المذهب ۔الخ

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

شیخ عبدالحی لکھنوی اپنے زمانے میں احکام کے احادیث کا بڑا عالم تھا مگر اس کے بعض شاذ آراء مذہب میں قبول نہیں کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں تقریباً موجود ہے ان کے ہم عصر کا تنسیق النظام حاشیہ میں ان تحقیقات کا جواب ہے جو التعلیق الممجد میں مختلف مقامات پر مولانا لکھنوی رقم فرما چکے ہیں نیز علامہ لکھنوی تو سماع الموتی، ذکر بالجہر حرمت النبی، اور ذات کے توسل نیز شکم مادر سے عرش پر قلم کے آواز سننے کے بھی قائل تھے۔

تمباکو کے متعلق مجموعہ فتاویٰ قدیم ۱:۲۲۹ پر ہے: قول حرمت لا یعبأ بہ است ...الخ

فرماتے ہیں حرمت دلیل قطعی پر موقوف ہے، ناک میں تمباکو ڈالنے کی کراہت پر بھی ایک معتبر دلیل قائم نہیں۔

نوٹ: علامہ عبدالحی کی طرح ابن ابی العز کی عبارات خصوصاً ''التنبیه علی مشکلات الهدایه'' کے زوردار نام سے بعض غیر مقلد احناف کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں، حافظ قاسم ابن قطلو بغا امام ابن ہمام کے مایہ ناز شاگرد ہیں اور عرف الشذی میں شاہ انور نے ابن قطلو بغا کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے شیخ کے تفردات قابل قبول نہیں۔ اسی ابن قطلو بغا نے اپنے وقت میں ''اجوبة عن اعتراضات ابن ابی العز'' کے نام سے کتاب لکھ کر اشکالات دور کیے ہیں۔

پیسہ مسجد یا مدرسہ کے تعاون سے سلفیت کی ترویج

ملک کے مایہ ناز رسالوں میں سے ایک ماہنامہ بینات کراچی ہے۔ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ نومبر ۲۰۰۰ء کے شمارہ کے ص ۴۰ پر ایک غیر مقلد نے دوسرے غیر مقلد کے نام ایک خط لکھا ہے، چند اقتباسات مطالعہ کیجئے، پورے خط دیکھنے کیلئے اصل رسالہ کی طرف رجوع کیجئے بندہ اصل رسالہ سے خط نقل کرتا ہے:

فضیلة الشیخ محمد ارشد سلفی وکیل جامعہ ابن تیمیہ مدینة السلام بہار (الہند)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ آگے جا کر لکھا ہے ''میں نے حکومت سعودیہ کو یہ بات اچھی طرح باور کرادی ہے کہ جماعت سلفیہ کے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

علاوہ ہند و پاک کی تمام جماعتیں گمراہ اور باطل پرست ہیں واللہ میرے نزدیک کسی غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دینے سے زیادہ اہم ایک حنفی المسلک مسلمان کو راہ راست پر لانا ہے............آگے جا کر لکھتے ہیں:۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب حالات سازگار ہورہی ہیں اور ماضی میں آپ کو تحریک سلفیت کی راہ میں جن دشواریوں اور تلخیوں سے گزرنا پڑا تھا اسکی نوبت نہیں ہوگی، ڈھاکہ جامع مسجد کے امام صاحب سے آپ لوگوں نے جو خوشگوار رابطہ قائم کیا ہے اس سے یقیناً فائدہ ہوگا اب وہ انشاء اللہ آپ کی مخالفت کرنے کی حماقت نہیں کریں گے۔ضرورت ہو تو ان پر پیسے بھی خرچ کیجئے، وقتاً فوقتاً مسجد اور مدرسے کے نام پر ان کا تعاون کرتے رہے۔ یہ مادی دور ہے پیسے کے ذریعے بڑے بڑے مہم سر کئے جاتے ہیں اگر آپ کوشش کریں گے تو آپ کو ایسے بہت سارے مقلدین علماء مل جائیں گے، جو در پردہ آپ کی تحریک کی حمایت کریں گے ...الخ

والسلام! محمد لقمان سلفی ۵ جنوری ۲۰۰۰ء

چندہ کے متعلق مفتی شفیعؒ کا ایک فتویٰ

مفتی صاحب لکھتے ہیں: حقوق کے معاملہ میں جب تک خوش دلی کا اطمینان نہ ہوجائے کسی کا حق لینا جائز نہیں، مجمع کے رعب یا لوگوں کی شرم سے کسی کا خاموش رہنا رضامندی کیلئے کافی نہیں اسی سے حضرات فقہاء نے فرمایا کہ کسی شخص پر اپنی وجاہت کا رعب ڈال کر کسی دینی مقصد کیلئے چندہ کرنا بھی درست نہیں کیونکہ ایسے حالات میں بہت سے شریف آدمی محض شرما شرمی کچھ دیتے ہیں پوری رضامندی نہیں ہوتی اس طرح کے مال میں برکت بھی نہیں ہوتی۔[تفسیر معارف القرآن سورۃ توبہ ۴:۳۵۲]

نوٹ: بعض ایسے لوگ جو اپنا مسلکی ایجنڈا چندہ لینے والے عالم پر لاگو کرنا چاہتے ہیں۔ان سے چندہ لینا خودداری کا خون کرنا ہے۔

عبداللہ بن مبارک اور مذمت دنیا

عبداللہ بن مبارک کے کتاب الجہاد کے مقدمہ میں وفیات الاعیان ۳:۳۲ کے حوالہ سے یہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

اشعار نقل ہیں۔

قد یفتح المراء حا نو تا لمتجره   وقد فتحت لك الحا نو ت با لدین

بین الا سا طین حا نو ت بلا غلق   تبتا ع با لد ین اموا ل المسا کین

صیرت دینك شا ھینا تصید به   و لیس یفلح اصحا ب الشوا ھین

کبھی آدمی تجارت کیلئے منڈی کھولتے ہیں (آج کل تو کارخانے بعض لوگ چلا رہے ہیں) اور تم نے دین کا دکان اپنے لئے کھول دیا ہے۔ مسجد (یا برائے نام مدرسہ) کے ستونوں کے درمیان ایسا دکان کھول دیا ہے کہ اسکو تالا لگانے کے بھی ضرورت نہیں رہتی۔ تم دین کے ذریعہ مساکین کا مال ہڑپ کرتے ہو، تم نے اپنے دین کو ایسا شاہین ٹھہرایا ہے کہ اسکے ساتھ تم شکار کرتے ہو۔ اور ایسے شاھین والے کامیاب نہیں ہوسکتے۔ لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہر مدرسہ ایک بزنس اور کاروبار کے طور پر چلایا جاتا ہے۔ اچھے برے ہر طبقے میں ہوتے ہیں لیکن اکثر مدارس دین کے قلعے ہیں۔ جبکہ بعض مساجد دین اسلام کی اشاعت کے مراکز ہیں۔ ہاں اگر کسی نے اپنے خاص بڑوں کے مدارس منڈیوں کی شکل میں دیکھے ہوتو اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ انما الا عما ل با لنیات ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ کے اس قسم کے دیگر اشعار تاریخ بغداد ۶:۲۳۶ پر بھی درج ہیں۔

شہر بن حوشب بعض کے ہاں مجروح کیوں؟

اگر چہ بعض نے شہرؒ کی توثیق کی لیکن اچھے خاصے افراد نے صرف ایک واقعہ کی وجہ سے اُسے مجروح کر دیا ہے: کا ن شھر علی بیت الما ل فاخذ منه دراھم فقال قائل:

لقد با ع شھر دینه بخر یطة   فمن یا من القراء بعدك یا شھر

البدایہ والنہایہ ۵:۲۰۹ طبع پشاور اور صیانۃ الانسان علامہ موصوف بیت المال کا محافظ تھا چند دراہم جب اس سے لئے تو کہنے والے نے کہا، کہ شہر نے اپنا دین پیسوں کی تھیلی پر بیچا تو آپ کے بعد اے شہر قابل اعتماد کون رہا ؟ اور جن بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے دین نیلام کر کے جعلی عزت بنائی کیا وہ مجروح نہیں ہونگے، بعض علماء جرح وتعدیل کی تحقیق تو یہ ہے کہ اگر کسی محدث کے تین جھوٹ ثابت ہوئے تو

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ان سے حدیث مت لو اور جن کے (۱۳) وہ جھوٹ جو ریکارڈ پر ہے ثابت ہو اور وہ توریہ کے ضمن میں بھی قطعاً نہ آسکے کیا اس سے روایت لینے پر فخر کیا جائے گا؟ ایں چہ بوالعجبی است

حق ماننے میں رکاوٹ مال ودولت اور اکرام

اکثر مفسرین نے سورۃ آل عمران کے اوئل میں ایک واقعہ لکھا ہے، جس کا ذکر "السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ۲:۲۲۳، السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ۴:۱۰۷، زادالمعاد ۳:۴۵، اور البدایہ والنھایہ ۳:۶۰ پر ہے۔

ابو الحارثہ بن علقمہ: کان ملوک الروم قد اکرموہ و شرفوہ ---------الخ

روم کے بادشاہ اسکی عزت کرتے اور اسے ایک معزز شخصیت سمجھتے تھے، اور اسکے آب ودانہ کا خیال کرتے تھے کیونکہ علم واجتہاد اور دین میں اسکو نابغہ روزگار سمجھا جاتا تھا، وفد نجران جب آپ ﷺ سے بحث ومناظرہ کے لئے جارہے تھے اس وفد میں ابوحارثہ اور اسکا کم سن بھائی کرز بن علقمہ اپنے اپنے خچر پر سوار تھے بھی موجود تھے، تو ابو حارثہ کے خچر کو ٹھوکر لگی چھوٹے بھائی کرز کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ (العیاذ باللہ) پیغمبر مردہ باد۔ تو ابو حارثہ نے غصہ سے کہا تیری ماں کا ستیاناس ہو۔ بھائی نے پوچھا کیوں؟ ابوحارثہ نے کہا: انه والله النبی الذی کنا ننتظرہ۔

اللہ کی قسم یہ یقیناً وہی پیغمبر ہے، جس کا ہم انتظار کرتے تھے۔ تو بھائی نے کہا کہ علم ومعرفت کے باوجود تم کیوں انکار کرتے ہو تو بڑے بھائی نے انکشاف کیا: لأن ھٰذہ الملوک اعطونا اموالا کثیرۃ و اکرمونا فلو آمنا بمحمد ﷺ لاخذوا منا کل ھٰذہ الاشیاء۔

وجہ یہی ہے کہ یہ بادشاہ ہمیں بہت مال دیتے ہیں اور ہماری عزت کرتے ہیں اگر ان پر ہم ایمان لائے تو آئندہ مال واکرام موقوف ہونے کے علاوہ ماضی کا دیا ہوا سب کچھ ہم سے واپس لیں گے۔ یہی حقیقت جب اسکے بھائی کرز کے دل میں جاگزین ہوئی تو بعد میں اسلام لے آئے۔

پرویز مشرف کا سب سے پہلے پاکستان

موصوف اپنی کتاب سب سے پہلے پاکستان: ۲۹۷ پر رقمطراز ہے:

سی، ائی، اے سے صرف یہ پوچھنا چاہئے کہ وہ کتنی انعامی رقم ادا کر چکے ہیں، انہیں خود ہی

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

بہتر اندازہ ہوجائے گا کہ ہم نے کتنا زیادہ کام کیا ہے۔

یہ ہے اسلام کے دیوار میں چھید اور رخنہ ڈالنے والے کا اعتراف۔ پھر نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہ ہوئی اور دوسری طرف خطیب بغدادی نے عنان بن مسلم کے متعلق اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ اسکو کہا گیا کہ ایک راوی کو عادل اور غیر عادل دونوں مت کہو اور دس ہزار دینار آپ کو پیش کئے جائیں گے اس مردمؤمن نے دوٹوک الفاظ میں جواب دیا: لا ابطل حقا من الحقوق کہ دینار کی وجہ سے میں کسی کا حق باطل نہیں کرسکتا۔

یا تنگ نہ کر مجھ کو ناصح ناداں اتنا
یا چل کر دکھا دو، دہن ایسا کمر ایسی

سرور کائنات ﷺ پر جادو کیوں؟

ومن شر النفاثات فی العقد کی تشریح کرتے وقت تفسیر جمل کی عبارت ہے کہ لبید یہودی جو انٹر نیشنل جادوگر تھا اولاً آپ ﷺ پر جادو کرنے سے انکار کرنے لگا تھا، لیکن دینار کی چمک نے اس بدبخت کو اور بھی روسیاہ بنایا۔ و نحن نجعل لك جعلا علی ان تسحره لنا سحرا ینو ثر فیه فجعلو اله ثلاثة دنا نیر.

کہ یہ سارا چکر صرف تین دینار کا تھا۔ اس سلسلہ میں مقامات کا المقاملة الثالثة الدینا ریہ پر طائرانہ نظر فائدہ سے خالی نہیں۔ اسی یہودیت کے ایجنڈا پر چلنے والے علماء سوء میں سے ایک مولوی فضل رسول ہے المتوفی ۱۳۳۱ جن کی کتاب سیف الجبار علی اعداء الابرار ہے یہ انگریز کا ہندوستان میں زرخرید غلام تھا جب کہ حجاز میں احمد زینی دحلانؒ جس کی کتاب خلاصۃ الکلام ہے یہ بھی سیم وزر کا حریص تھا۔

اکمل التاریخ کا حوالہ

اسی تاریخ کے میں ہے: مولانا فضل رسول کے خاندان کے مرید محمد یعقوب حسینی القادری لکھتے ہیں: نواب محی الدولہ صاحب نے کوشش کر کے (۱۷) روپیہ یومیہ مقرر کرادئے، اس وقت سے یہ روپیہ اب تک گیا رہ روپے روزانہ کے حساب سے ریاست فرخ نہاد کیلئے برابر جاری ہے جسکی تعداد سرکاری سکہ سے (۲۶۰) روپے ماہوار کے قریب ہوئی۔ [اکمل التاریخ ۲: ۲۷] دیکھئے تاریخ رضا خانیت۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

سر چارج کمننگھم کی ڈائری کا حوالہ

نیشنل عوامی پارٹی کا رہبر خان عبدالولی خان اپنی کتاب حقائق، حقائق ہیں: ص ۱۲۵ پر کمننگھم کی ڈائری سے انگریزی کا ایک خط نقل کر کے ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ سوات، بونیر، مردان اور رانی زئی کے ملا اس وقت سوات وزیراعظم حضرت علی کے حوالے تھے۔

ترجمہ: سوات کے وزیراعظم نے مجھے ان ملاوؤں کی لسٹ بھیجی جن کے ذریعہ سے وہ کام کررہا تھا وہ ان کو تقریباً (۱۵) روپیہ ماہوار معاوضہ دے رہا ہے۔ اور کمننگھم مطمئن تھا کہ سوات کا وزیراعظم حضرت علی اپنا کام نہایت خوش اسلوبی سے کررہا ہے لکھتا ہے۔

ترجمہ: سوات کے وزیراعظم حضرت علی سوات اور بونیر میں بہترین کام انجام دے رہے ہیں اس نے پیر بابا زیارت کو بھی استعمال کیا، غلام حیدر شیر پاؤ میں اپنے علاقے میں اچھا کام کررہا ہے، حضرت علی نے اب مقام سوات، بونیر اور مردان کے ضلع میں اپنی کارکردگی بڑھائی ہے۔

ایسے موقع پر علامہ اقبال پھر یاد آتا ہے:

اے زائران حریم مغرب ہزاروں رہبر بنے ہمارے ہمیں بھلا ان سے کیا واسطہ جو تجھ سے ناآشنا ہے

دو درہم کیلئے ردوکد

عباسی حکومت کا معمار صادق یعنی ابوجعفر منصور دوانیقی کے متعلق حاکم نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں یہ لطیفہ نقل کیا: ان ابا جعفر المنصور کان یدخل طلب العلم قبل الخلافۃ ـــ الخ

لکھا ہے کہ اس زمانہ میں کسی محدث کے مکان میں ابوجعفر داخل ہونے لگا ان کے دروازہ پر دربان نے کہا کہ میں یوں اندر جانے نہ دوں گا جب تک دو درہم میرے حوالہ نہ کرو گے۔ ابوجعفر جیسے بخیل کیلئے اور وہ بھی طالبعلمی کے دنوں میں دو درہم ادا کرنا آسان نہ تھا لیکن علم کا شوق بھی غالب تھا۔ دربان سے خوشامد کر کے کہا کہ میں بنی ہاشم کے خاندان کا آدمی ہوں پھر بھی نہ مانا۔ اور درہم کا تقاضا جاری رکھا۔ ابو جعفر نے کہا کہ میں آپ کے چچا (عباسؓ) کے خاندان کا آدمی ہوں پھر بھی نہ مانا تب ابوجعفر نے کہا کہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

میں قرآن کا عالم ہوں متاثر نہ ہوا۔ ابو جعفر نے کہا کہ میں فقہ اور فرائض کا عالم ہوں لیکن دربان کم بخت پر کچھ اثر نہ ہوا اور مجبوراً دو درہم دیئے ۔قصہ گزرا لیکن ابو جعفر کے ساتھیوں کو اس ردو کد کا جب علم ہوا کہ (۲) درہم کے واسطے اس شخص نے بنی ہاشم، رسول، قرآن، فرائض اور فقہ ساری چیزوں کی آڑلی اور وسیلہ بنا کر کام نکالنے کی ناکام کوشش کی تو لوگوں نے اسکو اس دن سے دانق (پیسہ) جسکی جمع دوانیق ہے، کی طرف منسوب کیا اور دوانقی کی نسبت سے وہ خوش بھی تھے۔ [تدوین حدیث از مولانا مناظر احسن گیلانی]

میلاد اور نعت خوانی کا نذرانہ

آج کل بریلیوں اور بریلوی نما مولویوں کا مروجہ محافل میلاد منعقد کرنا ایک بدعت ہے۔ مفتی انتظام اللہ شہابی نے علماء کی حق گوئی نامی کتاب کے ص ۹۰ پر لکھا ہے:

مولانا غلام امام شہید نے میلاد شریف آگرہ کے قیام میں لکھا۔ نواب محی الدولہ نے ایک ہزار روپیہ زادراہ سفر کیلئے حیدرآباد سے بھیجا۔ وہاں پہنچ کر نعت خوانی کی مجلس قائم کی بڑی قدرو منزلت ہوئی ۔نظام سرکار نے چارصد روپیہ سالانہ بلاشرط خدمت مقرر کیا، دکن سے حرمین شریفین گئے۔ راجہ پرشاد متخلص بہ باقی نے نذرانہ سفر، حج کیلئے پیش کیا، نواب مختار الملک بہادر نے بھی زادسفر کیلئے معقول رقم بطور نذرانہ دی، بخیر وخوبی منزل مقصود پہنچے، وہاں میلاد کی محفلیں قائم کیں۔

ابن دحیہ اور ہزار دینار

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ مظفر ابو سعید کو کبری عید میلاد مناتا تھا اور ہر سال اس پر تین لاکھ خرچ کرتا تھا (آج کل کے بادشاہ بھی ابو سعید کا نقل کر کے عشق رسول کے دعویٰ میں یہی بدعت میلاد منعقد کرتے ہیں) اس موقع پر حلوئی کے تیس ہزار پلیٹ تیار کیا کرتے تھے اور مکھن کے ایک لاکھ پلیٹ ہڑپ کئے جاتے تھے اور ظہر تا عصر محفل سماع کے موقع پر یرقص بنفسہ معھم ان جعلی صوفیہ کے ساتھ ناچتے تھے۔

وقد صنف الشیخ ابو الخطاب ابن دحیہ له مجلدا فی المولد النبوی سماة التنویر فی مولد البشیر النذیر، فاجازه علی ذالك بالف دینار.

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

شیخ ابوالخطاب ابن وحیہ نے بادشاہ کیلئے ''تنویر'' نامی کتاب مولد نبوی کے متعلق تصنیف کی اور بادشاہ نے اسے ہزار درہم سے نوازا۔ [البدایہ والنھایہ ۷: ۱۶۰]

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

قلت قد تکلم الناس فیه با نواع من الکلام و نسبه بعض العلماء الی وضع الحدیث. [البدایہ والنھایہ: ۱۷۰]

میں کہتا ہوں ابن وحیہ متکلم فیہ راوی ہے اور بعض علماء نے اسے منگھڑت احادیث بنانے کی طرف منسوب کیا۔ نیز شاہ انورؒ نے بھی اس پر کلام کیا ہے۔

یحییٰ ابن معین کی حق پرستی

حدیث کے راویوں میں سے ایک بابلتی ہے۔ امام بخاریؒ نے کتاب الحج میں ان سے ایک معلق روایت نقل کی ہے۔

شاہ انور نے لکھا ہے: هو عندی من رواۃ الحسن و نقل ابن معین لما بلغ الی الشام اهدی الیه البابلتی من النقد وغیرہ شیأ.

ابن معین نے نقل کیا ہے کہ جب میں ملک شام پہنچا، تو اس نے بابلتی کو نقد رقم اور دیگر چیزیں ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔ ابن معینؒ نے غیر نقد لے کر درہم کا ''ہدیہ'' ٹھکرایا بعد میں ان سے کسی نے بابلتی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا:

واللہ ان هدیة طیبة و لکن ما سمع من الا وزاعی شیأ. [فیض الباری ۲: ۲۰۲]

قسم ہے کہ ان کا ہدیہ بڑا لذیذ تھا لیکن اس نے امام اوزاعی سے کچھ بھی نہیں سنا ہے۔

اس واقعہ میں ہمارے لئے پیغام ہے کہ اگر کہیں شامی کباب، مچھلی، اور دنبے کے گوشت کھانے کا موقع بھی ملے تو آپ کی حق پرستی ان چیزوں میں گم نہ ہو جائے

دراہم کی وجہ سے فتویٰ کی تبدیلی

علامہ شاطبیؒ نے کتاب الاعتصام میں لکھا ہے (یاد رہے اس کتاب کی تعریف تفسیر احسن

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

الکلام میں بھی موجود ہے) کہ علامہ خطابی نے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ اگر علماء میں کسی نے ایک مسئلہ میں جواز کا قول کیا ہو تو مسئلہ کی نوعیت کیا ہو گی ۔اس کتاب کا حاشیہ جناب رشید رضا نے بعض عبارات پہ تعلیق کی صورت میں کیا ہے ۔[الاعتصام۲:۳۵۳]

دوسری صفحہ پہ لکھتے ہیں:

ومن فروع هذه البدعة ان بعضهم ليستحل ان يجعل المرجح لأحد القولين في الفتوى ما يعطيه المستفتون من الدراهم فاذا جاء مستفتيان في مسئلة واحد فيها خلاف يطلب احدهما الفتوى بالجواز اوالحل والاخر الفتوى بالمنع اوالحرمة، يفتي من كان منها اكثر بذلاً للمفتي فهو تارة يفتي بالحل و تارة يفتي بالحرمة، والقاعدة في ذالك ما صرح به بعض الفقهاء في بعض الكتب التي تدرس في الازهر وهو نحن مع الدراهم قلة و كثرة قال هذا في مسئلة اختلف علماء المذهب جاز ان يكون السحت هو المرجح في الفتوى ،ولا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم .

ترجمہ:اس بدعت کے فروغ میں سے ایک یہ ہے کہ ان میں سے بعض (دو) اقوال میں سے ایک کو بوجہ ترجیح فتویٰ دیتے وقت وہ تحقیق سمجھتے ہیں جو پوچھنے والے ان کو دراہم کی شکل میں دیتے ہیں اگر دو پوچھنے والے کسی اختلافی مسئلہ میں آئے ان میں سے ایک شخص "جواز" کا اور دوسرا منع یا حرمت کا طلبگار ہوتا ہے تو جو مفتی کو زیادہ مال دے تو اسکے مطابق کبھی حلت اور کبھی حرمت کا فتویٰ دیتا ہے اور اس فتویٰ دینے کا وہی ضابطہ ہے جو جامعہ ازہر کے نصاب میں داخل بعض کتابوں میں ان کے بعض فقہاء نے ڈنکے کی چوٹ پر بیان کیا ہے ۔کہ ہم تو دراہم کے کم یا زیادہ کرنے سے بدلتے رہتے ہیں ۔اور یہ اختلافی مسئلہ میں اس فقیہ کا وطیرہ ہوتا ہے جب مذہب میں دونوں متضاد باتیں درست ہو سکتے ہیں ،تو فتویٰ میں پھر ترجیح کا سبب یہی رشوت اور حرام بنایا جائے ۔ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

روپیہ نے ابوطالب کو مومن بنایا

صیانۃ الانسان کے مقدمہ میں بھی رشید رضا صاحب نے لکھا ہے:

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

صاحب البراهين القاطعة على الظلام الانوار الساطعة ان شيخ علماء مكة في زماننا (قريب من سنة ۱۳۰۳ھ) قد حكم اى افتىٰ با يمان ابى طالب و خالف الاحاديث الصحيحة لانه اخذ الرشوة الربابى القليلة من الرافضى۔

اصل کتاب البراہین القاطعہ کے ص ۹ پر مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے لکھا ہے: اگر ان کے عصیان سے کوئی مطلع کر دیوے تو مارنے کو موجود ہو جائیں، شیخ العلماء نے جو معاملہ ہمارے شیخ الہند مولاناؒ کے ساتھ کیا وہ کسی پر مخفی نہیں اور بغدادی رافضی سے کچھ روپیہ لے کر ابو طالب کو مؤمن لکھ دیا بخلاف روایات صحیح احادیث کے۔

دوستی، دشمنی اور بغض وحسد کیوں؟

علامہ اقبال فرماتے ہیں: ہوس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے نوع انسان کو۔ دور حاضر کے حقیقی فقیر اور صحیح پیر و مرشد بابا سید غلام النصیر چلاسی مدظلہ نے آج کل کی سیاست کا خلاصہ کتوں کے مردار پر لڑنا بتلایا ہے۔

چوں مے پرسی سیاست از ملنگی　　سگاں را ہست بر مردار جنگے

ملاعلی قاریؒ نے مرقات میں لکھا ہے:

التحاسد باعث التباغض و كلها نتيجة حب الدنيا فتزول كل هٰذه العيوب بزوال محبة الدنيا على القلوب.

بغض کا باعث ایک دوسرے کے ساتھ حسد کرنا ہے اور یہ سب دنیوی محبت کا نتیجہ ہے تو عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر ان تمام عیوب کے ختم کرانے کا سبب بنے گا اور لوگوں کے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دے گا

کتوں کی محبت اور دشمنی کیوں؟

ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ دمشق میں احمد بن عمار ابو بکر الاسدی کے ترجمہ میں ایک واقعہ لکھا ہے:

خرجنا مع طالب علم فى جنازة و معه جماعة من اصحابه راى فى طريقه كلابا مجمعة بعضها مع بعض و يتمرغ عينه و لحييه فالتفت الىٰ اصحابه فقال انظروا الىٰ هذه الكلاب، ما احسن اخلاق بعضها مع بعض ثم عدنا من الجنازة و قد طرقت جيفة و

تلك الكلا ب مجمعة عليها و هي ما يتها رش بعضها مع بعض و يخلف هذ امن هذا و يهوى عليه فا لتفت الى أصحا به فقال لهم قدر أيتهم يا أصحا بنا : متى لم تكن الد نيا بينهم فانتم أخوان و متى وقعت الد نيا فيكم تها رشتم عليها تها رش الكلا ب على الجيفة .

ترجمہ: طالبعلموں کے ساتھ ہم ایک جنازہ کے ساتھ جارہے تھے جب شیخ نے راستہ میں کتوں کو اکٹھا دیکھا، بعض، بعض کے ساتھ کھیلتے ہیں اور ایک دوسرے کے جبڑوں اور آنکھوں کو چاٹ رہے تھے، تو شیخ نے شاگردوں کی طرف منہ موڑ کر فرمایا، ان کتوں کو دیکھو۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ان کا رویہ کتنا اچھا ہے پھر جب جنازہ سے ہم پلٹ کر آرہے تھے تو ایک مردار پھینکا گیا تھا اور یہی کتے اس پر جمع تھے اور بعض کتے، دوسروں پر حملہ کرتے تھے اور ہر ایک دوسرے سے نالاں اور بیزار تھا اس شیخ نے پھر شاگردوں سے کہا کہ اے ساتھیوں تم نے یہ ماجرا دیکھا جب دنیا تمہارے درمیان نہ ہو تو تم بھائی ہوں گے اور جب دنیوی مفادات آئے تو تم اس طرح اس پر لڑو گے جیسے یہ کتے اس مردار پر لڑتے ہیں۔

شیخ موصوف نے سچ فرمایا بلکہ ایک موقع پر ہم نے خود سنا کہ ایک موقع پر کہا گیا کہ فلاں الکلب العقور یعنی کاٹنے والا کتا ہے پھر بعض وجوہات کی وجہ سے اس عالم کے متعلق کہا گیا کہ محقق اور شیخ فا نا لله و انا اليه راجعو ن .

ہمارے اسلاف کی تاریخ میں امام مالک اور امام بخاری کا دوٹوک موقف سب کے سامنے ہے حاکم اور وقت کے بادشاہ کو ناراض کیا لیکن اپنی خودداری پر آنچ نہ آنے دیا۔

فراء کا دوٹوک جواب

شیخ المشائخ علامہ محمد طاہر رحمہ اللہ الغافر نے بے نظیر کتاب ''نیل السائرین'' کے ص ۷۴ پر لکھا ہے کہ ایک ایسے موقع پر فراء نے کہا:

لن ترانی بك العيو ن ببا ب　　　ليس مثلي ينطق ذل الحجا ب

يا اميرا على جر يب من الا ر　　　ض له تسعة من الحجا ب

اس دروازہ پر آنکھیں مجھے کبھی نہیں دیکھ سکے گا میرا جیسا شخص اس طرح کی ذلت وصعوبت کیسے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

برداشت کر سکتا ہے اے امیر، ایک جریب زمین پر تم نے نو پہرہ دار بٹھائے ہیں۔

اور شیخ محترم اپنے خاص انداز میں فرماتے تھے" فراء او چه موری " فراء خشک روٹی کھاتا ہے۔

جمعیت علمائے پاکستان اور خرد برد

سید محمود شاہ گجراتی جمعیت علمائے پاکستان کے اول نائب صدر ہیں۔ اس نے جمعیت کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبدالستار خان نیازی صاحب کے نام ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ تقاضوں کے باوجود بھاری رقوم کا حساب نہیں دیا، اس طرح انہوں نے لاکھوں روپے خرد برد کر لئے اور پنجابی، ہندوستانی میں تلخی پیدا کی

[روزنامہ مشرق ۲۶ ستمبر ۱۹۷۶ء]

ایک عارف کا بادشاہ کو دانشمندانہ جواب

بعض علماء کے ہاں اس عارف کا مصداق شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہیں۔ سورۃ نحل کی آیت ﴿ فلنحيينه حيٰوة طيبة ﴾ کے نیچے تفسیر عثمانی کا حاشیہ ہے کہ کہا تھا:

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد — دردل اگر بود ہوس سنجرم

زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب — من ملک نیمروز بیک جونمی خرم

ترجمہ: اے سنجر کے بادشاہ میرا بخت تیری چھتری اور تاج کی طرح سیاہ ہو جائے کہ اگر کبھی میرے دل میں سنجر کی حکومت کا خواہش پیدا ہوا ہو، جب میں نے آدھی رات میں تہجد کی بادشاہی کی لذت پائی ہے میں نیمروز کی بادشاہی ایک جو پر بھی نہیں خریدتا۔

شیخ جیلانی نے مربعوں پر مشتمل زمین کو لات ماردی اگر آج کل کا کوئی مدرسہ چلانے کا شوقین ہوتا چاہے جائز نظریہ کو خیر آباد بھی کہنا پڑتا تو سلیقہ سے سر پر سفید رومال آویزاں کر کے فوراً دربار میں پہنچ کر دم لیتا کہ شرائط اور ایجنڈا بیان کر، بندہ خدمت کیلئے حاضر ہے۔

عامر بن الطفیل اور کھجور کا مطالبہ

یہ نجد کا باشندہ تھا اور بوڑھا تھا۔ نبی ﷺ مدینہ میں تھے اور فتح مکہ کے بعد کا واقعہ ہے جب یہ آیا تو محمد

Scanned by CamScanner

ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی:

فاشترط ان یجعل له نصف ثمار المدینة وان یجعله ولی الامر من بعده فرده فعاد حنقا فمات فی طریقه.

اس نے دو شرط پر اسلام قبول کیا:

[۱] مدینہ کے آدھے کھجور مجھے دو گے۔

[۲] آپ کے بعد میں ولی عہد بنوں گا۔ آپ نے شرط نہ مانے تو غصہ کی حالت میں واپس ہوا اور راستے میں چل بسا۔ [الاعلام ۳: ۲۵۲ بحوالہ تعلیق مجموعۃ الفتاوی ۹: ۱۷۳]

اسی طرح ابولہب نے بھی اسلام مشروط لانا چاہا تھا آپ ﷺ نے ٹھکرادیا۔ سورۃ المسد کی تشریح کرتے وقت ایک گونہ شان نزول کے طور پر مفسرین لکھتے ہیں:

ان ابا لهب اتی النبی ﷺ فقال ماذا اعطی ان آمنت بك یا محمد قال: كما يعطی المسلمون قال ما لی بهم من فضل قال واتی شیء تبغی؟ قال تباً هذا من دين ان اكون انا و هؤلاء سواء فانزل الله.

ترجمہ: ابوطالب آپ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے اگر آپ پر ایمان لے آؤں تو اے محمد مجھے کیا دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جیسا دیگر مسلمانوں کو دیا جاتا ہے، ابولہب کہنے لگا کیا میرا ان لوگوں پر کچھ بھی برتری نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اور کیا تم چاہتے ہو؟ ابولہب کہنے لگا اس دین کیلئے تباہی ہو کہ میں اور یہ لوگ اس میں برابر ہو تو یہ سورت نازل ہوگئی۔

صلح کرتے وقت کھجور کا شرط

ایک دفعہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کی رای یہ بن گئی کہ غطفان قبیلہ کے ساتھ مدینہ کے آدھے کھجور پہ صلح کرلوں اور جنگ بندی ہو تو سعدؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول!

ان كان الله امرك بهذا فسمعا وطاعة او كما قال وان كنت انما فعلت هذا لمصلحتنا فقد كانوا فی الجاهلية وما ينالون منها تمرة الا بشراء او قراء فلما اعزنا بالاسلام.

نعطيهم تمرنا ؟ ما نعطيهم الا السيف او كما قال فقبل منه النبي ﷺ ذالك.

[منہاج السنۃ ۴:۲۱۶]

یعنی اگر اللہ کا حکم ہوتو دل وجان پر قبول ہے اور اگر آپ یہ کاروائی ہماری مصلحت کے خاطر کرتے ہوتو یہ لوگ جاہلیت میں ہمارے ساتھ ہوتے تھے۔ہماری مہمان نوازی یا ان کے خریدنے کے علاوہ کسی صورت میں ہم سے ایک کھجور حاصل نہیں کر سکتے تھے جب اللہ نے ہمیں اسلام کی وجہ سے عزت بخشی تو کیا ہم صلح کیلئے انہیں کھجوردیں گے،نہیں بلکہ ہماری تلواران کی خبرلیں گے۔آپ ﷺ نے سعیدؓ کی رائے قبول کر کے کھجوروں کا دینا چھوڑ دیا۔

رشوتی اسلام

سورۃ مائدہ کی آیت ﴿ ان اوتيتم هذا ﴾ کے نیچے علامہ عثمانی نے لکھا ہے کہ یہود کے مولوی کہنے لگے اگر یہ فیصلہ ہماری رای کے مطابق آپ کرلیں تو اسلام بھی لائیں گے،لیکن آپ ﷺ نے رشوتی اسلام کو ٹکرادیا۔

لالچ کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کو بدنام کرنے کی سعی

قرآن میں قارون کا واقعہ ہے یہ خوبصورت رنگ اور خوبصورت آواز والا نوجوان تھا۔

کر بلبل وطاؤس کی تقلید سے توبہ بلبل فقط آواز ہے طاؤس فقط رنگ [اقبال]

قارون چونکہ موسیٰ علیہ السلام کے رشتہ دار تھے لیکن پیغمبر کے مقابلہ میں مالداری کے باوجود اسکی کچھ بھی وقعت نہ تھی۔مختلف حربوں سے جن میں سے ایک منافقت بھی تھی وقت کے پیغمبر کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے تھے۔آخر کار اپنے سرمایہ سمیت اللہ نے زمین میں دھنسادیا۔﴿ فخسفنابه و بداره الارض ﴾ ۔اس واقعہ کی توضیح میں مفسرین لکھتے ہیں کہ ایک زانیہ کے ذریعہ پیغمبر کے خلاف سکینڈل بنایا گیا کہ تم نے العیاذ باللہ میرے ساتھ زنا کیا۔

موسیٰ علیہ السلام نے ایک سخت اور خطرناک قسم دے کر اصل واقعہ کے انکشاف پر زور دیا تو وہ لڑکی کہنے لگی:

انهم دعو نى و جعلوا لى جعلاً علىٰ أن أقذ فك بنفسى و أنا أشهد أنك بريئى .

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ان لوگوں نے مجھے بلایا اور میرے لئے مزدوری اور رقم مقرر کیا کہ میں آپ کے ساتھ اپنے آپ کو بدنام کرلوں، میں گواہی دیتی ہو کہ تم بال بال پاک ہو۔ و فی بعض الروایا ت انہ جعل للبغی الف دینار و قیل طشتاً من ذھب مملوء ۃ ذھبا۔ [اللباب]

بعض روایات کے مطابق قارون نے اس رنڈی کے لئے ہزار دینار مقرر کئے تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے یہ سونے کی ایسی طشتری تھی جو سونے سے بھری ہوئی تھی۔ ظرف اور مظروف دونوں سونے کے تھے۔

ناقہ صالح کے قتل میں عورت کا فتنہ

اگر قذار بن سالف نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا تو اسے بیوی کی لالچ دی گئی تھی او جعلوہ لہ جعلاً یا اسکے لئے بھی اجرت قوم کی طرف سے مقرر تھی، بیوی اور مال کے جال میں پھنس کر آخر کار اس بدبخت نے اپنی عاقبت تباہ کی۔ شیطان کا سب سے بڑا فریب جس میں مبتلا ہو کر انسان اپنی ہوش و عقل کھو بیٹھتا ہے، وہ عورت کا فتنہ ہے۔ قوم کی دو حسین و جمیل عورتوں نے یہ بازی لگادی جو شخص اس ناقہ کو قتل کرے گا ہم اسکے اور وہ ہمارا ہے۔ قوم کے دونو جوان مصدع اور قذار اس نشہ میں مدہوش ہو کر اس کے لئے نکلے، مصدع نے تیر کا وار کیا اور قذار نے تلوار سے اس کی ٹانگیں کاٹ کر مار ڈالا۔

بلغم بن باعوراء کا حشر

تفسیر معارف القرآن میں مفتی محمد شفیعؒ نے لکھا ہے کہ اس واقعہ میں اہل فکر کیلئے بہت سے فوائد، عبرتیں اور نصیحتیں ہیں۔ اول یہ کسی شخص کو اپنے علم و فضل اور زہد و عبارت پر ناز نہیں کرنا چاہئے، حالات بدلتے اور بگڑتے ہوئے دیر نہیں لگتی جیسے بلعم کا حشر ہوا۔ طاعت و عبادت کے ساتھ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور استقامت کی دعا اور اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہیے، دوسرے یہ کہ ایسے مواقع اور ان کے مقدمات سے بھی آدمی کو پرہیز کرنا چاہیے جہاں اس کو اپنے دین کی خرابی کا اندیشہ ہو، خصوصا مال اور اہل و عیال کی محبت میں اس انجام بد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے، تیسرے یہ کہ مفسد اور گمراہ لوگوں کے ساتھ تعلق اور ان کا ہدیہ یا دعوت وغیرہ قبول کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ بلعم اس بلاء میں ان کا ہدیہ قبول کرنے کے سبب مبتلا ہوا۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

برادران یوسف اور دراہم معدودۃ

حسد کی بھٹی میں جلے ہوئے بھائیوں نے اسے قافلہ والوں پر "دراہم معدودۃ" سے کر فروخت کیا علامہ ابن جوزی حنبلی نے زادالمسیر میں لکھا ہے کہ اس قیمت کو آپس میں تقسیم کر کے اپنے لئے چپل اور موزے لئے اور یہ دراہم صرف بیس تھے۔

قدر زر، زرگر شناسد، قدر جوہر، جوہری

اور علامہ شبیر احمدؒ نے تفسیر عثمانی کے حاشیہ پر تین یا آٹھ دراہم بتلائے ہیں۔

میر جعفر انگریز کا ایک وفادار ٹٹو

تاریخ پاک وہند جو میاں عبدالحمید صاحب نے لکھی ہے۔ (بنگال میں انگریز ۱۸۵۷ء، ۱۷۲۲ء) کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے:

اورنگ زیب کی وفات کے بعد جب مغلیہ سلطنت کا شیرازہ بکھرنے لگا تو بنگال میں علی وردی خان نے آزادی کا اعلان کیا۔ انگریز کے ساتھ تعلقات مضبوط کئے وہ ۱۷۵۶ء تک حکمران رہا۔ علی وردی خان کے انتقال کے بعد اس کا پوتا سراج الدولہ بنگال کا نواب بنا۔ (۲۳) سال کے تھے، اس کا انگریزوں سے کش مکش ہوگئی تو انگریزوں نے شوکت جنگ کا جو سراج الدولہ کا مقابل تھا ساتھ دیا پھر انگریزوں نے بنگال کے ایک دولتمند سوداگر کو پناہ دی اور جب نواب نے اسکی واپسی کا مطالبہ کیا تو انگریزوں نے انکار کر دیا، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انگریز ان تجارتی حقوق کا جو ان کو دیے گئے تھے ناجائز استعمال کر رہے ہیں اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سراج الدولہ نے قاسم بازار کی تجارتی کوٹھی اور کلکتہ کے شہر پر قبضہ کیا خبر مدراس پہنچی، انگریز غصہ ہو گئے تو فوراً ایڈمرل واٹسن اور کلایو کو انتقام کے لئے بنگال روانہ کیا انہوں نے آسانی سے کلکتہ پر قبضہ کیا، سراج الدولہ نے انگریز کمپنی کے حقوق بحال کئے اور کلکتہ میں قلعے بنانے کی اجازت ملی۔

اگرچہ بظاہر کلایو نے سراج الدولہ سے صلح کر لی تھی لیکن اس نے دل میں کہا کہ بلیک ہول کے المیہ کا انتقام ضرور لے گا۔ اس نے نواب کے خلاف سازش کی اس میں رائے درلبھ جو نواب کا

خزانچی تھا، میر جعفر فوج کا کمانڈر ان چیف تھا۔ اور جگت سیٹھ جو بنگال کا امیر ترین شخص تھا، شریک تھے ان سے نواب کے خلاف بغاوت کرنے کو کہا گیا تھا۔ سازش کی تفصیلات امین چند کے ذریعہ طے کیں، فیصلہ ہوا کہ کلایئو فوراً پلاسی کو روانہ جائے اور میر جعفر نواب کا ساتھ چھوڑ دے گا اور کلایئو کی فوجوں سے مل جائے گا۔ نواب کو تخت سے اتار کر اسکی جگہ میر جعفر کو نواب بنا دیا جائے گا، جب سازش کی تمام تفصیلات طے ہو گئیں تو امین چند نے دھمکی دی کہ اگر اسے تیس لاکھ روپے نہ دیئے گئے تو راز فاش کرے گا جب کلایئو کو پتہ چلا تو شرائط نامہ کے دو نقول تیار کیں، ایک سفید کاغذ پر اور دوسری سرخ کاغذ پر سفید کاغذ پر امین چند کو تیس لاکھ روپے کا کوئی ذکر نہ تھا اور سرخ میں تھا اور جب کلایئو نے ایڈل مرل سے کہا کہ جعلی دستاویز پر دستخط کرے تو اس نے انکار کیا اور کلایئو نے خود جعلی دستاویز پر والسٹن کے جعلی دستخط کر دیئے۔

جنگ پلاسی، جب یہ مکمل ہوا تو کلایئو نے سراج الدولہ کو خط لکھا کہ بنگال میں انگریزوں پر سختی ہے اور فوج لے کر پلاسی روانہ ہوا۔ ابتداء میں کلایئو کیلئے صورت حال خطرناک تھی اور اسے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا گیا لیکن اس نے جنگ کا فیصلہ کیا اس کے توپ خانہ نے سراج الدولہ کی فوج میں کھلبلی مچا دی۔ اس موقع پر میر جعفر کلائیو سے جا ملا، کلائیو نے آسانی سے فتح حاصل کی، سراج الدولہ مرشد آباد اور پھر پٹنہ چلا لیا لیکن میر جعفر کے لڑکے میرن نے اسے قتل کیا۔ جنگ پلاسی کے بعد میر جعفر بنگال کا نواب بنا، اس نے افسران کو تحفے دیئے جس میں کلائیو کا حصہ (۳۴) ہزار چار سو پونڈ تھا۔

میر جعفر ۱۷۵۷ء تا ۶۰ بنگال کا نواب رہا، وہ نہ ذہین تھا نہ اہل، کٹھ پتلی کی طرح کام کرتا کیونکہ حقیقی اقتدار کلائیو کے ہاتھ میں تھا جب وہ تخت نشین ہوا تو اتنا رقم نہ تھا کہ کئے گئے وعدے پورے کرے لہٰذا ایسٹ انڈیا کمپنی اس بات پر متفق ہوئی کہ نصف رقم وہ ۳۱ اکتوبر ۱۷۵۷ء تک ادا کرے گا اور بقایا نصف تین سال کے عرصہ میں چھ چھ ماہ بعد مساوی قسطوں میں ادا کر دی جائے پھر سپاہیوں کیلئے تنخواہ نہ تھا کچھ نے بغاوت کی، باقی ماندہ قسطوں کا مطالبہ جب کمپنی نے کیا تو اس نے کہا میں معذور ہوں۔ ۱۷۶۰ء میں مختلف اسباب کی بناء پر میر جعفر کو تخت سے معزول کر دیا۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

مسلکی استقامت اور دنیوی مفادات کا ٹکرانا

امام ذہبیؒ نے الشیخ الامام النحوی محبّ الدین ابوالبقاء عبداللہ بن الحسین الحنبلیؒ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

و قد ارادوہ علی ان ینتقل عن مذ ھب احمد فقال و اقسم : لو صببتم الذھب علی حتی اتواری بہ ما ترکت مذ ھبی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۶: ۱۱۶]

لوگوں نے ارادہ کیا کہ اسے حنبلی مذہب تبدیل کرنے پر آمادہ کرے تو حلفیہ بیان دے کر کہا اگر تم لوگ مجھ پر خالص سونے کی بارش کرو یہاں تک کہ میں اس میں نظر نہ آسکوں اپنا مذہب پھر بھی نہیں چھوڑ سکتا۔

یہ انکی استقامت تھی ورنہ وہ بہانہ کرسکتا تھا کہ دیگر مذاہب بھی حق ہیں۔ ہم نے ایک مذہب کا ٹھیکہ تو نہیں لیا ہے اگر دنیوی مفادات کے خاطر چار مذہبوں کے اندر ایک میں رہتے ہوئے بھی مسلک تبدیل کریں تو درست نہیں۔

اسی طرح لکھتے ہیں:

جاء الی جماعۃ من شافعیۃ فقالوا انتقل الی مذ ھبنا و نعطیك تدریس النحو واللغۃ بالنظامیۃ فاقسمت و قلت لو اقمتمونی و صببتم علی الذ ھب حتیٰ اتواری بہ ما رجعت عن مذ ھبی . [تاریخ الاسلام ۱۳: ۱۴۶]

یعنی اس طرح مشروط تدریس اور امامت کو ٹھکرا رہا ہے، اور تاریخ الاسلام ۱۳: ۲۷ پر زید بن حسین کے نقل میں توثیق کے باوجود لکھا ہے کہ اس نے حنفی مذہب قبول کیا تھا ''لاجل الدنیا'' دنیا کی وجہ سے۔

غریبی میں ہوں محسود امیری
کہ غیرت مند ہے میری فقیری

شاہی مسجد کی امامت کو لات مارنا

امام ذہبی نے عبدالصمد بن احمد (جو ایک بہترین قاری تھے) کے حالات میں لکھا ہے کہ مستنصر باللہ بادشاہ نے ایک عالیشان مسجد تعمیر کیا اور وزیر نے قاری موصوف سے مطالبہ کیا کہ حنبلی مسلک چھوڑ کر شافعی بن جاؤ تو آپ کو سرکاری مسجد کی امامت کا اعزاز ملے گا۔ تو قاری صاحب نے انکار کیا۔

وزیر نے کہا: الیس مذھب الشافعی حسنا ؟

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

قال بلیٰ ولکن مذ ھبی ما علمت عیبا أترکه لأجله فبلغ الخلیفة ھذ ا فأعجبه و قال تکو ن امامه دونھم ۔[سیر اعلام النبلاء ۱۷: ۳۰۴]

کیا شافعی مذہب اچھا نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں لیکن میں نے اپنے مذہب میں ایسا کوئی عیب نہیں پایا جسکی وجہ سے اس کو چھوڑوں ۔ جب خلیفہ کو یہ جواب پہنچا تو اس جواب کو پسند کر کے کہنے لگا کہ تم ہی یہاں کا امام بنو گے اور کوئی نہیں علامہ اقبال جاوید کے نام لکھتا ہے:

مرا طریق امیری نہیں فقیری ہے   خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

نعیم بن مسعود اور دس اونٹ کا لالچ

الذ ین قال لھم النا س ان النا س قد جمعوا لکم ایک قول کے مطابق بعض مفسرین نے یہ آیت غزوہ بدر الصغریٰ کے ساتھ مربوط کیا ہے کہ جب ابو سفیان، مدینہ سے مکہ واپس آ رہا تھا تو کہنے لگا: مو عدنا مو سم بدر الصغرٰی کہ بدر الصغریٰ کے سیزن پر پھر ملاقات ہوگی تو آپ ﷺ نے عمرؓ کو حکم دیا کہ ان سے کہو ٹھیک ہے ان شاء اللہ ۔ جب آئندہ سال مرالظہر ان کے قریب ابو سفیان، ساتھیوں سمیت پڑاؤ ڈالنے لگا تو اللہ نے اسکے دل میں رعب ڈالا اور مکہ واپس جانے کے ارادے پر تلا ہوا تھا تو جعلی عزت برقرار رکھنے کیلئے نعیم بن مسعود الاشجعی سے کہنے لگا کہ تم عمرہ کر کے آ رہے ہو لیکن میں نے محمد اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ امسال لڑنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اب قحط سالی ہے اور اس کارروائی کیلئے ایک سرسبز و شاداب سال ہی مناسب معلوم ہوتا ہے، جانور چریں گے اور خوب دودھ پی کر صحت بنائیں گے لیکن اگر محمد اپنے وعدے کے مطابق نکلا اور میں موقع پر موجود نہ ہوں تو اور دلیر ہوں گے اور دل بھی وعدہ خلافی نہیں کرنا چاہتا، اس لئے اگر مسلمان کسی طریقہ سے یہاں نہ آئے تو اچھا رہے گا تم مدینہ جا کر کسی طرح ان کو روک دو ۔

میں سہیل کو دس اونٹ دیتا ہوں اگر تم اپنے مشن میں کامیاب ہوئے، تو سہیل پھر آپ کو دس اونٹ دے گا نعیم لالچ کے جھانسے میں جب مدینہ پہنچا تو مسلمان وعدے کے مطابق جہاد کی تیاری میں مصروف تھے تو نعیم نے تجاہل عارفانہ کے طور پر پوچھا:

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

این تریدون ؟

کہاں کا ارادہ ہے؟

مسلمانوں نے جواب دیا کہ ابوسفیان کی خبر لینے جارہے ہیں۔

تو نعیم نے کہا: بئس الذی رایتم تم برا کرتے ہو۔ پہلے تو وہ ایک دفعہ مکہ سے مدینہ آ کر تمہارے گھروں اور ٹھکانوں میں لڑا۔اب جو بچ گئے ہو تو لڑنے کیلئے جاتے ہو تم میں شاید کوئی زندہ واپس آ سکے۔ابوسفیان سپر طاقت ہے اگر چہ بعض کمزور ڈر گئے لیکن آپ ﷺ نے جواب دیا:

الذی نفس محمد بیدہ لاخرجن الیھم و لو وحدی۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی روح ہے میں تنہا ان کے مقابلہ کیلئے ضرور نکلوں گا۔ بہادروں نے بہادری کا مظاہرہ کر کے نعرہ لگایا، حسبنا اللہ و نعم الوکیل اور پھر تقریباً ستر جان نثاروں کے ساتھ جن میں عبداللہ بن مسعودؓ بھی تھے، بدر الصغریٰ گئے وہاں بنی کنانہ کے پانی کے قریب آٹھ دن میلہ لگتا تھا۔لیکن ایک مشرک بھی نظر نہ آیا۔صحابہ نے تجارت کی، اور اچھا خاصہ مال کما کر بخیر و عافیت پہنچ گئے۔

آج کل بھی اکثر میڈیا نعیم کا کردار ادا کر کے مسلمانوں کے حوصلہ کے پست کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن اللہ کی محبت سے سرشار مجاہدین نعرۂ مستانہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل لگاتے رہیں گے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سپر طاقت اللہ ہی کی ہے۔ ان القوۃ للہ جمیعا۔

عمر بن عبدالعزیز کو زہر دینے کا سبب

یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل میں بادشاہ کا خصوصی خادم اور ان کے مطبخ کا انچارج تھا اس نے اغیار سے رقم لے کر سازش کر کے اس وقت کے بادشاہ کو زہر سے ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اگر چہ کامیاب نہ ہو سکا اور خود جان کی بازی ہارنے لگا۔تاریخ کے بے شمار واقعات میں سے ایک واقعہ عمر بن عبدالعزیزؒ جیسے ہردلعزیز اور عادل بادشاہ کا بھی ہے۔ان کی موت کے ظاہری سبب میں اختلاف ہے لیکن ایک وجہ حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخ البدایہ والنھایہ میں بیان کی ہے۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

و قیل سببها ان مولیٰ له سمه فی طعام او شراب و اعطی علیٰ ذالك الف دینار۔ فحصل له بسبب ذالك مرض فأخبر انه مسموم فقال لقد علمت یوم سقیت السم ثم استدعیٰ مولاه الذی سقاه فقال له ویحك ما حملك علی ما صنعت؟ فقال الف دینار اعطیتها فقال: ها تها فأحضرها فوضعها فی بیت المال ثم قال له: اذهب حیث لا یراك أحد فتهلك. [البدایہ والنھایہ۵:۲۴۶]

یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے موت کے اسباب میں ایک یہ بھی ہے کہ ان کے غلام نے کھانے میں یا کسی مشروب کو زہر آلودہ بنایا جس پر اسے دینار دیے گئے اور عمر بن عبدالعزیزؒ اسکی وجہ سے بیمار ہو گئے تو اسے خبر دی گئی کہ تمہیں زہر دیا گیا ہے وہ کہنے لگا جس دن یہ دیا گیا اسی دن سے مجھے پتہ تھا پھر اس خاص غلام کو جس نے یہ کاروائی کی تھی بلا کر پوچھا تیرا ستیاناس ہو تمہاری اس کرتوت کا باعث کیا ہے؟ کہنے لگا مجھے ہزار دینار دیے گئے تھے۔ فرمایا دینار حاضر کرلو جب وہ دینار لے آئے بیت المال میں رکھ کر غلام سے کہا۔ بھاگ کوئی بھی تمہیں نہ دیکھے ورنہ مارے جاؤ گے۔

واقعی عمرؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ دونوں کا قول پتھر کا لکیر ہے کہ اختلافات کا بڑا سبب درہم اور دینار ہے۔ مادہ پرستی انتشار وخلفشار کا سبب ہے اور اخلاص وللّٰہیت اتفاق واتحاد کا۔

تین سو دراہم کے لالچ سے امام زین العابدین کی گرفتاری

امام زین العابدین سے منقول ہے کہ بیمار ہونے کی وجہ سے لوگوں نے ان کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا۔ فرماتے ہیں کہ ان ہی میں سے ایک آدمی مجھے چھپا کر اپنے گھر لے گیا اور میری خاطر ومدارت کرتا رہا جب گھر آتا یا گھر سے جاتا تو میرے حال پر ترس کھا کھا کر روتا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اس سے زیادہ وفادار آدمی اب کون ہوسکتا ہے۔

ان یکن عند أحد من الناس خیر ووفاء فقد ھٰذا.

اگر لوگوں میں سے بھلائی اور وفاداری ہے تو یہی شخص ہے۔

سلطان القلم مولانا مناظر احسن گیلانی نے لکھا ہے:

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

چند روز بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ ابن زیاد نے عام اعلان کیا کہ (علی بن حسین) امام زین العابدین کا جو پتہ دے گا اور لا کر حاضر کرے گا تین سو درہم اسے انعام دئے جائیں، یہ سنتے ہی میرے لئے رونے والا وہی آدمی جس نے مجھے پناہ دی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ رسی لئے آرہا ہے اور میرے ہاتھ گردن سے باندھ رہا ہے اور روتا جارہا ہے اور باندھتا جارہا ہے اور یہ بھی کہتا جاتا ہے کہ اخاف یعنی میں ڈرتا ہوں اور اس طرح باندھ کر اطمینان سے مجھے ابن زیاد کے پاس لا کھڑا کیا اور تین سو دراہم لے کر روانہ ہوا۔

چند باتوں کے بعد ابن زیاد نے حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے یہ سنتے ہی میری پھوپھی زینب بنت علی چیخ اٹھی: یا ابن زیاد حبسك من دما ئنا۔

اے ابن زیاد کے بیٹے ہمارے خون گرانا بند کریں، ان کی اس چیخ وپکار سے ابن زیاد متاثر ہوا۔ اور جان بچ گئی۔ [طبقات ابن سعد ۵: ۱۵۷]

واضح ہو کہ طبقات اور درجہ بندی سے انکار اپنے غرور کے غبارے کو پروان چڑھانے کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ فقہاء کے طبقات اور درجہ بندی صرف نہیں کی گئی بلکہ علمائے اسماء الرجال کے طبقات پر بھی ابن عدیؒ اور امام ذہبیؒ نے تفصیل سے کلام کیا ہے۔ امام ذہبیؒ کا رسالہ ہے۔ من یعتمد قو له فی الجرح والتعدیل اور اس میں انہوں نے تقریباً بیس کے لگ بھگ طبقات ذکر کئے ہیں۔ بعض نے اس سے بھی زیادہ طبقات ذکر کر کے تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔

عیسٰی علیہ السلام کے خلاف جاسوسی اور تیس دراہم

حافظ ابن کثیر نے سورۃ النساء کی تفسیر کی ایک آیت کے نیچے لکھا ہے:

فلما أصبح أتىٰ أحد الحواريين الى اليهود نقال ما تجعلو ن لى ان دللتكم على المسيح ؟ فجعلو اله ثلا ثين درهماً فأخذ ها ودلهم عليه.

جب اس نے صبح کیا تو ایک خاص شخص یہودیوں کے پاس آکر کہنے لگا اگر میں تمہیں مسیح کی رہنمائی کرلوں تو مجھے کیا دو گے انہوں نے اس کیلئے تیس دراہم مقرر کئے دراہم لے کر جاسوسی کرنے لگا۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

دنیوی چمک دمک اور اسلاف کا طرز عمل

مندرجہ ذیل چند واقعات کے مطالعہ کے بعد ہمیں اسلاف کا طرز عمل واضح ہو جائے گا، کہ وہ اس معاملہ میں کتنے محتاط تھے بقول علامہ اقبال

گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے   کہ منعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا

واقعہ ۱: عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت ایک لاکھ درہم بھیجے جب انہوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا۔فردھا علیہ عبدالرحمٰن و أبیٰ أن یا خذ ھا و قال لا ابیع دینی بد نیای فخرج الی مکۃ فمات بھا۔[الاستیعاب لابن عبدالبر مع الاصابۃ :۴۰۱]

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اس کے لینے سے انکار کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ رقم واپس کر کے فرمایا کہ میں اپنا دین، اپنے دنیا پر نہیں بیچ سکتا۔ پھر مکہ تشریف لے گئے اور وہاں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اگر آج کل کا مجھ جیسا ہوتا تو رقم بھی ہضم کر سکتا تھا اور اسے ایک اہم کارنامہ کی صورت میں پیش کرتا۔ اگر چہ انہیں یہ رقم لینا درست بھی تھا لیکن ان کا محتاط رویہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔

واقعہ ۲: عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ

الاصابہ میں علامہ ابن حجر نے لکھا ہے جبکہ حافظ ابن کثیرؒ نے سورۃ النحل کی ایک آیت کے نیچے بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے، کہ رومیوں نے قید کیا بادشاہ نے عیسائی بننے کا آفر کیا کہ بادشاہی میں آپ کو اپنے ساتھ شریک کرنے کے علاوہ اپنا داماد بھی بناؤں گا، فرمایا: لواعطیتنی جمیع الملك و جمیع ما تملکہ العرب علی ان ارجع عن دین محمد طرفۃ عین ما فعلت ۔

اگر تم اپنی بلکہ تمام عرب کی بادشاہی اس شرط پر دیں کہ محمد ﷺ کے دین سے آنکھ جھپکنے کے مقدار مرتد ہو جاؤ یہ نہیں کر سکتا۔

پھر ترغیب و ترہیب کے تمام گر آزمائے لیکن آپ کی استقامت رہتی دنیا تک دنیا یاد رکھے

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

گی۔ اگر آج کی طرح دودھ کا کوئی مجنون ہوتا تو معاذ اللہ شاید انتہائی ڈھٹائی اور شوخ چشمی کے ساتھ رٹ لگاتا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان خلیج اتنا واسع نہیں ہونا چاہیے، اور اس بنیادی دین وملت کے اختلاف کو شکمی اور دنیوی مفادات کے خاطر مذہبی ہم آہنگی یا تقریب بین المذاہب کے مقدس نام کے ساتھ پیش کرتے اور تحقیق وعدم تعصب کا لیبل لگاتے ہوئے دو کشتیوں پر پاؤں رکھ کر خوب سے خوب تر ''لیلیٰ'' کے جستجو کا سفر وصال جاری رکھتے۔ کیونکہ ایسے مطلب پرستوں کو اونٹ کی سواری کی سنت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تھیٹر اور فلم سے بھی محظوظ ہونا پسند ہوتا ہے۔ تاکہ اس جعلی اسلحہ کی نمائش سے اپنے آپ کو محفوظ کر سکے اور ان کی حب الوطنی اور دین پسندی پر بھی کوئی قدغن نہ آئے۔

مغربی ذوق ہے اور وضع کی پابندی بھی   اونٹ پر چڑھ کے تھیٹر کو چلے ہیں حضرت

واقعہ ۳: خاتم الانبیاء کا کعب رضی اللہ عنہ سے روٹھ جانا

غزوہ تبوک کے فرض حاضری سے جو تین صحابہ بچھڑ چکے تھے ان میں سے ایک کا نام نامی اسم گرامی کعب رضی اللہ عنہ ہے۔ ان تینوں کا تفصیلی واقعہ مفسرین، محدثین اور مؤرخین نے لکھا۔ اسی بائیکاٹ کے دوران غسان بادشاہ کا خط جب انہیں ملا تو اس میں لکھا تھا:

من ملك غسان أما بعد فانه بلغني أن صاحبك قد جفاك ولم يجعلك الله بدار هوان فالحق بنا نواسك. [بخاری مع الفتح ۸:۲۹۷]

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی تجھ سے روٹھ چکا ہے اللہ نے آپ کو ذلت ورسوائی کیلئے نہیں پیدا کیا۔ ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری غم خواری کریں گے۔

آپ نے فرمایا یہ بھی مصیبت بالائے مصیبت ہے اور خط کو تندور میں ڈال کر اپنی وفاداری قیامت تک رہتی دنیا کیلئے تاریخ میں نقش کیا۔ علامہ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس کے ٹھوس ایمان کو آفرین کہا اور لکھا ہے کہ یہ شاعر بھی تھے۔ جبکہ شاعر عام طور پر اتنی استقامت کہاں رکھتے ہیں۔ لیکن صحابی رسول نے لوگوں کے دلوں میں اس دلیرانہ کاروائی سے انمٹ یادیں رکھ لیں، اور مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ دنیوی مفادات کا جال بادشاہ نے بچھایا تھا۔ اور ان سے دین چھوڑنے کا مطالبہ بھی نہ تھا۔ جبکہ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

آج کل کا ماحول اکثر یہ نظر آتا ہے۔

بقول اکبرالہ آبادی:

غوطے تو لگائے زمزم میں اور غرق ہیں حب دنیا میں — پانی نے بدن کو پاک کیا اب جان کو طاہر کون کرے

آج کل کی سیاست میں لوٹہ سسٹم اور ہارس ٹریڈنگ عروج پر ہے، ہے کوئی ہے بچی سیاست کرنے والا کہ اس واقعہ کے غوامض میں سوچ کر ضمیر فروشی کے جرم کے مرتکب نہ ہو۔

واقعہ۴: مغیرہ بن شعبہ ؓ کا رستم کو دلیرانہ جواب

یہ ہجرت کا چودھواں سال ہے، مسلمانوں کے سپہ سالار مغیرہ بن شعبہ ؓ کو جب رستم نے کہا

قد امرت لکم بکسوة، و لأميركم بألف دينار و كسوة و مركوب تنصرفون عنا. فقال المغيرة: نأخذ الجزية منكم عن يد و أنتم صاغرون و ستصيرون لنا عبيدا علىٰ زغمكم فلما قال ذالك اتشاط غضبا. [البدایۃ والنھایۃ ۴:۴۴]

رستم بادشاہ نے کہا میں نے اے مسلمانوں تم سب کیلئے کپڑے دینے کا حکم دیا ہے اور تمہارے امیر کیلئے ہزار دینار، کپڑوں اور سواریاں دینے کا فیصلہ کیا۔ اور تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ۔ لیکن مغیرہ نے للکار کر دلیرانہ جواب دیا نہیں بلکہ تم اپنے ہاتھ سے ہمیں ایسی حالت میں جزیہ دو گے کہ تم ذلیل ہو نگے۔ اور عنقریب تم بادل ناخواستہ ہمارے غلام بنو گے۔ یہ دلیرانہ جواب سننے کے بعد رستم آپے سے باہر ہوا یہ تھے جان نثار صحابہ وہ کہاں جرم ضعیفی کی پالیسی پر چلنا گوارا کرتے ہیں۔

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے — ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

واقعہ۵ ابو حازم تابعی اور سو دینار

ایک دفعہ سلیمان بن عبدالملک مکہ مکرمہ جانا چاہتے تھے، مدینہ منورہ سے گزرتے ہوئے چند دن وہاں ٹھہرے۔ مدینہ کے مشائخ ملاقات کیلئے تشریف لے آئے، ایک دن بادشاہ نے پوچھا کہ مدینہ میں کوئی تابعی موجود ہے جس نے صحابہ کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی ہو۔ انہوں نے ابو حازم کا نام بتلایا۔ انکی طرف قاصد بھیجا کہ ملاقات کے لئے تشریف لے آئیں، جب وہ آئے بادشاہ نے پوچھا

Scanned by CamScanner

اے ابو حازم یہ اتنی بے وفائی کیوں؟
تابعی نے پوچھا آپ نے بندہ کی کونسی بے وفائی دیکھ لیا ہے؟
بادشاہ نے کہا کہ مدینہ کے تمام سرکردہ لوگ ملنے آئے اور تم نہیں۔
تابعی نے جواب دیا۔ پہلے سے ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ کچھ جان پہچان نہیں تھا۔
امام زہریؒ نے فرمایا شیخ نے درست جواب دیا۔ پھر بادشاہ نے ابو حازم سے چند سوالات پوچھے اور انہوں نے صاف اور دلیرانہ جوابات دے کر بادشاہ کو مطمئن کیا، واقعہ بہت لمبا ہے لیکن اس کا آخری حصہ امام دارمیؒ اپنے سند سے یوں لکھتا ہے:

فلما خرج من عنده بعث اليه بمائة دينا ر و كتب اليه أن انفقها و لك عندى مثلها كثير قال فردها عليه.

جب ابو حازمؒ بادشاہ سے رخصت ہوئے تو بادشاہ نے سو دینار اسکو بھیج دئے اور خط میں لکھ دیا کہ اس کو خرچ کردو اور اس جیسے دیگر انعامات سے بھی آپ کو زیادہ مقدار میں نوازا جائے گا لیکن ابو حازم نے رقم اسکو واپس کرلیا۔

نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیب حاضر کی تجلی میں   کہ پایا میں نے استغناء میں معراج مسلمانی

[بال جبریل]

مندرجہ بالا واقعہ تفسیر قرطبی میں ولا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا کے نیچے تفصیل سے لکھا ہے۔ اسی طرح تہذیب تاریخ دمشق ۶ :۲۲۱ پر بھی یہ واقعہ موجود ہے۔

واقعہ ۶: طاؤس یمنی تابعی اور پانچ سو دینار

ارباب حل وعقد کی طرف سے طاؤسؒ کو پانچ سو دینار کا گرانٹ پیش کیا گیا اور قاصد نے یہ پیغام بھی ان کی طرف سے پہنچا دیا کہ امیر آپ کو خصوصی پوشاک دے گا، اور آپ کے ساتھ احسان و اکرام کا معاملہ جاری رکھے گا۔ جب طاؤس کے خصوصی گاؤں " الجند "کو قاصد پہنچا اور کہنے لگا کہ امیر صاحب نے خرچہ کے طور پر آپ کو یہ رقم ارسال کیا ہے، تو فوراً طاؤسؒ کہنے لگا مجھے اس کی کوئی ضرورت

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں۔اور اصرار کے باوجود انکار کرنے لگا۔

اک طرز تغافل ہے تو وہ ان کو مبارک ایک عرض تمنا ہے تو ہم کرتے رہیں گے

جب طاؤس بن یمان کی توجہ دوسری طرف ہوئی تو ان کی غفلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قاصد نے گھر کے ایک سوراخ کی طرف جلدی سے پانچ سو دینار پھینک دئے اور حکومت سے جا کر غلط بیانی کرنے لگا کہ طاؤس نے رقم وصول کیا۔

کچھ مدت گزرنے کے بعد طاؤس کے ایک عمل سے ارباب حکومت نالاں ہو گئے اور طاؤس کی طرف پہلے قاصد کے علاوہ دوسرا قاصد بھیجا کہ طاؤس سے کہو ہمارا گزشتہ دیا ہوا رقم واپس کر۔طاؤس نے نفس الامری حقیقت بتلا کر اسے مطمئن کیا کہ بندہ نے اس مال سے کچھ بھی نہیں لیا تھا جب قاصد نے واپس جا کر خبر دی تو امیر کو ان کے سچ کہنے کا یقین تھا۔معاملہ کے تہہ تک رسائی کیلئے پرانے قاصد کو جب بھیجا گیا۔

طاؤس نے پوچھا کیا میں نے تم سے تمہارے دئے ہوئے مال سے کچھ لیا تھا؟۔قاصد نے نہیں سے جواب دیا۔پھر قاصد نے کہا وہ میں نے فلاں سوراخ میں پھینکا تھا،اور جب سوراخ کی طرف قاصد نے ہاتھ بڑھایا تا ایک ہمیانی ملی جس پر مکڑی نے جالا بنایا تھا۔قاصد نے وہ تھیلی ارباب حکومت کو پہنچا دی۔

[الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع ۱:۳۶۱،۸۳۵]

خطیب بغدادی کے اس کتاب پر دکتور محمد طحان حاشیہ میں لکھتا ہے: سبحان تیری قدرت پاکدامنی انسان کو کس قدر عزت سے نوازتی ہے۔

فان طاؤسا لو قبل خمس ماءة دینارلاشتروہ بها و کتموا فمه من ان یقول الا ماینا سبهم فهل فی ذالك عبرة للعلماء فی هذاا لعصر .

فرض کرلیں اگر طاؤس یہ پانچ سو دینار لیتے تو حکومت والے پھر اسکو خریدتے اور اس کے منہ کو بند کرتے اور وہی کہہ سکتے تھے جو یہ لوگ چاہتے کیا اس واقعہ میں اس دور کے علماء کیلئے عبرت نہیں؟

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روح قرآن

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

واقعہ ۷: امام احمدؒ کا شاگرد اور دس ہزار دراہم

ابراہیم بن اسحاقؒ فقہ وحدیث کے امام اور امام احمدؒ کے خصوصی شاگرد گزرے ہیں، حافظ ابن کثیرؒ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں:

قد بعث اليه أمير المؤمنين المعتضد في بعض الأحيان بعشرة آلاف درهم فأبىٰ أن يقبلها و ردها فرجع الرسول و قال: يقول بذالك الخليفة :فرقها على من تعرف من فقراء جيرانك فقال هذا الشيء لم نجمعه ولا نسئل عن جمعه فلا نسئل عن تصريفه قل لأمير المؤمنين اما يتركها واما نتحول من بلده .[البدایہ والنہایہ ۶:۹۴]

ابراہیم موصوف کو معتضد باللہ نے ایک موقع پر دس ہزار درہم بھیجے اسکے قبول کرنے سے انہوں نے انکار کیا اور رقم واپس کیا۔ قاصد نے دوبارہ خلیفہ کا پیغام پہنچایا، کہ آپ کے پڑوس میں جتنے غریب ہیں ان پر اپنے صوابدید کے مطابق تقسیم کر۔ ابراہیم نے جواب دیا ہم ان دراہم کو خود بھی جمع نہیں کرتے تو اس کے خرچ اور استعمال کی ذمہ داری بھی نہیں لے سکتے، امیر المؤمنین سے کہو یا ہمیں پہلے کی طرح رہنے دے ورنہ ہم آپ کے شہر کو خیر آباد کہیں گے۔

ہر لحظہ ہے مؤمن کی نئی شان نئی آن　　　گفتار میں، کردار میں اللہ کی برھان

واقعہ ۸: فضیل بن عیاض اور ہزار دینار

فضل بن ربیع فرماتے ہیں کہ ہارون الرشید حج کے سفر پر تھے اور ایک رات مکہ میں بندہ سویا ہوا تھا اتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، میں نے اندر سے آواز دی کون؟ بتلایا گیا امیر المومنین دروازے پر ہے۔ بندہ نے عرض کیا اگر قاصد بھیجتے تو فوراً سے پہلے میں خود حاضر ہوتا۔ ہارون نے کہا میرا دل کچھ بے قرار ہے۔ قرار وسکون حاصل کرنے کیلئے ایک اہم شخصیت کا اتہ پتہ دیں۔ بتلایا کہ سفیان بن عیینہؒ محدث موجود ہے۔ فرمایا وہاں پہنچا دو، پہنچ کر ان کے دروازہ کو کھٹکھٹایا اور کہنے لگا امیر المومنین دروازے پر موجود ہے۔ جلدی نکل کر فرمانے لگے بندہ کو قاصد بھیجتے خود آتا۔ مقصد بیان کرنے کے بعد باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کے بعد بادشاہ نے ان سے قرض کا پوچھا۔ انہوں نے بتلایا مقروض

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ہوں مجھے کہا اس کا قرضہ ادا کرلو۔وہاں سے نکل کر جب جارہے تھے تو بادشاہ نے کہا وہی پرانی کیفیت ہے ۔
۔ آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے
بادشاہ نے جب دوسری شخصیت کا پوچھا تو میں نے عبدالرزاق ہمام کا نام لیا۔وہاں بھی سفیانؒ کی کاروائی کی طرح جب واپس جارہے تھے۔فرمایا روحانی مرض جوں کا توں ہے،وہی رفتار ہے ڈھنگی جو پہلے تھی سواب بھی ہے بےقرار ہوں۔
تیسری دفعہ جب ہم فضیل ابن عیاضؒ کے پاس پہنچ گئے۔

فا ذا هو قائم يصلي يتلو آية يرددها فقال لي اقرع فقرعت فقال من هذا ؟ فقلت أجب أمير المؤمنين فقال ما لي و لأ مير المؤمنين .

یعنی فضیل ابن عیاض رات کے سناٹے میں کھڑے ہوکر نماز میں مصروف تھے اور ایک آیت ،بار بار پڑھتے جارہے تھے۔میں نے جب آواز دی کہ امیرالمومنین کی دعوت قبول کریں۔فرمایا میرا امیرالمومنین سے کیا واسطہ؟۔میں نے پوچھا کیا آپ پر اطاعت لازم نہیں ،فضیل نے دروازہ کھولا ،اور فضیل نے بادشاہ کونصیحت کی یہاں تک کہ ہارون بہت رونے لگے،اور بادشاہ پرغشی طاری ہوگئی۔افاقہ کے بعد پہلے کی طرح ان سے پوچھا کیا آپ مقروض ہیں؟ جواب دیا صرف اپنے رب کا مقروض ہوں ،جاتے ہوئے بادشاہ نے کہا:

هذه الف دينا ر خذها فا نفقها على عيالك و تقو بها على عبادة ربك

یہ ہزار دینار لےلواور اپنے بچوں پرخرچ کرلواور اپنے رب کی عبادت پر اس کی وجہ سے تقویت حاصل کرلو۔فضیل نے سبحان اللہ کہنے کے بعد جواب دیا میں آپ کونجات کا راستہ بتلاتا ہوں اور اس کا بدلہ بادشاہ اس جیسی چیز کے ساتھ مجھے دینا چاہتا ہے اور معذرت کرکے دعائیں دیں پھر خاموش رہا اور کلام موقوف کیا۔جب وہاں سے ہم نکلے تو ہارون نے مجھے کہا کہ آئندہ اس جیسے آدمی کے ساتھ ملاتے رہو۔یہ اس زمانہ کا سب سے بڑا زاہد اور درویش ہے۔

[الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع ۲،۲۶۳، نمبر ۱۸۴۱]

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

درویش خدامست نہ شرقی ہے نہ غربی گھر میرا نہ دلی نہ صفاہاں نہ سمرقند [اقبال]

واقعہ:۹ محمد بن رافع محدث اور پانچ ہزار دراہم

ایک دفعہ خراسان کے والی طاہر عبداللہ نے محمد بن رافع محدث کو ۵ ہزار دراہم خصوصی ایلچی کے ذریعہ ارسال کیا، (یاد رہے کہ یہ محدث صحاح خمسہ کے استاد ہیں) عصر کی نماز کے بعد قاصد جب اس سے مل رہے تھے اس وقت وہ ایک مولی کے ساتھ روٹی کھا رہے تھے۔ قاصد نے پیسوں کا بریف کیس ان کے سامنے رکھ کر کہا کہ طاہر بادشاہ نے یہ مال آپ کیلئے بھیجا ہے، کہ گھر والوں پر خرچ کر، محدث نے فرمایا لےلو، لےلو، مجھے اس کی کچھ ضرورت نہیں۔

فا ن الشمس قد بلغت رأس الحيطان انما تغرب بعد ساعة قد جا وزت الثمانين الى متى أعيش و ردها ولم يقبل.

سورج دیوار کے سروں تک پہنچ کر تھوڑی دیر بعد غروب ہونے والا ہے اور میں اَسی (۸۰) سال سے زائد عمر کا ہوں، آخر کب تک زندہ رہوں گا۔ رقم واپس کیا اور قبول نہ کیا۔

قاصد مال لے کر واپس جانے لگا۔ حالانکہ ان کے گھر میں اسی رات کا آٹا بھی نہیں تھا، سخت سردی کے موسم میں جب کبھی محمد بن رافعؒ طالبعلموں کے پاس باہر نکل آتے تو جو لحاف رات اوڑھے ہوئے ہوتے تھے۔ اسی کو اوڑھے ہوئے تشریف لے آتے تھے۔ [الجامع ۱:۴۴۸ ،نمبر ۳۶۸]

خدا پرست کے تیور ہی اور ہوتے ہیں خطا معاف وہ جوھر ہی اور ہوتے ہیں [اکبر]

واقعہ:۱۰ محمود غزنوی بت فروش یا بت شکن؟

تاریخ فرشتہ اردو ترجمہ اول ودوم کے حوالہ سے چند اقتباسات ملاحظہ کیجئے:

تاریخ میں صحیح واقعہ ہے کہ برہمن کے طبقہ نے درخواست کی بہت دولت لے، اور اس بت کو مت توڑ، معززین سلطنت نے کہا کہ بت توڑنے کے معاوضہ میں معقول رقم لے کر غریب مسلمانوں کا فائدہ ہوگا اور بت نہ توڑنے سے اس شہر میں بت پرستی کا رسم ختم نہیں ہوسکتا، محمود نے جواب میں کہا دنیا مجھے محمود بت فروش کے نام سے یاد کرے گی، اور اگر پاش پاش کرلوں تو محمود بت شکن پکارا جائے گا۔ جب توڑا

Maktaba Tul Ishaat.com

گرتو پیٹ سے ان گنت بیش قیمت جواہر اور اعلیٰ درجہ کے موتی نکلے، ان سب جواہرات کی قیمت برہمن کی پیش کردہ رقم سے سوگنا زیادہ تھی۔

اور اس عبارت سے کچھ پہلے ص ۷۶ پر ہے، اس قلعے میں ہر چہار طرف سے دولت آ کر جمع ہوئی تھی، اس لئے یہاں سونے، چاندی، جواہرات اور موتیوں وغیرہ کا جس قدر ذخیرہ تھا، شائد دنیا کے کسی بادشاہ کے خزانے میں ہو، اس قلعے سے سلطان نے ساٹھ لاکھ اشرفیاں، سات سو من سونے اور چاندی کے اوزار، دو سو من سونا، دو ہزار من خالص چاندی اور بیس من انواع واقسام کے جواہرات جو راجہ بھیم کے زمانہ میں اس مندر میں جمع ہو رہے تھے، محمود کی ملکیت بن گئے، اور وہ دولت فراواں کو اپنے ساتھ لے کر غزنی کی طرف لوٹا۔ [تاریخ فرشتہ:۵۶]

حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ ۶: ۳۶۴ پر ایک عنوان دیا ہے: کسر الصنم الأعظم سومنات (بڑے بت سومنات کا پاش پاش کرنا) لکھتے ہیں:

و قد ذکر غیر واحد أن الهنود بذلوا للسلطان محمود بأ خذ الأموال و ابقاء هذا الصنم لهم فقال :حتی أستخیر الله عزوجل فلما أصبح قال انی فکرت فی الأمر الذی ذکر فرأیت انه اذا نو دیت یو م القیامة این محمود الذی کسر الصنم ؟ أحب الی من ان یقال الذی ترك الصنم لأجل ما ینا له من الد نیا ثم عزم فکسره رحمه الله فوجد علیه و فیه من الجواهرات والآ لی والذهب والجواهرا لنفیسه ما ینیف علی ما بذلو ه له بأضعاف مضاعفة و نرجو امن الله له فی الأخرة الثواب الجزیل الذی مثقال دانق منه خیر من الدنیا و ما فیها مع ما حصل له من الثنا ء الجمیل الد ینو ی .

یعنی بہت سے لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ ہندوں نے سلطان محمود کو وافر مقدار میں مال و دولت اسلئے دینا چاہا تاکہ ان کا یہ بڑا بت ان کیلئے چھوڑ دیا جائے۔ بعض امیروں نے محمود بادشاہ کو مال لینے اور ان کے بت چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ محمود نے کہا میں استخارہ کرنا چاہتا ہوں، جب صبح ہوا کہنے لگا میں نے مذکورہ کام میں فکر کیا تو میں نے دیکھا اگر مجھے قیامت کے دن یہ آواز دی جائے، کہ جس محمود نے بت پاش

پاش کیا، کہاں ہے؟ یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ کہا جائے کہ وہ محمود کہاں ہے۔
جس نے دنیا کے حصول کے خاطر بت توڑنا چھوڑ دیا تھا۔ پھر عزم بالجزم اسکے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا کیا۔ توڑنے کے بعد اس نے بت میں جواہر، موتیاں، سونا اور وہ قیمتی جواہر پائے جو اس مالیت سے کئی گنا زیادہ تھے جو بت پرست اس کے چھوڑنے پر محمود کو دینا چاہتے تھے اور ہم ان کیلئے آخرت میں اس بے پایاں ثواب کا امید رکھتے ہیں، جس کا ایک رتی دنیا اور دنیا کے تمام چیزوں سے بہتر ہے اور اس پر مستزاد یہ اعزاز کہ دنیا میں لوگ اس کی تعریف کر کے شاباش دیتے ہیں۔
اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

و من جملة ما كسر من أصنامهم صنم يقال له سومنات على ما تحصل من حليته من الذهب عشرين ألف ألف دينار. [البدایہ والنہایہ ۶:۳۴۲]

مختصر المحمود نے جو بت توڑے ان میں جس بت کو سومنات کہا جاتا تھا۔ اس کے سونے کے زیورات کی مالیت بیس لاکھ دینار بتلائی جاتی ہے۔

اے بتو کیا میں بھی بتاؤں، مجھے کیا آتا ہے — بس تمہیں ہیچ سمجھنے میں مزا آتا ہے [اکبر]

واقعہ:۱۱ مولانا قاسم نانوتویؒ اور روپوں کی تھیلی جوتوں میں

یورپ کے سنگین مجرم کے ص ۴۰ پر ہے: بے نفسی و بے غرضی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ نواب حیدرآباد نے خط لکھا آپ ہمارے ہاں تشریف لے آئیں، دن میں صرف ایک گھنٹہ پڑھانا ہوگا، سات سو روپیہ تنخواہ ملے گی، آپ نے جواب میں لکھا مدرسہ سے دس روپے مشاہرہ لیتا ہوں ان میں چھ روپے ماہوار میرا خرچہ ہے اور دو روپے والدہ کو بھیج دیتا ہوں، میرے پاس باقی دو روپے رکھنے کو جگہ نہیں اتنی تنخواہ کیا کروں گا۔ نواب مرحوم اس مرد درویش کے خط سے اتنا متاثر ہوا کہ شوق زیارت (پورا کرنے) کیلئے آیا۔ رخصت ہوتے وقت ایک تھیلی روپوں کی پیش کی، آپ نے پہلے والا عذر کیا وہ جاتے وقت ساری رقم آپ کے جوتوں میں ڈال گیا، آپ جب اٹھے تو جوتوں کو جھاڑ کر فرمانے لگے، دیکھو ہم دنیا کو دھتکارتے ہیں تو یہ ہمارے جوتوں میں پڑ رہی ہے یہ کہہ کر آپ آگے چل دیے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

مندرجہ بالا واقعہ أتته الدنیا و ھی راغمۃ کا ایک مصداق ہے۔

یہ بات تو کھری ہے ہرگز نہیں کھوٹی　　عربی میں نظم ملت، بی اے میں صرف روٹی [کلیات اکبر]

واقعہ:۱۲　شاہ عبدالغنیؒ اور تین سو روپے

ارواح ثلاثہ:۱۶۸ پر شاہ عبدالغنی کے حالات کے ذیل میں یہ واقعہ ہے:

یہ قصہ بھی مولانا گنگوہیؒ بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ شاہ عبدالغنی صاحب کے یہاں کئی وقت کا فاقہ ہوا، اس کا تذکرہ ان کی ماما نے کہیں کر دیا۔ اسکی خبر کسی ذریعہ سے مفتی صدرالدین خان صاحب کو بھی ہوگئی، مفتی صاحب نے تین سو روپے شاہ صاحب کی خدمت میں بھیجوائے۔ شاہ صاحب نے واپس کر دئے، اس پر مفتی صاحب وہ روپے لے کر خود حاضر ہوئے اور تخلیہ میں روپے پیش کئے اور فرمایا کہ شاید حضور نے یہ خیال فرمایا کہ یہ صدرالصدور ہے، رشوت لیتا ہوگا۔

میں عرض کرتا ہوں کہ میں رشوت نہیں لیتا بلکہ یہ روپے میری تنخواہ کے ہیں، آپ ان کو قبول فرمالیجئے، شاہ صاحب نے فرمایا مجھے تو یہ وسوسہ بھی نہیں گزرا کہ تم رشوت لیتے ہوں گے۔ میں تمہاری نوکری کو بھی اچھا نہیں سمجھتا، اور میں ان کے لینے سے معذور ہوں۔

واقعہ:۱۳　سید احمد شہیدؒ مجاہد کو ۹ لاکھ کی پیش کش

مسلمانوں کی تاریخ کا ایک درخشندہ ستارہ طارق بن زیاد، تاریخ میں زندہ ہے ان کی دعا اور آرزو علامہ اقبال نے اپنی کتاب ''بال جبرائیل'' میں یوں نقل کیا ہے:

شہادت ہے مطلوب و مقصود مؤمن　　نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

مجاہدین کے اس سنہری تسلسل کے آخری کڑیوں میں سے ایک مجاہد، سید احمد شہید گزرے ہیں، اور یہ تو ایک مسلم حقیقت ہے کہ شرعی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جہاد کرنا اسلام کا شعار اور نمایاں رکن ہے، جنگ اور دہشت گردی قابل نفرت اور قابل مذمت ہے اور ایک صحیح مجاہد جو اخلاص وللہیت کا پیکر ہو۔ کبھی دہشت گرد نہیں ہوسکتا۔ مجاہد کا سوغات رب سے مانگنا ہوتا ہے۔ نہ کسی اسلام دشمن ایجنڈے پر چلنا۔

اتھزء بالدعاء و تزدریہ　　و ما تدری بما ضع الدعاء

Scanned by CamScanner

لها أمد و للأمد القضاء
سهام الليل لا تخطئي و لكن

کیا تم دعا کی تحقیر کر کے اسے معمولی سمجھتے ہو، تمہیں کیا پتہ کہ دعائیں کیا رنگ لاتی ہیں ۔رات، تہجد کے بعد دعا کے تیر بہ ہدف ہونے میں شبہ نہیں لیکن اسکے پورا ہونے کیلئے قضاء وتقدیر کے اعتبار سے ایک خاص وقت مقرر ہے۔

سید احمد شہیدؒ کے جہادی سفر کا ایک معنوی اسلحہ تہجد، دعا اور اللہ کے ساتھ صحیح تعلق ہے۔تاریخ دعوت وعزیمت کے ایک مستقل جلد میں علامہ ابوالحسن علی ندویؒ نے اس جہاد کا تفصیلی ذکر کیا ہے، پشاور کی سپردگی کی تجویز کے ص ۲۹۶ پر لکھتے ہیں:

اور جو یہ کہتے ہیں کہ اگر ضرورت ہو تو شہر کے انتظام اور لشکر کے خرچ کیلئے دو چار لاکھ روپے کا بندوبست کرا دیں، مگر یہاں کی حکومت درانیوں کو نہ دیں سو یہ بات ہم کو منظور نہیں اسلیئے ہم کو تو اپنے پروردگار کی رضامندی چاہیئے جس میں وہ راضی ہوگا ہم کریں گے اسمیں چاہے تمام جہان ناخوش ہو۔کچھ پروا نہیں، اگر ایک جگہ ہفت اقلیم کی دولت اور سلطنت پروردگار کی رضامندی کے خلاف ملتی ہو اس دولت اور سلطنت کی کچھ حقیقت نہیں اور ایک جگہ پروردگار کی رضامندی کے موافق ہفت اقلیم کی دولت او سلطنت جاتی ہے تو اس کی رضامندی سب کچھ ہے۔

نماز عشق پڑھنے کا ان ہی کو حق ہے دنیا میں　　کہ آتا ہے جنہیں خون تمنا سے وضوء کرنا

تذبذب اور دنیوی منافع

جنگ شیدو اور یار محمد خان کا طرز عمل:

یار محمد خان: معلوم ہوتا ہے کہ شیدو کی جنگ سے پہلے سردار بدھ سنگھ نے اس کو ملا لیا اور یہ منصوبہ تیار ہو گیا کہ وہ عین معرکہ میں میدان جنگ سے اپنی فوجوں کو لے کر علیحدہ ہو جائے گا۔سردار بدھ سنگھ کیلئے ایک مذبذب، موقع پرست دنیا دار رئیس کو دنیوی منافع کی لالچ دے کر اور اس جنگ کے عواقب سے ڈرا کر توڑ لینا کچھ مشکل نہ تھا۔[تاریخ دعوت وعزیمت:۱۱۶]

جیسا موسم ہو، مطابق اس کے میں دیوانہ ہوں　　مارچ میں بلبل ہوں میں جولائی میں پروانہ ہوں

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

مہاراجہ کا ۹ لاکھ روپے کا آفر

حکیم عزیز الدین مہاراجہ کا خط لائے تھے جس کا مضمون یہ تھا کہ خلیفہ صاحب، آپ سید ،حاجی اور غازی اللہ والے ہیں ہم آپ کی دعا کے امیدوار ہیں، اگر ہندوستان سے اس ملک میں ملک گیری کے ارادے سے تشریف لائے ہیں تو آپ دریائے اٹک کے اس پار کی ۹ لاکھ روپے کی آمدنی جاگیر ہم سے لیں اور دریا کے اس پار جہاں آپ تشریف رکھتے ہیں۔

وہ ملک ہم آپ ہی کی نذر کریں آپ بفراغت اپنے صاحب کی بندگی میں مشغول رہیں۔اور ہم سے لڑنے بھڑنے کا خیال نہ کریں اور جو یہاں لاہور میں ہمارے پاس چلے آئیں تو ہم آپ ہی کو اپنی کل فوج کا افسر بنالیں ۔آپ نے اسکے جواب میں فرمایا کہ ہم جو مسلمانوں کے اس ملک میں اتنے لوگوں کے ساتھ آئے ہیں۔تو نہ کسی ریاست چھیننے کی غرض سے آئے ہیں نہ ملک گیری کے شوق ہیں، ہم تو محض جہاد فی سبیل اللہ اور اعلاء کلمۃ اللہ کے واسطے آئے ہیں، اور جو رنجیت سنگھ اتنے ملک دینے کا لالچ دیتا ہے اگر وہ اپنا تمام ملک دے تب بھی ہم کو غرض نہیں البتہ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو ہمارا بھائی ہے، اللہ کی تائید سے جو ملک ہمارے ہاتھ لگے ہیں ہم اس کو دے دیں، اور جو اس کا ملک ہے وہ بھی اس کے پاس رہے۔[تاریخ دعوت وعزیمت ۶:۲۱۹]

آنکھوں نے خوب دیکھا اور دل نے خوب سمجھا   کچھ بھی نہیں ہے جو کچھ، اللہ کے سوا ہے

واقعہ:۱۴ شیخ القرآن علامہ محمد طاہر پنج پیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا سکندرانہ جلال

شیخ القرآن دور حاضر کے ایک عظیم عبقری شخصیت گزرے ہیں۔توحید وسنت کے چمن کا دیدہ ور، دور اندیش، تفسیر وحدیث، فقہ اور تاریخ کے میدانوں کا شہسوار اور باطل پر کاری ضرب لگانے والے نمایاں صفات کے حامل اس مرد درویش نے مختلف اوقات میں سیم وزر کا جال توڑا ہے، بھٹو کے دور حکومت میں بعض دنیا پرست علماء اسکی ملاقات کیلئے مختلف حیلے بناتے تھے، اسکی حکومت میں مولوی کوثر نیازی ایک عہدے کا قلم دان سنبھالے ہوئے تھے۔کوثر صاحب کی وساطت سے شیخ موصوف کو پیام ملا کہ بھٹو صاحب آپ کو مشیر بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔اگر منظور فرمائیں مہربانی ہوگی۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

امام انقلاب نے جواب دیا دو شرطوں کے ساتھ منظور ہے۔

[۱] کاغذی مشیر نہیں ہوں گا جو لوگ خانہ پری کے طور پر اپنے مفادات کیلئے کرتے رہتے ہیں، بلکہ میری رہنمائی اور مشورے کو نفس الأمری وجود دے کر تنفیذ کریں گے۔

[۲] محکومانہ حیثیت کے تصور پر لعنت کرتا ہوں بلکہ بغیر تنخواہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مستقل طور پر دین کی خدمت کروں گا۔

ان دو شرطوں کے ماننے کے بعد پھر سوچا جا سکتا ہے، یہ دو شرط لگا کر اس سیف بے نیام نے سیم وزر کے بت کو پاش پاش کر کے سکندرانہ جلال کا ایک ریکارڈ رقم کیا۔

پھر ایک نجی مجلس میں کوثر نیازی صاحب نے کہا:

[۱] شیخ موصوف اس دور کا ایک ابن تیمیہ سمجھ لیجئے۔

[۲] قرآنی مشن پھیلانے قرآن فہمی اور قرآن دانی میں یہ اپنی مثال آپ ہے۔

قلندرانہ ادائیں، سکندرانہ جلال ۔۔۔ یہ امتیں ہیں جہاں میں برہنہ شمشیریں

شیر کا بچہ بھی شیر ہوتا ہے

شیخ القرآن مولانا محمد طیب صاحب زید مجدہ کے رگوں میں اسی غیور شیخ علیہ الرحمہ کا خون دوڑتا ہے۔ امیر جماعت نے ان کے مسند تدریس اور جاری مشن کی لاج رکھتے ہوئے نیابت کا صحیح حق ادا کیا۔ اللہ استقامت و حفاظت کے ساتھ مزید توفیق دیں۔ وہ بھی قرآن میں غوطہ زن رہتے ہوئے شکار نہیں بلکہ شکاری بننے کے شوقین ہیں۔ مختلف اوقات میں، بعض دلفریب پیش کش ٹھکرا کر جماعت کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچایا۔ اگرچہ بعض حکمتوں کیوجہ سے حیطہ تحریر میں اس کا لانا پسند نہیں۔ و لا ازکی علی اللہ احدا

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان ۔۔۔ اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

واقعہ: ۱۵ ایک صنف نازک کو دلفریب پیش کش

روداد قفس زینب الغزالی کی ایک قسم آپ بیتی ہے اس کا ترجمہ خلیل احمد حامدی نے کیا ہے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ص۴۹ پر ہے:
ناصر کی خفیہ پولیس کے افسران نے مجھ سے ملاقات کی خواہش کی بلکہ ''سیدات مسلمات''
کو بحال کرنے کیلئے مجھے بڑی بڑی دلفریب پیش کش کرنے لگے،ان پیشکشوں کا حاصل یہ تھا کہ میں
آخرت کے بدلے دنیا خریدلوں مثلاً اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ وہ اس بات پر تیار ہیں کہ'' سیدات
مسلمات'' کا مجلّہ بحال کر دیا جائے،اور میں ہی اس کی طابع و ناشر اور میں ہی اسکی رئیسۃ التحریر ہوں۔
مجھے تین سو پونڈ ماہانہ تنخواہ بھی دی جائے گی میں نے کہا یہ ناممکن ہے۔
اس طرح ان لوگوں نے مجھے یہ بھی پیش کش کی کہ وہ تنظیم کا مرکزی دفتر بھی کھول دیتے ہیں
اور اسکے لئے بیس ہزار پاؤنڈ سالانہ اعانت بھی دیا کریں گے مگر یہ دفتر سوشلسٹ یونین کا ایک شعبہ ہوگا۔
اس پر بھی میں نے یہ جواب دیا کہ'' اگر اللہ نے چاہا تو ہمارا کام خالصۃً اللہ کیلئے ہوگا ہم ایسا کوئی کام نہ
کریں گے جس کا مقصد لوگوں کو گمراہ کرنا یا ان کی آنکھ میں خاک جھونکنا ہو،جو لوگ اسلام کو کسب معاش
کا ذریعہ بناتے ہیں وہ اسلام کی کوئی مفید خدمت نہیں کر سکتے۔

قرآن ہی کرے گا ان بی بیوں کو پیدا　　پاکیزہ تخم جب ہوں،عمدہ درخت بھی ہو

مندرجہ بالا واقعات کے بعد اسکی وضاحت ضروری ہے کہ کسی سے اپنا حق وصول کرنا اور اصول پر سودا
بازی کرنا دونوں الگ الگ چیزیں ہیں،اپنا حق تو چھین کر چین سے بیٹھ جائیں۔اس طرح انعام اور کسی
صلہ سے نوازنا اور یا ھد یہ اور تحفہ اگر مناسب سمجھے قبول کرنا الگ ہے اور اسکی وجہ سے موقف میں لچک پیدا
کرکے جس کا کھائے اس کا گائے،کی پالیسی پر چلنا دوسری بات ہے اسکی حوصلہ افزائی نہیں بلکہ حوصلہ
شکنی کی جائے گی۔

ابن مبارکؒ کی تجارت اور مبارک ہستیوں کی امداد

علامہ ذہبیؒ نے ایک واقعہ لکھا ہے:

ان ابن المبارک کان یتجر و یقول لو لا خمسة ما تجرت ،السفیا نا ن و فضیل
و ابن السماک و ابن علیه فیصلهم فقدم سنة فقیل له قدولی ابن علیه القضاء فلم یأته و لم

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

بصله . فركب ابن علية اليه فلم يرفع له عبدالله رأساً فانصرف فلما كان من غد كتب اليه رقعة يقول : قد كنت منتظرا لبرك و حبتك فلم تكلمني ، فما رأيت مني ؟ فقال ابن المبارك يأبئ هذا الرجل الا ان نقشر له العصبا ثم كتب اليه السريع ـ

يا جاعل العلم له بازيا	يصطاد اموال المساكين
احتلت الدنيا و لذاتها	بحيلة تذهب بالدين
فصرت مجنونا بها بعد ما	كنت دواء للمجانين
اين رواياتك في سردها	لترك أبواب السلاطين
اين رواياتك فيما مضى	عن ابن عون و ابن سيرين
ان قلت اكرهت فذا باطل	زل حمار العلم في الطين

[میزان الاعتدال ۱:۲۷۴]

عبداللہ بن مبارک تجارت کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ اگر یہ پانچ اشخاص نہ ہوتے تو میں تجارت نہ کرتا۔ سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، فضیل بن عیاض، ابن سماک اور ابن علیہ رحمہم اللہ۔ عبداللہ ان کو صلہ اور خلعت سے نوازتے ایک سال جب تشریف لائے تو اسے خبر دی گئی کہ ابن علیہ کو قضاوت کا قلمدان سونپا گیا ہے۔ اس کے پاس آئے اور نہ کسی صلہ سے نوازا، ابن علیہ سواری پر سوار ہوکر عبداللہ کے پاس تشریف لائے لیکن عبداللہ ٹس سے مس نہ ہوئے اور ابن علیہ واپس جانے لگے جب صبح ہوئی تو اسے رقعہ لکھا کہ میں آپ کے احسانات کا منتظر تھا اور آپ کے پاس آیا لیکن پھر بھی آپ نے میرے ساتھ بات تک بھی گوارا نہ کی، آخر آپ نے مجھ میں کیا دیکھا؟

عبداللہ ابن المبارک نے فرمایا کہ یہ تو یہی چاہتا ہے کہ میں اس کو ڈنکے کی چوٹ حقیقت آشکارا کروں تو فوراً جوابی خط اسکی طرف بھیجا۔

اے وہ شخص جس نے علم سے باز بنایا ہے کہ مسکینوں کا مال شکار کر سکے۔ دنیا اور اسکے لذات کیلئے آپ نے وہ حیلے بنائے جس سے تیرا دین رخصت ہونے لگتا ہے۔ پہلے دیوانوں کیلئے آپ ایک

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

معالج اور اکسیر تھے اب تو خود دنیوی لذات کا دیوانہ بن گئے آپ کے نقل کردہ وہ روایات کہاں ہیں جن میں بادشاہوں کے دروازے چھوڑنے کے تذکرے ہیں۔ آپ کے وہ روایات کہاں گئیں جو ابن عونؒ اور ابن سیرینؒ سے پہلے آپ نقل کیا کرتے تھے، اگر کہو کہ مجھے مجبور کیا گیا تو میں یہ عذر نہیں مانتا، بس علم کا ایک گدھا کیچڑ میں پھسل گیا۔

آگے علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ اس نے ہارون الرشید کا دیا ہوا بوریا بستر لپٹتے ہوئے اس سے کہا میں خطاء پر صبر نہیں کر سکتا میرے بڑھاپے پر رحم کر اسلئے استعفٰی منظور کریں۔ ہارون الرشید نے کہا شائد اس پاگل نے تمہیں برانگیختہ کیا۔ اس کے بعد عبداللہ بن مبارک نے ابن علیہ کو تحفہ کے طور پر روپوں کی تھیلی پیش کی۔

ہر شیخ یہ کہتا ہے عقائد میں تو یہ ہیں توحید یہ کہتی ہے زوائد میں تو یہ ہیں

غیب سے دینار برآمد

علامہ ابن قیمؒ نے ایک واقعہ نقل کیا ہے:

و سئل ﷺ عن رجل جلس لحا جته فأخرج جر ز من جحر دينا را ثم أخرج آخر ثم آخر حتٰى اخرج سبعة عشر ديناراً ثم أخرج طرف خرقة حمراء فأتى بها السا ئل رسول ﷺ فأخبره خبرها و قال خذ صد قتها قال ارجع بها لا صد قة فيها بارك الله لك فيها ثم قال لعلك أهويت بيد ك فى الجحر قلت لا والذى اكرمك بالحق فلم يفن آخر ها حتٰى ما ت. [اعلام الموقعین ج۴: ۳۱۵]

آپ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو ایک جگہ اپنی ضرورت کی وجہ سے بیٹھا ہوا تھا، تو ایک چوہے نے بل سے ایک دینار نکالا، پھر لگاتار دینار نکالتا رہا یہاں تک کہ (۱۷) دینار نکالے پھر ایک سرخ رومال کا ایک ٹکڑا بھی نکالا (کہ اور دینار نہیں ورنہ نکالتا) تو سائل نے اس واقعے کی خبر محبوب کائنات کو دی اور کہنے لگا کہ ان دینار سے اللہ کا حق وصول کیجئے۔ محبوب ﷺ نے فرمایا: دینار اپنے ساتھ لے جاؤ اس میں صدقہ نہیں۔ اللہ یہ آپ کیلئے مبارک کرلیں۔ پھر پوچھا شائد تم نے اس سوراخ میں ہاتھ ڈالا ہو؟ میں نے کہا جس ذات نے آپ کو حق کے ساتھ اکرام سے نوازا ایسا بھی تو نہ ہوا۔ مرتے دم تک

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

یہ دینار ختم نہیں ہوئے۔

اب اس واقعہ سے اس شخص کی ایک کرامت کا بیان ہے اور یرزقہ من حیث لا یحتسب کا آنکھوں دیکھا حال اس شخص نے دیکھا۔ اور آپ ﷺ کے دعا کی برکت کا ذکر ہے۔ اگر کوئی واقعی اللہ پر اعتماد کرنے کی دولت سے مالا مال ہو تو مکنون الغیب سے اس کے ضروریات ان شاء اللہ پورے کئے جائیں گے۔

عامر بن عبد قیس کے دراہم میں برکت

علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں:

و کان عامر بن عبد قیس یأخذ عطائه الفی درھم فی کمه و ما یلقاہ سائل فی طریقه الا اعطاہ بغیر عدد ثم یجئی الی بیته فلا یتغیر عددھا و لا وزنھا۔

[مجموع الفتاویٰ ۶: ۱۵۵]

عامر اپنے آستین کے جیب میں ۲ ہزار درہم لے کر باہر نکلتے، راستہ میں جو بھی سائل ملتا اسے گنتی کے بغیر دینے لگتا پھر جب گھر تشریف لے آتے۔ تو گنتی اور وزن میں کوئی فرق نہ ہوتا۔

کیا اہل تبلیغ کو انگریز روپے دیتے ہیں؟

بریلوی ایک عبارت کو ہوا دیتے ہیں۔ اس طرح بعض دیگر شخصیات کے وہ مقلدین جو جمود کی حد تک کسی شخص کی وجہ سے اپنا ایجنڈا تبدیل کرتے ہیں۔ اصلی حقیقت کو چھپانے کیلئے وہ بھی دانستہ یا نادانستہ اس منفی پروپیگنڈے کا حصہ بنتے ہیں کہ اہل تبلیغ کو انگریز روپے دیتے ہیں۔ ''جماعت تبلیغ پر اعتراضات کے جوابات'' کتاب شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کی تصنیف ہے جو مکتبہ اصلاح معاشرہ بنوری ٹاؤن کراچی نے شائع کیا ہے۔ اسی کتاب کے ص: ۷۰ پر ہے:

مخالفین مکالمۃ الصدرین کی ایک عبارت کو بہت جلی قلموں سے شائع کرتے ہیں کہ اہل تبلیغ کو حکومت انگریز کی طرف سے روپے ملتے ہیں، اب تو وہ حکومت بھی نہیں رہی وہ دور بھی ختم ہوگیا لیکن چونکہ اس عبارت سے اب بھی غلط فہمی پھیلاتے ہیں اسلیئے مستقل نمبر پر جو (۱۳) میں آ رہا ہے لکھنا پڑا۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

لوگ مولانا کی طرف سے نسبت کئے ہوئے جھوٹے الفاظ کو بہت کثرت سے شائع کرتے ہیں اور مولانا مرحوم کی مؤکد تردید کو جو مولانا نے کفیٰ باللہ شھیدا کے ساتھ کی ہے نظرانداز کرتے ہیں.....الخ۔

مکالمۃ الصدرین کی حقیقت

مذکورہ کتاب کے ص:۸۰ پر شیخ الحدیث رقم طراز ہے:

ایک قدیم اور بہت پرانا اعتراض جو ابتداء میں تو اپنی جماعت میں بہت زوروں پر چلا اخبارات، اشتہارات میں مخالفین نے بہت اچھالا لیکن مولانا حفظ الرحمٰنؒ اور حضرت مدنی قدس سرہ کی تردید کے بعد اپنی جماعتیں تو علی الاعلان اس کو ذکر نہیں کرتی تھیں لیکن اذا خلا بعضھم الی بعض اشارۃ کنایۃ اب بھی اس کی یاددہانی کرتے ہیں لیکن دوسری جماعتوں کے لوگ اس وقت بھی اپنے اشتہارات کی موٹی اور جلی سرخیوں اور رسائل میں لکھتے رہتے ہیں وہ یہ کہ اس تبلیغ کو ابتدا میں انگریزوں کی طرف سے پیسے ملتے تھے۔

یہ روایت مولانا حفظ الرحمٰنؒ کی طرف سے ''مکالمۃ الصدرین'' سے نقل کی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ مولانا حفظ الرحمٰنؒ نے کہا کہ مولانا الیاسؒ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔[مکالمہ]

مولانا حفظ الرحمٰنؒ اپنی جماعت کے ذمہ دار حضرات میں سے اور جمعیۃ العلماء کے ناظم عمومی اور تبلیغ کے خاص معاونین میں سے تھے ان کی شہادت ایسی نہ تھی کہ اس کو نظر انداز کیا جائے اس لئے اس روایت نے بہت شہرت پکڑی لیکن چند ماہ بعد جب حضرت شیخ الاسلام مدنی نور اللہ مرقدہ نے اس مکالمۃ الصدرین کی تردید اور اس روایت کی تردید میں ایک رسالہ کشف الحقیقت لکھا اور اس میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی طرف سے اپنے اس قول کی تردید ان الفاظ سے لکھی کہ، اس وقت فوری طور پر ایک ایسے افتراء، بہتان اور کذب بیانی کی تردید ضروری سمجھتا ہوں جس سے عمداً وقصداً مرتب صاحب نے بعض مخلصین کے درمیان معاندانہ افتراق پیدا کرنے اور غلط فہمی میں ڈال کر بغض وعناد کے قریب تر لانے کی سعی ناکام فرمائی ہے۔ میرا روئے سخن مکالمۃ الصدرین کی اس عبارت کی جانب ہے۔ کفی

Scanned by CamScanner

باللہ شھیدا.

اس کا ایک ایک حرف افتراء اور بہتان ہے میں نے ہرگز ہرگز یہ کلمات نہیں کہے اور نہ مولانا الیاس صاحبؒ کی تحریک کے متعلق یہ بات کہی گئی۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم .مرتب صاحب نے اپنی روانی طبع سے اس کو گھڑ کر اسلیئے میری جانب منسوب کرنا ضروری سمجھا کہ اس کے ذریعہ سے حضرت مولانا الیاسؒ کی تحریک سے والہانہ شفقت رکھنے والے ان مخلصوں کو بھی جمیعت علمائے ہند سے برہم اور تنفر کرنے کی ناکام سعی کریں جو جمیعت علمائے ہند کے اکابر ورفقاء کار کے ساتھ بھی مخلصانہ عقیدت اور تعلق رکھتے ہیں اب یہ قارئیں کا اپنا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو صحیح قرار دیں جس کی بنیاد شرعی اور اخلاقی احساسات کو نظر انداز کر کے محض جھوٹے پروپیگنڈے پر قائم کی گئی ہے یا اس سلسلہ میں میری گزارش اور تردید پر یقین فرمائیں۔البتہ میں مرتب کی اس بے جا جسارت کے متعلق اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ الی اللہ المشتکی 'واللہ بصیر بالعباد .

وہ فریب خوردہ شاہین کہ پلا ہو گرگسوں میں اسے کیا خبر کہ کیا ہے وہ رسم شاہبازی

راقم اثم کے پاس موجودہ تبلیغی جماعت کے اکابرین کے ایسے مستند واقعات موجود ہیں۔کہ ان سے ان غیرت مند فقیروں کا ایمانی ذوق آسانی کے ساتھ معلوم ہو سکتا ہے۔

صوبہ پختون خواہ کے سابق وزیر اعلیٰ میر افضل صاحب نے لاکھوں روپے کا چیک مردان مرکز کیلئے تبلیغیوں کے مزاج کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے العم المحترم الداعی الکبیر شیخ حبیب الحق زید مجدہ ،المعروف ''شیوے مولوی صاحب'' کے نام کاٹ کر بھیجا تھا لیکن دین کے اس صحیح داعی نے حق ،کا حق ادا کر کے نہایت ادب واحترام سے چوتھے نمبر پر عمل کرتے ہوئے شکریہ کے ساتھ واپس کیا اور بعد میں پشاور مرکز کے اکابرین نے بھی لاکھوں روپے ٹکرا کر اپنی قوت حیدری اور ایمانی قوت کی لاج رکھ دی۔

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیال فقر وغنا نہ کر کہ جہاں میں نان شعیر پر ہے مدار قوت حیدری

تصویر کا دوسرا رخ ،حکومت وقت کا مذہب ظاہر کرنا

امام ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ یوسف بن قزعلی نے دنیوی مفادات کی وجہ سے فقہی مسلک چھوڑا ہے۔

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

[تاریخ اسلام ۱۴: ۸۵]

اور حسن بن سلیمان الانطا کی، روافض کا مذہب اسلئے ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ حکومت وقت کا عقیدہ روافض کا تھا اور علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے: شا هد ت ذالك منه .

میں نے خود اس کا مشاہدہ کیا۔ [تاریخ اسلام ۹: ۲۰۱]

بدرالدین صاحب الموصل نے "ہلاکو" کی اطاعت قبول کی و أعا نه علی مراده فا قره علی بلده و قرر علیه ذهباً کثیراً فی السنة . [تاریخ اسلام ۱۴: ۱۵۶]

ہلاکو نے اس کے مراد کو پورا کرنے میں تعاون کر کے اسکو اپنے گاؤں پر برقرار رکھا نیز اسکے لئے سالانہ بہت سونا مقرر کیا۔

ترے بلند مناصب کی خیر ہو یارب — کہ ان کے واسطے تو نے کیا خودی کو ہلاک

بدنام زمانہ ابن العلقمی نے تاتاریوں سے دنیوی مفادات لئے۔ [تاریخ اسلام ۱۴: ۱۵]

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

واقعہ قبیحہ کا عنوان لگا کر علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ ایک سردار عیسائی بنا تا کہ وہ لڑکی نکاح کے طور پر لے سکے جس کی وجہ سے ملک کا حکمران بن جائے۔ نعوذ با لله من الخذلا ن. اس بد بخت نے شادی رچا دی۔ وہ لڑکی اپنے مملوک پر فریفتہ تھی اور شوہر حیا سوز قبائح دیکھنے کے بعد اور لچر باتیں سن کر بھی خاموش رہتے۔ ایک دفعہ بیوی کو رنگ لیاں مناتے ہوئے اس پر انکار کرنے لگے، تو بیوی نے ڈانٹ پلائی۔ پھر حسن کے دام میں کسی اور کم بخت کو گرفتار کیا یہ بے غیرت بیوی اور ایمان دونوں سے محروم ہوا۔ [تاریخ اسلام ۱۳: ۲۵۶]

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم — نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اور

یہ فقر مرد مسلمان نے کھو دیا جب سے — رہی نہ دولت سلمانی و سلیمانی

افسوس آج کل بھی بعض خود غرض اشخاص کتابوں، مدرسوں، تزکیوں، تنخواہوں، شادیوں،

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

مدینہ یونیورسٹی کے داخلوں، تدریس کے حصول مراعات اور چندوں کی وصولی کیلئے خودی اور خودداری کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے عجیب قسم پاپڑ بیلتے ہیں اور اگر کہیں کسی کو ایک کاغذی عہدے کا پیراہن پہنایا گیا تو اس سے اسکے "انا" کی تسکین صرف نہیں ہوتی بلکہ ایجنڈا پر پورا اترنے کیلئے تن، من، دھن کی بازی لگا کر اول آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور "ثرثار" "متشدق اور" "متفیھق" بن کر اللہ تعالیٰ کے غضب کو مول لیتے ہیں

مالداری کا تعلق تقدیر سے ہے

امام رازی شافعی مسلک کے مایہ ناز عالم گزرے ہیں، حافظ ابن کثیر نے انکے حالات میں لکھا ہے کہ اسّی ہزار دینار ملکیت کے علاوہ ان کے پچاس ترکی غلام تھے، سامان، کپڑوں، سواریوں اور ہر قسم کے آرائش و آسائش کے سامان سے آراستہ تھے۔ اگر چہ مؤرخ ابن کثیر ان سے کچھ نالاں نظر آتے ہیں۔ لکھا ہے:

و کان یصحب السلطان و یحب الدنیا و یتسع فیھا التساعا زائدا و لیس ذالك من صفة العلماء. [البدایہ والنہایہ ۷:۶۶]

ان کی مصاحبت بادشاہ کے ساتھ تھی دنیا پسند کرتے اور انتہائی وسعت سے زندگی گزارتے تھے، اور یہ علماء کی صفت نہیں۔

علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ جب وہ سواری پر سوار ہوتے ان کے ارد گرد تقریباً تین سو فقہاء چلتے تھے۔ امام رازی جب "ری" شہر پہنچے۔

و کان بھا طبیب حاذق له ثروة و نعمة و له بنتان و لفخر الدین ابنان فمرض الطبیب فزوج بنته بأبنی الفخر و مات الطبیب فاستولی الفخر جمیع امواله و من ثم کانت له النعمة و لما وصل الی السلطان شھاب الدین الغوری بالغ فی اکرامه والأنعام علیه و حصلت له منه اموال عظیمة و عاد الی خراسان واتصل خوارزم شاه محمد بن تکش و حظی عنده ونال اسمیٰ المراتب . [تاریخ اسلام ۱۲:۶۵۷]

"ری" شہر میں ایک ماہر طبیب تھے ان کا ایک دبدبہ تھا اور مالدار تھے۔ اس طبیب کے دو بیٹیاں تھیں

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

۔اور امام رازی کے دو بیٹے تھے۔طبیب خود بیمار ہوا اور فخر الدین رازیؒ کے دونوں بیٹوں کے ساتھ اپنی لڑکیوں کا نکاح کرایا، جب طبیب مر گئے، تو امام رازیؒ ان کے تمام مال و دولت کا مالک بن گئے جب امام شہاب الدین غوری کے پاس پہنچا تو انعامات سے نوازا اور ان کے اکرام میں حد سے گزرا۔اور بادشاہ کی طرف سے ان کو بڑا مال ملا۔اور جب خراسان پہنچے اور شاہ خوارزم سے ملا، ان کے پاس بھی اسکی قسمت جاگ اٹھی اور وہاں بھی اونچے مرتبہ پر فائز ہو گئے۔

اللہ نے جب تقدیر میں مالدار ہونا لکھا تھا تو اللہ نے صحیح راستہ کے ذریعہ انہیں مال سے مالا مال کر دیا اور مسبب الاسباب نے اس کیلئے مناسب اسباب بھی پیدا کئے۔

نواب صدیق حسن خان کی نوابی کیسے؟

نواب صدیق قنوجیؒ کے والد اس وقت اللہ کو پیارا ہو گیا جب اسکی عمر چھ سال تھی۔فصار فی جحر والدته یتیما فقیرا جب دہلی گیا تو مفتی صدرالدین نے ایک نواب کے گھر میں ٹھہرایا۔ثم سافر للأسترزاق و انزله سائق التقدير ببلدة بهوفال فولاه الوزير جمال الدين الصديقي الدهلوي تعليم اسباطه .

رزق کے چکر میں سفر کیا اور تقدیر کے چلانے والے نے اسے بھوپال شہر میں ٹھہرایا۔وزیر جمال الدین نے اپنے بچوں کیلئے اسے اتالیق بنایا۔پھر یہاں ''طوک'' نامی گاؤں پہنچا تو سید احمد شہید کے بھانجے سید زین العابدین کے پاس ٹھہرنے لگا تو ایک وزیر کے سفارش کی وجہ سے ماہانہ اس کا ۸۰ روپے روزینہ مقرر کیا۔پھر عرب جا کر یمن کے محدث سے اجازت لی۔بھوپال واپس آ کر نوکر ہوا پھر بھوپال کے ملکہ نواب شاہ جہان کے دل میں اللہ نے اسکی محبت ڈال دی۔

و کانت أيما مات زوجها النواب باقی محمد خان قبل سنوات و قد احترحت عليها الحكومة الانجليزيه بالزواج ليكون زوجها بجوارها يساعدها فى شئون الحكومة والادارة فتزوجت به لما علمت من شرف نسبه و غزارة علمه واستقامة سيرته

یہ ایک بیوہ عورت تھی جس کا شوہر باقی محمد چند سال پہلے وفات ہو چکے تھے اس عورت پر فرنگی حکومت کی

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

طرف سے شادی کرنے کا اصرار تھا تا کہ اس کا شوہر حکومت اور سرکاری امور میں اس کا ہاتھ بٹائے اس بیوہ نے جناب صدیق حسنؒ کے ساتھ اسلئے نکاح کیا کہ اسکے نسبی شرافت، علم کی فراوانی اور اسکی سیرت کی استقامت کا اسے علم تھا۔ آگے اس عورت کی وساطت سے اسکی مالداری کا داستان "الاعلام بما فی تاریخ الهند من الأعلام" ۸:۲۰۲ پر موجود ہے۔

اور آگے لکھا ہے:

والعجب انه كان يصلي على طريقة الأحناف فلا يرفع الأيدي في المواضع غير تكبير التحريمة ولا يجهر بآمين بعد الفاتحة ولا يضع يده على صدره .

جناب صدیق صاحب ایک وتر اور ۸ تراویح کرتے تھے لیکن اسکی نماز اَحناف کے طریقہ پر تھی۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر مقامات میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ فاتحہ کے بعد آمین زور سے نہیں کہتے تھے اور نہ سینہ پر ہاتھ رکھتے تھے۔

واضح رہے کہ امام الکلام: ۷ پر مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے بعض افاضل قنوج کہہ کر انکی خوب خبر لی۔ جوان کا ہم عصر بھی رہے اسکا لکھنا مناسب اس لئے نہیں کہ اس کا تعلق کتاب کے موضوع کے ساتھ نہیں۔ یہاں صرف اسلئے ان کا ذکر کیا کہ جب اللہ کسی کی مالداری کا فیصلہ کرے تو کہیں سے اسباب بنا کر تونگری دیتا ہے۔

قد يجمع المال غير آكله ۔۔۔ و يأكل المال غير من جمعه

کبھی انسان مال جمع کرنے کے باوجود نہیں کھا سکتا اور کبھی وہ شخص مال کھانے لگتا ہے جس نے مال جمع نہ کیا ہو۔

نوٹ: امام ذہبی نے میزان الأعتدال میں ہم عصر کے جرح کے متعلق اعتدال کی بات لکھی ہے:

قلت : كلام الأقران بعضهم في بعض لا يعبأبه لا سيما اذا لاح لك انه لعداوة او لمذهب او لحسد ما ينجوا منه الا من عصم الله و علمت ان عصراً من الأعصار سلم اهله من ذالك سوى الأنبياء والصديقين ولو شئت سردت من ذالك كراريس اللهم فلا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا . [میزان الاعتدال ۱: ۲۵۱ مکتبہ رحمانیہ لاہور]

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

میں کہتا ہوں ہم عصر اگر ایک دوسرے پر کلام کرے تو اسکو کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی خصوصاً جب یہ عیاں ہو کہ یہ کلام دشمنی، مذہبی مخالفت یا حسد کی وجہ سے ہے، اس سے سوائے اس کے کہ اللہ بچائے کوئی بچا ہوا نہیں اور مجھے علم ہے کہ انبیاء اور صدیقین کے علاوہ کسی بھی زمانہ میں کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں اگرچہ میں چاہوں تو اس پر سیر حاصل بحث کر کے رجسٹروں کے رجسٹر لکھ سکتا ہوں یا اللہ ہمارے دلوں میں ان مخلص مؤمنوں کیلئے کوئی کدورت اور کینہ نہ رکھے۔ انتہیٰ

یہ تبصرہ علامہ ذہبی نے اس وقت کیا ہے جب ابن مندہ محدث نے ابونعیم الاصفہانی پر کچھ کلام کیا ہے ناچیز کی کتاب میں بھی اگر ہم عصر نے اپنے کسی ہم عصر پر اپنی رنجش ظاہر کی ہو تو مندرجہ بالا قاعدہ ملحوظ خاطر رہے ہاں اگر ہم عصر کی بات مدلل ہو اور وہ کسی پر بلا تعصب تنقید کرے تو یہ دین کی خدمت ہے۔

ان البدار برد شئ لم تحط　　　علماً به سبب الى الحرمان

جب معلوم ہو کہ ایک ہم عصر تعصب اور ضد کی وجہ سے گالی گلوچ پر اتر آیا ہے تو واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاماً پر عمل کریں اور یہ تصور کرلیں کہ اس کمینے کا کلام کسی اور کی طرف متوجہ ہے۔

ولقد امر على اللئيم يسبني　　　فمضيت ثمة قلت لا يعنيني

تونگری بہ دل است نہ بمال

سلیمان مہلبی نے خلیل بن احمد کو ایک لاکھ درہم بھیجے۔

و طالبه بصحبته فرد عليه و كتب اليه هذه الأبيات:

ابلغ سليمان انى عنه فى سعة　　　و فى غنى غير انى لست ذا مال
سخى بنفس انى لا ارىٰ احدا　　　يموت هزلا ولا يبقى على حال
فالرزق عن قدر لا العجز ينقصه　　　ولا يزيدك فيه حول محتال
والفقر فى النفس لا فى المال نعرفه　　　ومثل ذاك الغنى فى النفس لا المال

سلیمان نے مطالبہ کیا کہ میری مصاحبت اختیار کرو۔ رقم واپس کر کے یہ اشعار لکھ کر بھیجے سلیمان کو میرا یہ پیام پہنچا دو، کہ میں اس سے زیادہ وسعت اور مالداری میں ہوں اگرچہ میں مالدار نہیں ہوں [illegible]

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

ہے میں نے کسی کو مالی کمزوری کی وجہ سے مرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ کسی کو ایک حال پر قائم دیکھا۔ رزق تقدیر سے ملتا ہے نہ عجز اسے کم کرسکتا ہے اور نہ کسی حیلہ او طاقت سے اس میں اضافہ ہوسکتا ہے، تم اس سے آگاہ ہو کہ فقر کا تعلق مال و دولت سے نہیں بلکہ دل کی محتاجی سے ہے اور اس جیسی چیز کا تعلق دل کی تونگری سے ہے۔ مال سے نہیں۔ [نظم الدرر تحت آیت سورة النحل]

امام ابوحنیفہ کا کوفہ کے گورنر کو دلیرانہ جواب

اسماء الرجال کی کتابوں میں مسعر بن کدام کا ایک دلچسپ فقرہ ہے:

من صبر علی الخل والبقل لم یستعبد.

جس نے سرکہ اور ترکاری پر صبر کرنے کا اپنے آپ کو عادی بنایا وہ کبھی غلام نہیں بنایا جاسکتا، مولانا مناظر احسن گیلانی نے لکھا ہے کہ امام محمد بن حسن الشیبانی ؒ ''امام'' کے متعلق یہ روایت کرتے تھے کہ والی کوفہ عیسیٰ بن موسیٰ کے دربار میں امام نے عربی کے شعر پڑھے:

کسرة خبز و قعب ماء و فرد ثوب مع السلامة

خیر من العیش فی نعیم یکون بعدها الملامة

بعضوں کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ منصور کے سامنے بھی یہ اشعار دہرائے گئے تھے۔ یہ روٹی کا ٹکڑا، پانی کا پیالہ اور سلامتی کے ساتھ ایک جوڑا کپڑا نعمتوں کی اس زندگی سے بہتر ہے جسکے بعد پشیمانی ہو۔

امام احمدؒ کا مال قبول نہ کرنا

خلیفہ متوکل نے برسر اقتدار آکر آپ کو رہا کردیا اور آپ کو بلا کر مال کی پیشکش کی مگر آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ [طبقات ابن سعد اردو ترجمہ ۴:۲۳۸]

امام مالکؒ کا مشروط دینار کو ٹھکرانا

امام ذہبیؒ لکھتے ہیں:

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

مہدی نے امام مالکؒ کو دو یا تین ہزار دینار کے مالک بنانا چاہا کہ مدینہ چھوڑ کر بغداد میں رہائش اختیار کر لیکن امام صاحب نے جواب دیا کہ ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ حدیث میں ہے: المدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون والمال عندی علی حاله .

میرے پاس مال جوں کا توں موجود ہے۔[تذکرۃ الحفاظ:۱۵۵]

استاذ المفسرین شیخ القرآن علامہ محمد طاہر کا استغناء

اس بحث کے آخر میں شیخؒ کا ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے جسکا راوی پنج پیر کے جامعۃ الامام علامہ محمد طاہر کا مفتی استاذ العلماء سراج الدین صاحب ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک آدمی نے بیس ہزار روپے مدرسہ کے چندہ کیلئے دینا چاہا اور ڈیرہ کے مقامی احباب انہیں نہیں پہچانتے تھے۔ چندہ نہیں لیا رقم واپس کر کے فرمایا کہ پہلے کاغذ پر اپنا عقیدہ لکھ کر بھیج دیں۔ بعد میں چندہ لینے پر غور کیا جائے گا۔

خوش تر آں باشد کہ سر دلبراں　　　گفتہ آید در حدیث دیگراں

شیخ القرآنؒ جانتے تھے کہ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی　　　جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

باب الکسب

دین اسلام دین فطرت ہے۔ قرآن وسنت نے رھبانیت کی حوصلہ شکنی کی ہے اگر اللہ کسی کو مکمل دین کے شاہراہ پر چلنے کے ساتھ ساتھ حلال مال سے دنیا دیں تو ما أحسن الدین و الدنیا اذا اجتمعا کا مصداق ہے۔

حدیث میں ہے: ان الله لیعطی الدنیا من یحب ولا یحب، ولا یعطی الأیمان الا من یحب .

[أخرجه الحاکم فی المستدرك صحیح الاسناد]

اللہ دنیا ہر کسی کو بھی دیتے ہیں چاہے اللہ کو پسند ہو یا نہ ہو لیکن ایمان کی دولت سے اسی ہی کو نوازتا ہے جو رب العالمین کا محبوب ہو۔

مسائل کے حل کیلئے اعمال صالحہ، ایمان کے بعد بہترین سبب ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جائز

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

کسب اختیار کرنے کی اہمیت اور فضیلت پر دین اسلام نے زور دیا ہے۔امام سرخسیؒ نے اپنی مایہ ناز وضخیم کتاب مبسوط کے جلد پانچ پر بـاب الـکسـب کاعنوان قائم کر کے اسکی افادیت کو اجاگر کیا ہے۔جسکی تفصیل ابھی ان شاء اللہ آنے والی ہے۔

ترکی خان نے لوگوں پر ناجائز محصول عائد کئے تھے، شمس الأئمہؒ نے اس محصول کے نہ دینے پر لوگوں کو ابھارا کہ انکار کردیں حکومت کی طرف سے سخت سزائیں آپ کو دی گئیں آخر کنویں میں قید کر دئے گئے۔طلبہ کنویں کے من پر بیٹھ جاتے اور شمس الائمہ اندر سے املاء کراتے تھے۔کتاب کے مختلف مقامات پر اس کا ذکر ہے کہ کتاب اس فصل تک پہنچی ہے، اور میں ابھی قید ہی کی سزا بھگت رہا ہوں۔

کنویں میں تو نے یوسف کو جو دیکھا تو کیا دیکھا   ارے غافل جو مطلق تھا مقید کر دیا تو نے [اقبال]

قرآن کریم کے رجال کار

سورۃ النور میں ارشاد ہے:

رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وا قام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة.

ایسی تجارت جو خوف خدا سے مانع نہ ہو۔اسکے ہوتے ہوئے نماز کی پابندی اور ذکر و تلاوت اسکا شعار ہو۔ اور مال سے زکوٰۃ نکال کر اللہ کی خوشنودی کا خواہاں ہو۔

ایسے رجال کار کی مدح قرآن میں ہے اس آیت کے نیچے علامہ ابن عطیہ اندلسیؒ نے المحرر الوجیز میں لکھا ہے:

قال كثير من الصحابة رضوان الله عليهم نزلت هذه الاية فى أهل الأسواق الذين اذا سمعوا النداء بالصلوٰة تركوا كل شغل و بادروا اليها .

اکثر صحابہ یہی فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان بازار والوں کے بارے میں نازل ہوئی جب نماز کیلئے اذان سنتے ہر شغل چھوڑ کر نماز کی طرف جلدی کرتے۔

اور تجارة عن تراض منكم کے نیچے ابن عطیہ اندلسی نے لکھا ہے:

فأكل الأموال بالتجارة جائز بأجماع الأئمة .

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

حلال کمائی اور راستگوئی میں دین کا راز مضمر ہے۔

سر دین، صدق مقال، اکل حلال　　　خلوت وجلوت تماشائے جمال [اقبال]

نوٹ: ابن عطیہ ؒ کے متعلق ملا علی قاریؒ نے مرقات کے جلد اول میں لکھا ہے کہ یہ اعتزال میں علامہ زمحشری سے بھی آگے تھے لیکن ان کا اعتزال بہت خفی ہے۔ واللہ اعلم

حدیث سے کسب کی اہمیت

طلب الحلال واجب علی کل مسلم فریضة بعد فریضة پر مسلمان پر حلال کی کمائی واجب ہے یہ ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے۔ اگر چہ اس روایت کے ایک طریق میں عباد بن کثیر بعض علماء کے ہاں متروک ہے۔

نیک اعمال میں انہماک، اللہ سے مانگنا اور رزق حلال کا طلب شریعت کا حکم ہے۔ اسلئے فراخی رزق اعمال کیلئے صحیح از کار وادعیہ سے انکار نہیں لیکن اگر خاص تعداد جو شرعی دلیل سے ثابت نہ ہو۔ اور تجربہ کی حد تک شرع نہ سمجھتے ہوئے اس پر عامل ہو تو چنداں مضائقہ نہیں لیکن صلوٰۃ الرسول کے عنوان سے اسے نص سمجھ کر پیش کرنا سینہ زوری ہے،

مولوی صادق سیالکوٹی غیر مقلد کا حوالہ

موصوف نے اپنی کتاب میں جلی عنوان لگایا ہے: فراخی رزق کے اعمال'' پھر لکھتا ہے پہلا عمل صبح بعد نماز ایک سو بار یہ درود شریف پڑھیں۔ اللھم صل علی محمد عبدك ورسولك و علی المؤمنین والمؤمنات و علی المسلمین والمسلمات پھر یہ آیت (۱۵۶) بار پڑھیں و من یتق اللہ یجعل له مخرجاً و یرزقه من حیث لا یحتسب جو شخص اس عمل پر مواظبت رکھے گا وہ سعت رزق کا نقشہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا صلوٰۃ الرسول ص ۵۱۶ بندہ نے یہ اور اس کتاب میں دیگر بعض وظائف جب دیکھے تو واقعی حیران ہوں۔ کہ رنچھوڑ لائن کراچی میں کوئی بریلوی مجرب نسخے عطا فرماتے ہیں۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

سگ مدینہ الیاس عطار بریلوی کا نسخہ

بریلیوں کے تبلیغی نصاب میں ''فیضان سنت'' نامی کتاب ہے۔اس کتاب کی تردید کی توفیق آج تک صادق صاحب کے معتقدین کو نہ ہوئی حالانکہ اس میں اکثر واھیات اور خرافات ہیں۔ فیضان سنت کے ٹائٹل پر لکھا ہے: امیر اہل السنّت مولانا ابوالھلال محمد الیاس عطار اسی کتاب کے ص ۵۸۲ پر جعلی عاشق وسعت رزق کا جعلی طریقہ بتلاتا ہے۔اتوار کے دن ناخن کاٹنے والا تنگدستی سے نجات پاتا ہے۔اور [بخاری ۱:۵۰۸] پر طویل روایت کے ذیل میں ارشاد نبوی ہے:

و لئن طالت بك حيوٰة لترين الرجل يخرج ملأ كفه من ذهب او فضة يطلب من يقبله منه فلا تجد احدا يقبله منه .

اے عدی اگر تجھے اللہ عمر دراز نصیب فرمائیں تو ضرور ایک ایسے آدمی کو دیکھو گے جو مٹھی بھر سونے یا چاندی لے کر اسی تلاش میں نکلے گا کہ کوئی اسے قبول کرلے لیکن کوئی قبول کرنے والا مستحق نہیں ملے گا۔

گویا مکمل اسلام کے تعلیمات کی پابندی ہی دراصل فراخی رزق کا ضامن ہے۔اکابر پرستی بلکہ اکابر فروشی یا عزلت اور گوشہ نشینی اسلام کی روح کے خلاف ہے۔استاد ابواسحٰق اسفرائینی نے جبل لبنان کے گوشہ نشین شخصیات کو فرمایا: اے گھاس پھونس پر گزارا کرنے والو تم سرکار دو عالم ﷺ کی امت کو گمراہوں کے جنگل میں چھوڑ کر خود یہاں آ گئے۔

يا اكلة الحشيش انتم ههنا وامة محمد ﷺ فى الفتن . [منھاج العابدین اردو ترجمہ:٦٦]

امام شعبہ کی نصیحت

امام موصوف کے بارے میں علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

و كان شعبة يقول لأصحاب الحديث ويلكم الزموا السوق . [تذکرۃ الحفاظ ۱:۱۴۶]

کہ بازار میں تجارت کیا کرو۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

صنف نازک بشر الحافی کی بہن کا تلاش معاش

حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنھایہ ۵:۴۴۷ پر علامہ خطیبؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ بشر الحافی کے تینوں بہنیں اسکی طرح عابدات وزاھدات اور پرہیزگاری سے آراستہ وپیراستہ تھی۔

ذهبت احداهن الى الأمام أحمد بن حنبل فقالت انى ربما طفىء السراج و أنا أغزل على ضوء القمر فهل علي عند البيع ان اميز هذا من هذا ؟

ایک بہن ان میں سے امام احمدؒ سے مسئلہ پوچھنے گئی کہ کبھی چراغ کی روشنی نہیں ہوتی اور میں چاند کی روشنی میں سوت کاتتی ہوں تو کیا بیچتے وقت ضروری ہے کہ چراغ اور چاند کی روشنی میں تیار کردہ کپڑے کی وضاحت کروں۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ اگر دونوں کے بناوٹ میں صفائی کے اعتبار سے کچھ فرق ہوتو بتلانا ضروری ہے ورنہ نہیں، جب یہ عورت نکل گئی تو امام صاحب نے اپنے بیٹے عبداللہ سے فرمایا کہ بچے اس کے پیچھے جاکر اس کا اتہ پتہ بتلادو واپس آکر والد ماجد کو بتلایا کہ یہ بشر الحافی کی بہن مخہ ہے۔

یہ بھی سوال کی ایک قسم ہے

ابوالقاسم بن منصور کے حالات کے نیچے علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

قال بعض المشا ئخ من قعد فى خا نقا ہ فقد سأل ومن بس مرقعة فقد سأل ومن بسط سجادة فقد سأل .[تاریخ اسلام ۱۴:۲۶۶]

بعض مشائخ فرماتے ہیں جو صرف خانقاہ میں بیٹھ کر گدڑی پہنتے ہوئے مصلیٰ بچھائے (اور کمائی کی کوئی اور صورت نہ ہو) تو اس نے سوال کیا۔

آج کل تو بعض بریلیوں نے قبروں اور مزاروں میں بیٹھ کر نذر و نیاز لینے کو اپنا دھندا بنایا ہے۔

ہوئے نکونام تم قبروں کی تجارت کرکے   کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

[اقبال]

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

امام نوویؒ اور کسب کی اہمیت

کتاب الأطعمۃ کے عنوان کے نیچے ہے:

قال الماوردی اصول المکاسب الزراعۃ والتجارۃ والصنعۃ ایھا اطیب ؟ فیہ ثلاثۃ مذاھب للناس .[المجموع شرح المہذب ۹: ۴۱]

امام ماوردیؒ فرماتے ہیں کہ کمائی کے بنیادی ذرائع زراعت، تجارت اور صنعت وحرفت ہے، ان میں کونسا ذریعہ زیادہ بہتر ہے تو امام شافعی کے مسلک سے زیادہ مشابہت یہ ہے کہ تجارت سب سے بہتر ذریعہ مانا جائے لیکن میرے نزدیک زراعت بہتر ہے۔

آگے ص ۱۰۹ پر ایک فصل اس لئے لایا کہ طلب معاش کیلئے سویرے نکلنا چاہیے اور ابو داؤد، ترمذی کی روایت لائے ہیں جو کہ حسن حدیث ہے:

کان صخر رجلا تاجرا و کان اذا بعث تجارۃ بعثھم اول النھار فأثریٰ و کثر مالہ .

صخر تاجر تھا تجارت کیلئے اپنے شرکاء بھیجتے تو صبح سویرے ان کو رخصت کرتے تو سرمایہ دار بنا اور اس کا مال زیادہ ہوا۔

امیر جماعت شیخ القرآن مولانا محمد طیب پنج پیری زید مجدہ

امیر جماعت منتظم، مدبر، پرعزم اور انقلابی قسم کی شخصیت ہے۔ جیسے ان کے والد ماجدؒ جوانی سے تجارت کرتے تھے۔ اسی طرح مولانا صاحب کا بھی اندرون ملک اور بیرون ملک وسیع پیمانے پر تجارت اور ذاتی کاروبار ہے وہ چندوں کے ہڑپ کرنے اور اس کے ذریعہ اپنی برتری قائم کرنے کے مخالف ہیں۔ ان کے علاوہ بعض دیگر مشائخ، مبلغین اور علماء بھی تجارت کے ساتھ وابستہ رہتے ہیں ضروری نہیں کہ ہر کسی کو کسی کی نجی زندگی کا علم ہو۔

امام سرخسی کی کتاب کے چند اقتباسات

کتاب الکسب ۵: ۳۶۳۴ پر ہے:

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

کہ عمر رضی اللہ عنہ جہاد پر بھی کسب کو اہمیت دیتے تھے۔و کذا نوح علیہ السلام کان نجارا یاکل من کسبه، و ادریس علیہ السلام کان خیاطا، و ابراهیم علیہ السلام کان بزازا.
اسی طرح نوح علیہ السلام بڑھئی تھے، اپنے کسب سے کھاتے تھے اور ادریس علیہ السلام درزی تھا جبکہ ابراہیم علیہ السلام کپڑا فروش تھے۔
کچھ آگے لکھتے ہیں:

ثم الکسب علی مراتب، فمقدار مالابد کل احد منه یعنی ما یقیم به صلبه یفترض علی کل احد اکتسابه غنیا او فقیرا، لأنه لا یتوصل الی اقامة الفرائض الا به و ما یتوصل به الی اقامة الفرائض یکون فرضا، فأن لم یکتسب زیادة علی ذالك فهو سعة من ذالك لقوله علیه السلام: من اصبح آمنا فی سربه معافی فی بدنه و عنده قوت یومه فکأنما حیزت له الدنیا بحذافیرها.

یعنی کسب کے چند مراتب ہیں ہر ایک کا اس مقدار پر کمانا جس کی وجہ سے روح اور بدن کا رشتہ قائم ہو یہ ہر کسی پر چاہے مالدار ہو یا غریب فرض ہے اگر اس سے زائد کسب نہ کرے تو اسکی گنجائش ہے کیونکہ فرمان نبوی ہے جو اپنے گھر میں امن کے ساتھ صبح کرلے اور بدنی عافیت اسے حاصل ہو اور اسکے پاس اسی دن کی روزی ہو گویا اس کیلئے ہو طرف سے دنیا سمیٹی گئی ہے۔

یہ بھی حدیث میں ہے شاید تمہیں روزی اور مدد ضعفاء کی وجہ سے ملتی ہو اور ایک بھائی جو دوسرے کی خبر گیری لیا کرتے تھے اسے فرمایا شاید تمہیں اسکی وجہ سے رزق دی جاتی ہو۔

کسب زراعت

مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مأة حبة.

اس آیت کے نیچے تفسیر قرطبی میں ہے کہ زمینداری بہترین شغل اور حرفت ہے۔احناف کا مفتیٰ بہ قول صاحبین کے مسلک پر ہے جیسا کہ ہدایہ میں ہے:

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

قالا یجوز و علیہ الفتویٰ .

صاحبین نے کہا ہے جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

امام طحاوی کی کتاب شرح معانی الاثار کے حاشیہ پر شیخ المشائخ مولانا حسین علیؒ نے لکھا ہے فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے اور تنسیق النظام میں علامہ محمد حسن سنبھلیؒ المتوفی ۱۳۰۴ھ جو کہ علامہ عبدالحیٔ لکھنوی کا ہم عصر ہے نے لکھا ہے:

لکن الفتویٰ عند الحنفیة علی قول الصاحبین .

اسلئے احناف پر کوئی اعتراض نہیں ہاں بخاری میں ابوامامہ باہلی کی روایت ہے کہ اگر ہل اور زمینداری کے آلات کسی کے گھر میں ہو تو یہ ذلت کا سبب ہے۔ لیکن یہ بھی تب کہ زمینداری میں شرعی حدود اور ضوابط سے تجاوز کیا جائے اور زراعت کی وجہ سے فرائض کی پابندی نہ کرے۔ تب زمیندار پر اس ذلت کا پڑنا کچھ بعید نہیں۔

صحابہ اور تابعین کا زراعت پر عمل

مشکوٰۃ المصابیح کے باب المساقاۃ والمزارعۃ میں ہے:

زارع علی و سعد بن مالک و عبداللہ بن مسعود و عمر بن عبد العزیز والقاسم و عروۃ و آل ابی بکر و آل علی و ابن سیرین .

اسی طرح امام حاکم نے مستدرک کے کتاب العلم میں لکھا ہے کہ براء بن عازب فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ سے تمام احادیث نہیں سنی بلکہ احباب ہم کو پھر بیان کرتے کیونکہ ہم اونٹ چرانے میں مشغول رہتے تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

امام ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے:

ابو حنیفة الامام الأعظم فقیه العراق لا یقبل جوائز السلطان بل یتجر و یتکسب .

عراق کا فقیہ امام اعظم ابوحنیفہؒ بادشاہ کے انعامات نہیں قبول کرتے بلکہ تجارت اور کسب کرتے۔

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

شیخ الاسلام ابواسمٰعیل الانصاری کا بادشاہوں سے استغناء

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

ولا یأخذ من السلاطین ولا من ارکان الدولة شیأ ولا یدخل علیھم ولا یبالی بھم فبقی عزیزا مقبولا اتمّ من الملك ما کان یأخذ من الظلمة والسلاطین شیأ .

[تاریخ اسلام ۱۰: ۳۷۸]

موصوف حکومت کے ارکان اور بادشاہوں سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے، نہ بادشاہوں کے دربار میں جاتے اور نہ ان کا کچھ پروا کرتے ۔بادشاہ سے بھی زیادہ مقبول اور مکمل ہر دلعزیز شخصیت رہے .... ظالموں اور بادشاہوں سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے۔

شیخ الاسلام ہروی کی شخصیت

حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں: قال شیخ الاسلا م ابو اسما عیل الأنصا ری .ان کی کتاب کی تشریح علامہ ابن قیمؒ نے مدارج السالکین کے نام پر چار جلدوں میں کی ہے علامہ صاحب نے اُس کا ایک واقعہ نقل کیا ہے:

و سمعت ابا اسما عیل ینشد علی المنبر أنا حنبلی ما حییت وان: أمت فو صیتی للنا س ان یتحنبلو ا .

میں نے منبر پر ابو اسماعیل سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں تا حیات حنبلی رہوگا اور اگر مر جاؤں تو لوگوں کو میری یہ وصیت ہے کہ وہ حنبلی مسلک کے پابند رہے۔پھر ان کی آپ بیتی کا واقعہ سن لیجئے۔

لما قربت من الری کان معی فی الطریق رجل من اھلھا فسألنی عن مذھبی فقلت انا حنبلی فقال ما سمعت به و ھذ ہ بدعة و اخذ بثو بی و قال لا افا رقك حتی اذھب بك الی الشیخ ابی حا تم و کان له ذالك الیو م مجلس عظیم فقال ھذا سألته عن مذھبه فذ کر مذھبا لم أسمع به قط قال ما قال ؟ قال أنا حنبلی فقال دعه فکل من لم یکن حنبلیا فلیس بمسلم فقلت الرجل کما وصف لی .[تاریخ اسلام ۱۰: ۳۷۸]

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

جب میں ''ری'' شہر کے قریب ہوا میرے ساتھ ری کے باشندوں میں سے ایک ہم سفر تھا اس نے مجھ سے میرے مذہب کے بارے میں پوچھا۔ میں نے کہا حنبلی ہوں کہنے لگا میں نے تو یہ نہیں سنا اور یہ بدعت ہے اور میرا دامن پکڑ کر کہنے لگا جب تک شیخ ابو حاتم کے پاس آپ کو نہ لے جاؤں ہرگز تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور اس دن ایک عظیم مجلس میں وہ تشریف فرما تھے اس آدمی نے کہا اس سے میں نے اسکے مذہب کے متعلق پوچھا تو ایسا مذہب ذکر کیا جو کبھی میں نے سنا نہیں تھا، ابو حاتم نے اس شخص سے پوچھا کیا کہا؟ کہنے لگا کہتا ہے میں حنبلی ہوں۔ابو حاتم نے فرمایا اسے چھوڑو جو حنبلی نہ ہو تو سرے سے مسلمان نہیں، میں کہا آدمی تو ویسے نکلا جیسا کہ اس نے بتلایا۔اور آگے علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ یہ مناظرہ کرتے وقت ایک آستین سے قرآن اور دوسرے سے صحیحین نکالتے تھے۔

اسی طرح اس کا ذکر تذکرۃ الحفاظ ۲:۲۵۰ پر بھی ہے جبکہ تذکرۃ الحفاظ ۹:۵۷۰ پر ہے:

احمد بن الحسین المحدث الأمام ابو حاتم بن خاموش الرازی و حکایۃ شیخ الأسلام الأنصاری معہ مشھورۃ ۔۔ الخ

تقلیدی عمل کو بایں معنی چاروں میں دائر کرنا کہ قوت دلیل کی بناء پر کسی بھی مسئلے میں کسی بھی مسلک کو ترجیح دیا جائے، تقلید نہیں ایک گونہ اجتہاد ہے اس کیلئے بھی اصطلاحی مجتہد کے ان شرائط کی ضرورت پڑے گی جو کہ اعلام الموقعین میں علامہ ابن قیمؒ نے اور شاہ ولی اللہؒ وغیرہ نے کتابوں میں ذکر کیا ہے اور ترجیح فی المسلک جب من وجہ اجتہاد کے ذیل میں آتا ہے۔اور یہ پانچویں طبقہ کے فقہاء کا کام ہے تو ترجیح بین المسالک میں چھانٹی کرنا اتنا آسان نہیں، جو غلط فہمی یا خوش فہمی سے سمجھا گیا ہے کیونکہ شیخ الاسلام الحافظ الامام الزاحد ابو اسماعیلؒ جو منازل السائرین کا مؤلف ہے اسکو مذکورہ اوصاف علامہ ذہبیؒ نے دئے ہیں، اسکے بعد ابن طاہر کا قول نقل کیا ہے:

سمعت یقول اذا ذکر التفسیر فأنما اذکرہ من مأۃ و سبعۃ تفاسیر و سمعتہ ینشد علی منبرہ ۔

انا حنبلی ما حییت و ان امت   توصیتی للناس ان یتحنبلوا

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

[تذکرۃ الحفاظ ۲: ۲۵۰]

تمام ائمہ کرام کے ساتھ عقیدت ومحبت رکھنا اوران کا احترام واکرام ہمارا اسلامی اوراخلاقی فریضہ ہے۔ اگر کوئی امام احمدؒ پر مثلاً کفر کے فتوی لگائے تو وہ اسلام کے زمرہ سے نکلنے کا خواہاں ہے۔

خباب یوسف جے چوری نے حقیقت الفقہ: ۱۰۷ پر لکھا کہ شیخ جیلانیؒ سے پوچھا گیا:

هل كان لله وليا على غير اعتقاد احمد بن حنبل ؟ فقال ما كان ولا يكون.

[طبقات ابن رجب ۱: ۲۰۲]

پھر اس کا ترجمہ حقیقۃ الفقہ کو نہ جاننے والے نے یہ کیا: ترجمہ حضرت پیران پیر سے پوچھا گیا حنبلی مذہب والوں کے سوا اور مذہب والوں میں کچھ ولی ہوئے؟ فرمایا نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہوں گے۔

خط کشیدہ الفاظ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ میں تحریف کر کے تحقیق کے دعوی دار بن بیٹھے "اعتقاد احمد سے مذہب احمد" بنا کر تعصب کے جنگل میں خود سرگردان ہے اور دوسروں کو تعصب چھوڑنے کا درس دیتے ہیں۔

نوٹ: علامہ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ کے اوائل میں عبداللہ بن مسعودؓ کے حالات کے ذیل میں ایک عبارت سے لے کر آخر تک اور اپنے دیگر کتابوں میں مختلف تعبیرات تقلید کے بیان کئے ہیں۔ کہیں اجمالی اور کبھی تفصیلی۔

سیر اعلام النبلاء سے ایک تفصیلی حوالہ

الدار كي الأمام الكبير شيخ الشافعيه ابو القاسم عبد العزيز كان يتهم بالأعتزال و كان ربما يختار في الفتوى فيقال له في ذالك فيقول ويحكم حديث فلان عن فلان عن رسول الله بكذا و كذا۔ والا خذ بالحديث اولىٰ من الأخذ بقول الشافعي وابي حنيفة قلت: لكن بشرط ان يكون قد قال بذالك الحديث امامه من نظراء هٰذين الأما مين مثل مالك و سفيان والأوزاعي و بأن يكون الحديث ثابتاً سالماً من علة و بأن لا يكون حجة ابي حنيفة والشافعي حديثا صحيحا مخالفا لا آخر. [سیر اعلام النبلاء ۱۲: ۳۵۴]

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

اور سیر اعلام کے ساتویں جلد میں لکھا ہے:

و لم یبق الیوم الا هٰذه المذاهب الأربعة وقل من ینهض بمعرفتها كما ینبغی فضلاً أن یكون مجتهدا .

ترجمہ: شیخ الشافعیہ عبدالعزیز پر اعتزال کی تہمت تھی کبھی کبھی جب فتویٰ میں ایک قول کو ترجیح دیتے اور اس کے ساتھ مناقشہ ہوتا تو کہتا بتا سند کے ساتھ پیغمبر سے اس طرح روایت جب ہے تو حدیث کو لینا شافعی اور ابوحنیفہ کے اقوال سے بہتر ہے۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ اولی اور بہتر کیلئے بھی تین شرائط ہیں:

[۱] اس حدیث پر ان دو اماموں جیسے شخصیات مثلاً مالک، سفیان اور اوزاعی نے قول کیا ہو۔

[۲] حدیث ثابت اور علت سے سالم ہو۔

[۳] ابوحنیفہ، شافعی کے پاس اس حدیث کے مخالف کوئی روایت نہ ہو۔

اور ساتویں جلد میں لکھا ہے کہ آج کل یہی چار مذاہب ہی رہ گئے ہیں اور ان کے شایان شان معرفت والے موجود نہیں چہ جائیکہ مجتہد بن بیٹھے۔

الدرایہ کے اوائل میں ہے:

فسألنی بعض الأحباب الأعزة ان الخص الكتاب الأخر ینتفع به اهل مذهبه كما انتفع اهل المذهب فا جبته الی طلبه ...الخ

مجھ سے بعض عزیز دوستوں نے مطالبہ کیا کہ میں دوسری کتاب تلخیص کروں کہ اس کے مذہب والے اس سے نفع اٹھائے جیسے دیگر مذہب والوں نے نفع حاصل کیا تو میں اس کے طلب قبول کر کے لبیک کہا۔ یہ ہے بلوغ المرام کا مصنف جو بقول علامہ عبدالحئی لکھنویؒ متعصب شافعی ہے۔

آج کل بعض متعصبین تعصب ختم کرنے کے درپے ہیں لیکن کسی زندہ شخصیت اور بعض کسی مردہ شخصیت کے موقف کی وجہ سے ایک موقف اپناتے ہیں اور پھر اس پر جمود کو ایسا مقدس سمجھنے لگتے ہیں کہ اس کے چھوڑنے کے تصور سے اس پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے، فالی الله المشتکیٰ

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

اپنی پیٹھ پر مال برداری اور دیگر کسب کرنے والے اسلاف

ابوموسیٰ ہارون بن عبداللہ تیسری صدی کا امام حمال تھے، اور بنان حمال چوتھی صدی کا، صاحب کرامت تھے، حمال تھے۔

موچی: عبداللہ بن عبدالرحمٰن حذاء تھے، محمد بن سالم حذاء تھے۔

صابونی: ابویعلیٰ صابونی اور ابوعثمان صابونی۔

قصاب: حسن بن عبداللہ قصاب تھے۔

علم دین اور علماء دین نامی کتاب میں میمون کو قصاب کہا گیا۔ اور طبقات ابن سعد۴: ۲۱۸ اردو ترجمہ

ابوالعلاء قصاب: آپ کا نام ایوب بن ابی مسکین ہے المتوفی ۱۴۰ھ قصابی کا کام کرتے تھے، معاویہ بیشام قصاب تھے، اور تذکرۃ الحفاظ میں علامہ ذہبی نے لکھا ہے:

القصاب الحافظ الامام أبو احمد محمد بن علی الکرخی المجاھد انما عرف بالقصاب لکثرۃ ما اھرق من دماء الکفار فی الغزوات. [تذکرۃ الحفاظ۲: ۱۰۰]

تجارت کرنے والے اسلاف

امام ابوحنیفہ کا نام تو پہلے گزرا ہے امام ذہبی لکھتے ہیں: عبداللہ بن مبارک مجاہد اور تاجر تھے۔
[تذکرۃ الحفاظ۱: ۲۰۲]

غندر کے بارے میں لکھتے ہیں:

کان یتجر فی الطیالسۃ والکرابیس. [تذکرۃ الحفاظ۱: ۲۲۰]

وہ کپڑوں اور چادروں کی تجارت کیا کرتے تھے۔

سو سال سے پیشۂ آباء سپہ گری کچھ شاعری ذریعہ روزگار نہیں ہے [غالب]

محمد بن احمد الحسن العبکری التاجر

ابتداء میں اس کا تقریباً دوسو درہم راس المال تھا۔ عبکر سے بغداد تک اس کی تجارت تھی۔ آخر میں دنیا اس

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

پر ٹوٹ پڑی۔ اس کی ملکیت آٹھ لاکھ دینار تھی۔ [تاریخ اسلام ۱۰:۲۰۴]
سنار: ابراہیم بن میمون صائغ یعنی سنار تھے اور ابو حمزہ نساج یعنی جولاہا تھے۔

بزاز یعنی کپڑے کا کاروبار

میمون بن مہران کے بارے میں ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے کہ وہ بزاز تھے اور خراج کی وصولیابی پر مقرر تھے۔ ایک دن اپنے دکان پر تھے کہ عمر بن عبدالعزیز کو استعفاء بھیجا۔ عمر نے کہا کہ تم درہم حق کے ساتھ لیتے ہو اور حق ہی پر خرچ کرتے ہو پھر استعفاء کا کیا معنی؟ [طبقات حصہ نہم: ۳۰۵]

درزی: سالم کا پیشہ خیاطی کا تھا یعنی درزی تھے۔
ابن عادل دمشقی نے اللباب میں لکھا ہے کہ اگر جہاد فرض عین ہو تو مال کسب کرنا جہاد کی طرح ہے:

کسب المال بمنزلة الجهاد.

لوہاری کا پیشہ: علی بن الحسین القاضی ابو الحسین المصری الشافعی : الحداد الفقيه.

[تاریخ اسلام ۹:۴۱۲]

جصاص اور قدوری کے نام تو ہر کسی کو ازبر ہے۔

شہد بیچنے کا پیشہ

قال عبيد الله بن محمد ربحت فی أربعة أيام فی عسل أربعة آلاف دينار.

[تاریخ اسلام :۸۰]

اُنہوں نے شہد کے کاروبار میں چار ہزار دینار صرف ایک دن میں کمائے تھے۔
مسلمان کے پاس صحیح اور قیمتی خزانہ قرآن کا ہے۔ قرآنی مکتبہ فکر سے رنگا ہوا شخص کبھی گداگر نہیں بن سکتا۔
افسوس آج کل مسلمانوں کے بعض نام نہاد لیڈر بین الاقوامی گداگر بن چکے ہیں۔

تو اپنے گھر کے خزانوں سے بے خبر ہو کر گداگری کے لئے بتکدوں میں جانکلا

[اقبال]

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

حلال مال کی توہین بھی نعمت کی ناقدری ہے

اللہ تعالیٰ نے دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ جس کو دنیا کی نعمت سے نوازیں تو حلال مال کی وسعت کا شکریہ ادا کرنا ایک اسلامی فریضہ ہے لیکن امام ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ محمد بن الشیخ عبد القادر انتہائی صاحب ثروت تھے اور یہ طحان تھے۔ چکی چلانے کے کاروبار سے مال میں اضافہ ہونے لگا۔

فقال النعمة بالكفر حتىٰ سمعت من جماعة أنه كان ياخذ الذهب ويرمي به نحو السماء ويقول كم تعطيني ذهبا وقد شبعت ثم ما زال في انحطاط حتىٰ افتقر ولبس بالفقر ولزم رباطهم ولم تكن طريقته مرضية و كان خاليا من العلم .[تاریخ اسلام ۲:۵۵۴]

اُس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کی یہاں تک میں بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ وہ سونا لیکر آسمان کی طرف پھینکتے تھے ار کہتے کتنا سونا دو گے میں رچ گیا ہوں پھر اس کے بعد زوال پذیر ہونے لگا یہاں تک کہ دیوالیہ ہوا اور فقیروں کا بھیس پہن کر اُن کے خانقاہ کے ساتھ چمٹ گیا یہ علم سے بے بہرہ تھا اور اس کی روش پسندیدہ نہ تھی۔

تو مشو مغرور بر حلم خدا — دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

اختتامی کلمات اور ایک وضاحت

اس عاجز بندہ نے مادہ پرستی اور دنیا پرستی کے خطرناک نتائج کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے ،میرا عقیدہ ہے کہ حقیقتاً معصوم صرف انبیاء علیہم السلام والتسلیمات ہیں ۔ اسلئے زیر نظر کتاب میں غلطیاں ضرور ہونگیں ۔ درگزر فرمائیں ۔ اور بلا تعصب خیر خواہانہ جذبہ سے غلطی بتلانے والے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

اللہ درہم کے شر اور دنیا کی محبت سے ہم سب کو بچائیں کہ کہیں دراہم کا تذکرہ دراہم کی محبت کی وجہ سے نہ ہو اور صحیح مسلک کی استقامت پر دنیاوی مفادات حائل نہ بنے۔ کیونکہ حسن بصریؒ کا خلفیہ بیان تفسیر غرائب القرآن میں سورۃ طٰہٰ کی آیت ﴿ فاقض ما أنت قاض ﴾ کے نیچے موجود ہے: واللہ ان احدهم ليصحب القرآن ستين عاما ثم ليبيع دينه بثمن غُبن. کہ ساٹھ سالہ قرآن کی مصاحبت

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com

کرنے کے باوجود اپنے دین کو اونے پونے بیچنے لگتا ہے۔

اللّٰهم اکفنا بحلالك عن حرامك و أغننا بفضلك عمن سواك۔اللّٰهم لا تجعل الدنيا اكبر همّنا ولا مبلغ علمنا و لا غاية رغبتنا . ربنا فاغفر لنا ذنو بنا ولأخو اننا الذين سبقو نا بالأيمان و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذين آمنو ا ربنا انك رؤف الرّحيم .

نیاز کیش دعا گوودعا جو

امداد الحق

ادامه الله على الحق

Scanned by CamScanner

Maktaba Tul Ishaat.com

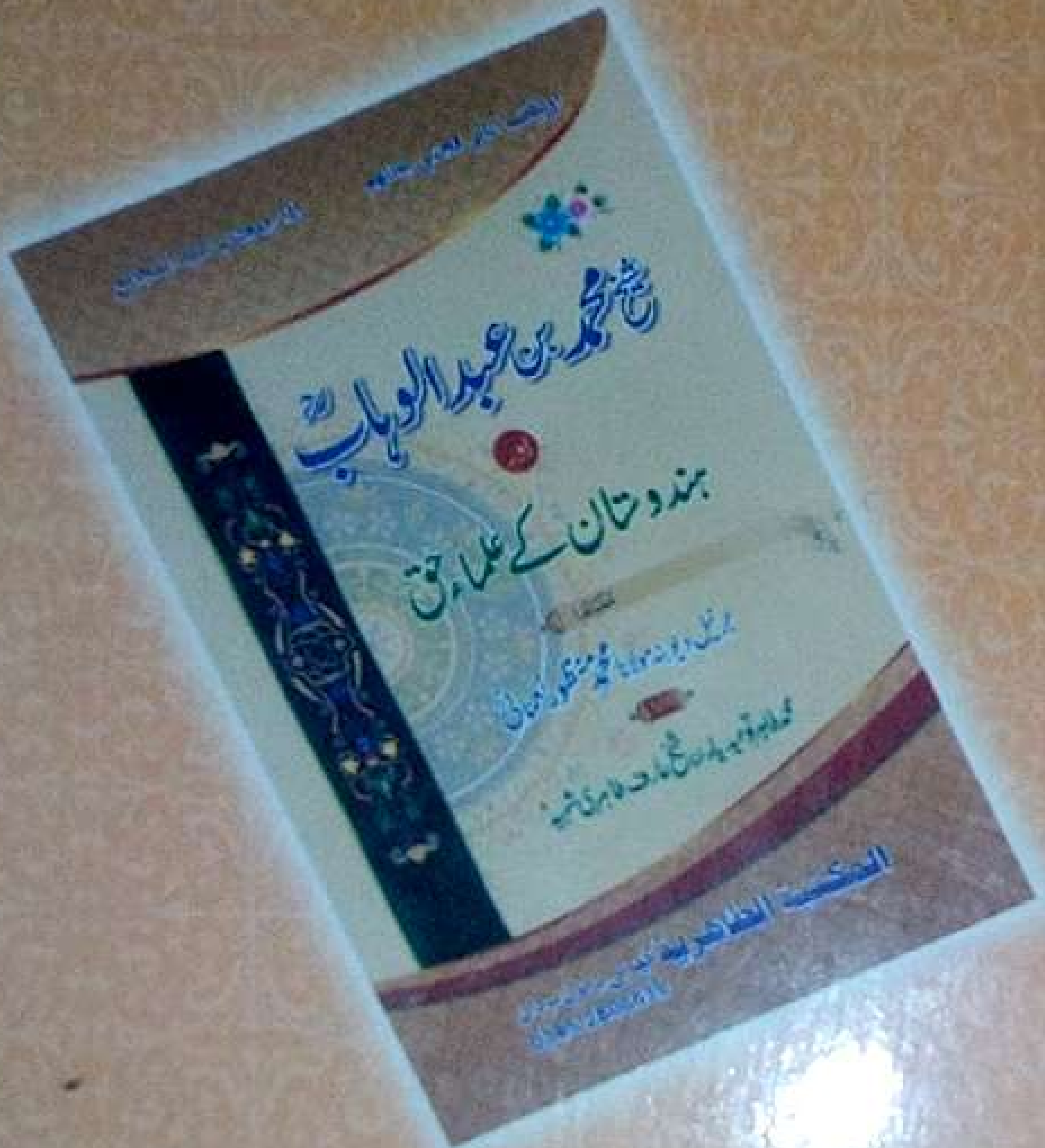

الہدیٰ پرنٹرز

Scanned by CamScanner
Maktaba Tul Ishaat.com